

دس سالہ
NOT TO BE
قومی فارسی

CHECKED

در بیان صرف سخن زبان فارسی

جسکو مرزا شاعر علی بیگ میرشی خورشیدی نے قصہ درشت تعلیم ہمالیہ کے مغربی و شمالی
و مولوی ہنارسی خان طالب علم سابق گورنمنٹ کالج آگرہ نے
کتب مستند اور معروف سے زبان لکھی

Checked
1987

تالیف کیا

بعد تصحیح صاحب ڈاکٹر گربا اور سر شہتہ تعلیم ہمالیہ کے مغربی و شمالی

۱۸۷۹ء عیسوی میں

حسب کہ جناب ذیل بقیہ گورنمنٹ کالج آگرہ کے مغربی و شمالی

گورنمنٹ پریس آباد میں

طبع ہوا



53rd EDITION, 5,000 COPIES,
PRICE PER COPY 52 ANNAS

طبع پنجم ... ۵ جلد
قیمت فی جلد ۵۰

فهرست ابواب فارسی

دیباچه

باب اول

فصل اول در بیان تحقیقات زبان

فصل دوم در بیان حروف تجوی

باب دوم در بیان صرف

۱ بیان اقسام ثلثه کلمه اسم فعل حرف

۲ بیان اقسام ثلثه اسم جاد مصدر مشتق

۳ تقسیم اسم جاد بقید معرفه و نکره

۴ قسم اول معرفه علم

۵ قسم دوم معرفه ضمیر

۶ قسم سوم معرفه اسم اشاره

۷ قسم چهارم معرفه اسم موصول

۸ قسم پنجم معرفه معهود یعنی و خارجی

۹ قسم ششم معرفه اسم مضاف بجانب

۱۰ یکی از اقسام پنجگانه یا لا

۱۱ قسم هفتم معرفه متناوی و مندوب

۱۲ قسم دوم اسم در بیان مصدر و اقسام آن

۱۹	قسم سوم مشتق مع اقسام آن
"	اسم فاعل
۲۰	اسم مفعول
"	اسم حالیه
۲۱	اسم حاصل بضمه و اقسام آن
۲۲	در بیان قواعد سبع اسما
۲۳	در بیان تذکیر و انثیت
۲۴	در بیان افعال
۲۵	بیان اقسام ششگانه فعل ماضی
"	ماضی مطلق
"	ماضی قریب
"	ماضی بعید
۲۶	ماضی تشکی
"	ماضی استمراری
"	ماضی تنانی
۲۸	فعل مضارع
۳۱	حال

۳۱ استقبال

۳۲ امر و نهی

۳۳ لازم و متعدی

۳۵ معروف و مجهول

مشیت منفی

۳۶ گردان فعل لازمی شدن

۳۹ ایضاً ایضاً بودن

۴۱ ایضاً متعدی رسیدن

۴۴ ایضاً ایضاً دیدن

۵۳ بیان حرف

۵۹

باب سوم نحو

۴۰ تعریف اسم و فعل و حرف باعتبار نحو

تعریف کلام و اسناد و اقسام کلام

بیان موضوع نحو

۴۱ ترکیب اضافی بنحوا اقسام کلام غیر مفید

۴۴ ترکیب توصیفی

۴۸ ترکیب حالیه

- ۴۸ ۴ ترکیب صلیہ و موصول
- ۷۱ ۵ ترکیب بدل و مبدل منہ
- ۷۲ ۶ ترکیب اسمی غیر مفید
- ۷۳ ۷ ترکیب تثنیہ
- ۸ ترکیب اسم اشارہ
- ۹ ترکیب جوفائدہ معنی کثرت کا دیتی ہے
- ۱۰ ترکیب عطفی و اعدوی
- ۱۱ ترکیب اتصالی
- ۱۲ ترکیب امتزاجی
- ۱۳ ترکیب نسبتی یا تشبیہی
- بیان مرکب غیر مفید جو فعل و حرف کے ترکیب سے ہیں
- ایضاً ایضاً جو اسم و حرف سے ترکیب پائے ہیں
- ایضاً ۱ جوفائدہ فاعلیت کا دیتے ہیں
- ایضاً ۲ جوفائدہ نسبت کا دیتے ہیں
- ایضاً ۳ جوفائدہ لیاقت و نزاع کا دیتے ہیں
- ایضاً ۴ جوفائدہ تشبیہ کا دیتے ہیں
- ایضاً ۵ جوفائدہ محافظت کا دیتے ہیں

۷۰۶ ایضاً ۶ جو فائدہ خداوندی کا دیتے ہیں

۷۰۷ ایضاً ۷ جو فائدہ مشارکت کا دیتے ہیں

۷۰۸ ایضاً ۸ جو فائدہ تصغیر کا دیتے ہیں

۷۰۹ ایضاً ۹ جو فائدہ انصاف کا دیتے ہیں

۷۱۰ ایضاً ۱۰ جو فائدہ ظرفیت کا دیتے ہیں

۷۱۱ ایضاً ۱۱ جو فائدہ اشتنا کا دیتے ہیں

وہ مرکب جو اسم یا اسماء و فعل کے ساتھ ملکر فائدہ ^{کلیت} _{کلیت} دیتے ہیں

۷۱۲ ظرفیت و مفعولیت کا دیتے ہیں

۷۱۳ کلام غیر مفید مرکب

۷۱۴ بیان جار و مجرور

۷۱۵ بیان جملہ

۷۱۶ بیان فعل

۷۱۷ بیان فاعل

۷۱۸ بیان اقسام مفعول و ذکر مفعول بہ

۷۱۹ مفعول مطلق

۷۲۰ مفعول فیہ

۷۲۱ مفعول کہ

۸۶	بیان جمله تامة یا مرکب مفید
۸۷	بیان جمله فعلیه
۸۹	بیان جمله اسمیه
۹۱	اقسام جمله
"	۱. متانف
"	۲. مترقب
"	۳. مسببیه
۹۲	۳. قسمیه
"	۵. شرطیه
"	۶. معلله
"	۷. نتیجیه
"	۸. معطوف
۹۳	باب چهارم خواص حروف تہجی
"	خواص حروف تہجی
۱۱۹	بیان مقدار ثمن حذفیات بعض الفاظ فارسی
۱۲۱	بیان الفاظ مخفف
۱۲۳	بیان بعض الفاظ مقدر
۱۲۴	بیان صحت بعض الفاظ فارسی



دیباچہ

یہ رسالہ صرف و نحو فارسی کا ادون طلباء کے مدارس ہر کاری کے لیے
تالیف ہوا ہے کہ جبکہ مدارس میں زبان اردو شیخے کی جماعتوں میں تعلیم کی جاتی ہے
اور وہ اردو میں ہونے لیں اس سالہ کی یہ ہے کہ اگرچہ یہ طریقہ مجوزہ رواج ملک سے
اور اسے اور اور مولفوں سے مختلف ہے لیکن اس میں استادا اور شاگرد دونوں کی
تحفیف تکلیف متصور ہے اور پڑھا ہر ہی کہ جو طالب العلم اردو پڑھ سکتا ہے وہ بہت
اس کتاب کے عرصہ قلیل میں بے تکلف فارسی کی صرف پوچھ سیکھ سکتا ہے +
مضمون فہم طالب العلم سے بعید تصور ہوا شروع کتاب میں درج نہیں کیا گیا۔ اور نہ
طالب العلم کو تکلیف حفظ یاد کرنے فرستائے الفاظ کی نیکی ہے کہ جبکہ ادراک طالب

دہن اوسکا عاری ہوا اور وہی قواعد اسمین درج کیے گئے ہیں کہ معتبر رسالوں میں
 حال کے پائے جاتے تھے اور تالیف میں اس سے زیادہ کی بہت کچھ غایت
 منشی بنارسی خان پیشکار ضلع اگرہ طالب علم سابق اگرہ کالج اور منشا علی بیگ
 صدر سرشتہ تعلیم ممالک مغربی سے ملی اور مسودہ سالہ مذکور اول سے آخر تک
 بنظر صلاح ملاحظہ سے صاحب ڈاکٹر بہادر سرشتہ تعلیم ممالک مغربی کے گذرا اور بجا
 جو جو حاشیہ ضروری معلوم ہوئے منجانب صاحب صوف سالہ سطور ثبت کیے گئے *

اس سالہ میں جاری بابین

باب اول۔ در بیان بان حروف تہجی جن میں دو فصلیں ہیں *

فصل اول در بیان تحقیقات بان فارسی فصل دوم در بیان حروف تہجی
 و حرکات و سکنات وغیرہ *

باب دوم۔ در بیان صرف جسمین تین فصلیں ہیں *

فصل اول در بیان اسما۔ فصل دوم در بیان افعال فصل سوم در بیان حروف
 باب سوم۔ در بیان نحو *

باب چہارم۔ در بیان خواص حروف و محاورات جو زبان فارسی میں مروج ہیں *

باب اول۔ در بیان تحقیقات بان حروف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ *

فصل اول در بیان تحقیقات بان واضح ہو کہ زبان فارسی میں سات قسم کی زبانیں
 چکی تفصیل میں ہیں لکھی جاتی ہیں شعی سکری زبانی پٹری فارسی پٹری

چنانچہ سنجہ اونکے چار زبانیں اول کی سرورک استعمال ہیں اور پچھلی تین زبانیں
یعنی فارسی پہلوی اور درسی مرقچ اور ستدول ہیں۔ اور زبان فارسی
اصل میں اوس زبان کا نام ہے کہ جو کفار میں لڑائی جاتی ہو اور جسکی حدود اربعہ ہیں
شمال میں ارمینیا بحیرہ خزر توران غرب میں روم۔ جنوب میں خلیج فارس
جسے بحر ہرمز بھی کہتے ہیں۔ شرق میں بلوچستان افغانستان جو بلوچہ اصل ہندوستان
اور فارس کے واقع ہیں قبل اذ مضبوط ہونے فارس کے اہل عرب کے
ہاتھ سے اور شاعت میں اسلام کے فارسی میں بھی قواعد صرف منجھ کے
مطابق اوس زبان کے پائے جاتے تھے لیکن وہ قواعد آمیزش باعربی
رفتہ رفتہ ایسے محو و مٹتی ہو گئے کہ جو قواعد یا الفاظ مصطلح علم مذکورہ بالفعل یا
فارسی میں پائے جاتے ہیں وہ سب تعزابا عربی معلوم ہوتے ہیں مثلاً
جو الفاظ مصطلح عربی اس سالہ میں کل معلوم ہونگے مولف انکے معانی زبان
اور دو حاشیہ پر درج کریگا

فصل دوم در بیان حرف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ

جوہر حال حرف تہجی زبان عربی میں استعمال ہیں۔ زبان فارسی میں بھی تہجی
چنانچہ استعمال حرف تہجی کی کمی یہ ہیں +
ابتداءً ت ش ج ح خ و ذ ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل
ن ہ ی لیکن مجد ان حرف کے آٹھ حرف مندرجہ ذیل مخصوص زبان عرب میں

ان حرف تہجی و سکنات
کدامتہ میں شش
و ذ ز س ش ص ض
ط ظ ع غ ف ق ک ل
ن ہ ی لیکن مجد ان
حرف کے آٹھ حرف
مندرجہ ذیل مخصوص
زبان عرب میں
استعمال میں ہیں
چنانچہ سنجہ اونکے
چار زبانیں اول کی
سرورک استعمال ہیں
اور پچھلی تین زبانیں
یعنی فارسی پہلوی
اور درسی مرقچ اور
ستدول ہیں۔ اور زبان
فارسی اصل میں اوس
زبان کا نام ہے کہ جو
کفار میں لڑائی جاتی
ہو اور جسکی حدود
اربعہ ہیں شمال میں
ارمینیا بحیرہ خزر
توران غرب میں روم۔
جنوب میں خلیج فارس
جسے بحر ہرمز بھی
کہتے ہیں۔ شرق میں
بلوچستان افغانستان
جو بلوچہ اصل ہندوستان
اور فارس کے واقع
ہیں قبل اذ مضبوط
ہونے فارس کے اہل عرب
کے ہاتھ سے اور شاعت
میں اسلام کے فارسی
میں بھی قواعد صرف
منجھ کے مطابق اوس
زبان کے پائے جاتے
تھے لیکن وہ قواعد
آمیزش باعربی رفتہ
رفتہ ایسے محو و مٹتی
ہو گئے کہ جو قواعد
یا الفاظ مصطلح علم
مذکورہ بالفعل یا فارسی
میں پائے جاتے ہیں
وہ سب تعزابا عربی
معلوم ہوتے ہیں مثلاً
جو الفاظ مصطلح عربی
اس سالہ میں کل معلوم
ہونگے مولف انکے معانی
زبان اور دو حاشیہ
پر درج کریگا

ان حرف تہجی و سکنات
کدامتہ میں شش
و ذ ز س ش ص ض
ط ظ ع غ ف ق ک ل
ن ہ ی لیکن مجد ان
حرف کے آٹھ حرف
مندرجہ ذیل مخصوص
زبان عرب میں
استعمال میں ہیں
چنانچہ سنجہ اونکے
چار زبانیں اول کی
سرورک استعمال ہیں
اور پچھلی تین زبانیں
یعنی فارسی پہلوی
اور درسی مرقچ اور
ستدول ہیں۔ اور زبان
فارسی اصل میں اوس
زبان کا نام ہے کہ جو
کفار میں لڑائی جاتی
ہو اور جسکی حدود
اربعہ ہیں شمال میں
ارمینیا بحیرہ خزر
توران غرب میں روم۔
جنوب میں خلیج فارس
جسے بحر ہرمز بھی
کہتے ہیں۔ شرق میں
بلوچستان افغانستان
جو بلوچہ اصل ہندوستان
اور فارس کے واقع
ہیں قبل اذ مضبوط
ہونے فارس کے اہل عرب
کے ہاتھ سے اور شاعت
میں اسلام کے فارسی
میں بھی قواعد صرف
منجھ کے مطابق اوس
زبان کے پائے جاتے
تھے لیکن وہ قواعد
آمیزش باعربی رفتہ
رفتہ ایسے محو و مٹتی
ہو گئے کہ جو قواعد
یا الفاظ مصطلح علم
مذکورہ بالفعل یا فارسی
میں پائے جاتے ہیں
وہ سب تعزابا عربی
معلوم ہوتے ہیں مثلاً
جو الفاظ مصطلح عربی
اس سالہ میں کل معلوم
ہونگے مولف انکے معانی
زبان اور دو حاشیہ
پر درج کریگا

جو الفا فارسی میں نہیں آتے تا حاصدا و طاطا عین قاف اور سطلح
 چار حرف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جن عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ
 ح ث ز گ۔ سمجھ انھیں جن حرف تہجی کے (وای) حروف علت کہلاتے
 ہیں اور انکے اخوات اعراب بھی کہتے ہیں کس لئے کہ اُخت کہتے ہیں بہن کو تو
 واو کی افزائش کی آواز کے ساتھ بہت مشابہ ہو اور علیٰ ہذا الف کی آواز فتح یا
 زب کے ساتھ اور سی کی کسر یا زیر کے ساتھ۔ اور جب انکے قبل حرکت نہ
 آتی ہے جس سے تلفظ انکا خوب انطباع کے ساتھ کیا جائے تو انھیں حروف
 علت کو اور سوقت حروف مدہ کہتے ہیں اور عموماً اعراب کی تین قسمیں ہیں زبر
 زیر پیش جنکو عربی میں فتح یا نصب کسر یا جر ضمہ یا رفع کہتے ہیں جیسے
 من دل گل اور جس ف پر فتح ہوتا ہے اسے مفتوح اور جس پر کسر ہوتا ہے اسے
 مکسور اور جس پر ضمہ ہوتا ہے اسے مضموم کہتے ہیں۔ اور سوای ان اعرابوں کے
 فارسی میں اُو بھی علامتیں ہیں جنکا جائنا ناگزیر ہے چنانچہ ایک چرم ہی جسکو
 بھی کہتے ہیں اور جس ف پر چرم ہوتا ہے اس پر کوئی حرکت نہیں آتی اور اپنے
 قبل کے حرف کو اس حرف سے چسپاں رہا ملتا ہے اور ضرورت اسکی یہ ہے
 ہ یا و اور جس ف پر یہ علامت ہوتی ہے اسے مجزوم و ساکن کہتے ہیں دوسرا
 شدہ جس سے ایک حرف دوبارہ پڑھا جاتا ہے اور صوت اسکی یہ ہے (ہ) جسکو
 سرسین کا کہنا چاہیے جیسے لفظ شد وین۔ اور شد و اسکو کہتے ہیں تشدید

۱۔ ان حروف کو
 ۲۔ جنکی زبان عربی سے
 ۳۔ صرف فارسی زبان میں
 ۴۔ اس کے حروف علت
 ۵۔ اس کے حروف مدہ
 ۶۔ اس کے حروف علت
 ۷۔ اس کے حروف مدہ
 ۸۔ اس کے حروف علت
 ۹۔ اس کے حروف مدہ
 ۱۰۔ اس کے حروف علت
 ۱۱۔ اس کے حروف مدہ
 ۱۲۔ اس کے حروف علت
 ۱۳۔ اس کے حروف مدہ
 ۱۴۔ اس کے حروف علت
 ۱۵۔ اس کے حروف مدہ
 ۱۶۔ اس کے حروف علت
 ۱۷۔ اس کے حروف مدہ
 ۱۸۔ اس کے حروف علت
 ۱۹۔ اس کے حروف مدہ
 ۲۰۔ اس کے حروف علت
 ۲۱۔ اس کے حروف مدہ
 ۲۲۔ اس کے حروف علت
 ۲۳۔ اس کے حروف مدہ
 ۲۴۔ اس کے حروف علت
 ۲۵۔ اس کے حروف مدہ
 ۲۶۔ اس کے حروف علت
 ۲۷۔ اس کے حروف مدہ
 ۲۸۔ اس کے حروف علت
 ۲۹۔ اس کے حروف مدہ
 ۳۰۔ اس کے حروف علت
 ۳۱۔ اس کے حروف مدہ
 ۳۲۔ اس کے حروف علت
 ۳۳۔ اس کے حروف مدہ
 ۳۴۔ اس کے حروف علت
 ۳۵۔ اس کے حروف مدہ
 ۳۶۔ اس کے حروف علت
 ۳۷۔ اس کے حروف مدہ
 ۳۸۔ اس کے حروف علت
 ۳۹۔ اس کے حروف مدہ
 ۴۰۔ اس کے حروف علت
 ۴۱۔ اس کے حروف مدہ
 ۴۲۔ اس کے حروف علت
 ۴۳۔ اس کے حروف مدہ
 ۴۴۔ اس کے حروف علت
 ۴۵۔ اس کے حروف مدہ
 ۴۶۔ اس کے حروف علت
 ۴۷۔ اس کے حروف مدہ
 ۴۸۔ اس کے حروف علت
 ۴۹۔ اس کے حروف مدہ
 ۵۰۔ اس کے حروف علت

سوم، جسکی صورت یہ ہے (سہ) یہ علامت فارسی میں صرف الف لکھی جاتی تھی تاکہ آواز اوسکی دراز پڑھی جائے اور جس الف پر یہ علامت تھی اسی کو محدودہ کہتے ہیں اور دراصل یہ ایک حرف الف متحرک ہے جو دوسرے الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے تاکہ اجتماع دو الفوں کا نہ ہو اس لیے لفظ آب اور آب میں صحیح فرق نہیں ہے۔ چہاں تینوں جیسے حالاً (ل) پر جو دو دفعہ حرکت فتح لکھی گئی تھی کو تینوں کہتے ہیں اور اس طرح دوزیر اور دوشیز کو بھی تینوں کہتے ہیں۔

باب دوم در بیان صرف

صرف سے حال غرض کلمہ مثل تقسیم و تحلیل و اشتقاق اور حال صلیت اور گردان غیر معلوم تھا ہی اور غرض اس علم سے یہ ہے کہ ہر کلمہ لفظ صحیح ہوئے واضح ہو کہ فارسی میں بھی مثل عربی کے کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم فعل حرف اسم اوس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنے معنی میں استقلال کرے اور کوئی زمانہ یا زمین نہ لیا جاوے جیسے شیر از درخت ناک نیکی بدی اسم کی باعتبار معنی کے دو ہیں ہیں ایک اسم ذات دوم اسم صفات چنانچہ اسم ذات اوسکو کہتے ہیں جو نام ذات کسی شے کا جیسے درخت گل سنگ فیل ہوا درختہ سخن مرد اور اسکا ذکر مفصل آئندہ کیا جائیگا اور اسم صفت اوسکو کہتے ہیں جن نام ہر کسی ایسی شے کا جس میں کوئی صفت پائی جاتی ہو خواہ وہ صفت عارضی ہو یا دائمی جیسے بلند سخت شیریں سرد نیک روشن زیرک اور جب ان اسم صفت کی خود ذات کا

یہ کہتے ہیں کہ صرف الف لکھی جاتی تھی تاکہ آواز اوسکی دراز پڑھی جائے اور جس الف پر یہ علامت تھی اسی کو محدودہ کہتے ہیں اور دراصل یہ ایک حرف الف متحرک ہے جو دوسرے الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے تاکہ اجتماع دو الفوں کا نہ ہو اس لیے لفظ آب اور آب میں صحیح فرق نہیں ہے۔ چہاں تینوں جیسے حالاً (ل) پر جو دو دفعہ حرکت فتح لکھی گئی تھی کو تینوں کہتے ہیں اور اس طرح دوزیر اور دوشیز کو بھی تینوں کہتے ہیں۔

نام لیں تو وہ بھی اسم ذات کہلاو گئے جیسے بلند ہی سختی مستی شیرینی سدری نیکی
 روشنی زیرکی۔ اور علیٰ ہذا جب ان اسمائے ت کو کبھی بیشی بعض حروف غیر صفت
 کر لیں تو اس وقت ان کو بھی اسما صفت کہینگے جیسے سنگین پیلا نہ مستانہ ہوائی
 مردانہ اور جن اسمائیں کہ بعض صفتیں بطور ثبوت قیام کے پائے جاتے ہیں اہل عرب
 صفت مشبہ کہتے ہیں جیسے حمیل حسین آو حال جابد و شوق اور معرفہ و نکرہ ہونے
 اسم صفت کا مع قاعدہ جمع وغیرہ بشمول تقسیم قواعد اسم ذات کے بیان کرینگے اور تصریح
 اسم صفت کی اور سمجھیں کہ دیجاگی ان از روی تقسیم صرفی مطلق اسم کی تین قسمیں ہیں جامد
 مصدر مشتق اسم جامد اوس اسم غیر مشتق کو کہتے ہیں کہ نہ اوس کوئی صیغہ
 نہ وہ کسی سے نکلا ہو جیسے سخت زرد شتراسب وغیرہ جس طرح اسم جامد ہوتا
 اوی طرح اسم صفت بھی جامد ہوتا ہی جیسے سرخ سبز زرد نیک بد اسم جامد کی دو چیز
 ایک نکرہ دوم معرفہ نکرہ اسم غیر متعین کو کہتے ہیں یعنی اوس اسم عام کو کہتے ہیں جو پہنی
 ہر ایک افراد نوع پر صادق آتا ہو جیسے مرد زن رنگ جان اور اسم صفت
 ہمیشہ نکرہ ہوتا ہی جیسے سیاہ زرد خوب زشت۔ معرفہ اوس اسم ذات کو
 ہیں جو دلالت کرے شی متعین پر جیسے زید عمر دہلی کلکتہ گنگ قلزم نیل
 اور اسم صفت کبھی معرفہ نہیں ہوتا معرفہ کی کئی اقسام ہیں ایک علم دوم ضمیر
 سوم اسم اشارہ چارم اسم موصول پنجم معروضہ ہنی یا خارجی ششم وہ اسم جو
 مضایات ان اقسام مذکورہ بالا کی طرف ہوتا ہضم متساوی *

عِلْم

علم اوس اسم کو کہتے ہیں جو نام کسی شخصی یا شیئ معین کا ہو جو دوسرے پر صادق ہو
 جیسے زید کہ اوائے ذات اوس شخص کے جس کا نام زید ہی دوسرے پر صادق نہیں
 آتا اور اسی علم کو اسم خاص یا جزئی حقیقی کہتے ہیں اور خطاب اور عرف اور تخلص یہ
 سب اخل تفریق علم ہیں کس لئے کہ مراد ان سے وہی شخص خاص معین ہوتے
 ہیں جب کا کہ وہ خطاب یا عرف یا تخلص ہوتا ہی اور کفایت بھی ایک قسم کا نام ہی جو
 اصلی نام کے بوجہ شتہ داسی یا بزرگی یا شجاعت یا سخاوت وغیرہ کے رکھ لیتے ہیں
 جیسے ابوالقاسم ابو عبد اللہ ابو النذر ابو الملیث الغرض اس قسم کے نام عرب میں
 بیشتر ہوا کرتے ہیں خطاب اوسے کہتے ہیں جو کسی آدمی کو بنظر اوسکی اقران تعظیم و توقیر
 کسی سرکار دربار سے کوئی نام و صفی عنایت ہو جیسے شرف الدولہ آصف الدولہ صفیر
 عالیجاہ ذوالقدر اور اسی خطاب کو کبھی لقب کہتے ہیں اور جو نام اصلی سے مختصر ہو کیا
 نام اصلی سے مغائر گو کہ میں کوئی اور نام معروف و مشہور ہو جاتا ہی اوسے عرف کہتے
 ہیں خواہ یہ دوسرا نام بوجہ محبت یا تحقیر یا کسی در سبب سے ہو جیسے کالیناں کسی کا نام ہو
 اور اوسے کلن کہیں یا خردین ہو اوسے فخر و کہیں اور نیر جو کسی شخص کو اوس کے ملک
 یا شہر سے منسوب کر کے پکاریں اوس نام کو بھی عرف کہتے ہیں جیسے حافظ شیرازی
 مولوی سمنی اور تخلص اوس اسم کو کہتے ہیں کہ جو شاعر کو گ اپنا اصلی نام مختصر کر کے
 ایسی اور لفظ کو بوجہ مناسبت شاعری پسند کر کے اپنے اشعار میں بجا نام درج کیا کہ اسے کہیں

شیخ صالح الدین شیرازی نے اپنا تخلص سعدی اور حضرت امیر خسرو دہلوی نے خسرو اور
جمال الدین شیرازی نے عرفی رکھ لیا تھا۔

قسم دوم معرفہ کی ضمیر

ضمیر اوس لفظ کو کہتے ہیں کہ جو جملے کے ہم سابق مذکور شدہ کے کیا جاتی ہیں
کہ زید نزد دم آمد و ادیرشت سخنما گفت اس مثال میں پنج فعل شست گفت
کے ایک ایک ضمیر واحد غائب کی مستر ہی جو راجع ہیں یکدیگر اور عبارت فقرہ مذکور
کو اس طرح تحریر کرتے کہ زید نزد دم آمد و ادیرشت سخنما گفت تو سب تک
لفظ زید کے عبارت پہچان دہ اور غیر فصیح ہو جاتی اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر ہمیشہ فاعل
مرجع یعنی اوس اسم کے ہوا کرتی ہے جسکے لئے وہ ضمیر آتی ہے اور ابوجہ لا ضمیر کے
احتیاج کو بر بیان کرنے مرجع کی نہیں ہوا کرتی اور عبارت فصیح و با محاورہ اور مختصر
ہی لیکن جب بسبب اسے ضمیر کے مشبہ مضمون میں واقع ہو مرجع سے ضمیر میں وفا
پہنچتا تو ایسی صورت میں اوس مرجع کو مکرراتے ہیں اور جب کبھی مرجع سے ضمیر مقدم
ہو سے ضمیر قبل از ذکر کہتے ہیں جیسے شعر (عرفی) خاکستری خود را بقدر تو فروخت
و گر نماند تا عیش و دکان زر گس + اس شعر میں ضمیر تین اوج طرف گس کے ہاں لفظ
زر گس بعد ضمیر کو کہ واقع ہو اسی ضمیر میں و قسم کی ہوا کرتی ہیں ایک ضمیر متصل کہ جو ضمیر
جزو کلمہ کے ہوا و خود ملحدہ نہ اس کے جیسے میکہ میکہ ضمیر متصل کی بھی کو تین ہیں ایک
دوم بار مکرر ہو کہ کہتے ہیں کہ فعل میں کوئی حرف وسط اس ضمیر کے نکالایا جائے اور تین ضمیر

لفظ
نہیں کہ جس کا بار
اور ایک کی طرف اشارہ
بائیں کہ اس کا بار
بائیں کہ اس کا بار
دیکھ کر پہچان دہ اور
بائیں کہ اس کا بار
غیر مرجع کی کوئی طرف اشارہ
کے اوج طرف اشارہ
کر کے ضمیر کی طرف اشارہ
میں نما

اوس سے مفہوم ہون جیسے کرو اور گفت کہ کوئی حرف ضمیر متصل نہیں پایا
 نہیں جاتا لیکن معنی فاعل واحد غائب کے اوس سے معلوم ہوتے ہیں۔
 بارز یعنی ظاہر اوس ضمیر کو کہتے ہیں کہ جسکے واسطے کوئی حرف الیہ متصل نہیں پایا
 کیا جائے کہ جس سے معنی اوس ضمیر کے ظاہر ہون جیسے کو ہم کو کہتے ہو کہ
 گفتی کہ اول کے دو صیغوں میں ہم واسطے ضمیر واحد مستکلم کے لایا گیا ہے۔ اور آخر کے
 دو صیغوں میں ہی واسطے مخاطب واحد کے لائی گئی ہے۔ دوسری قسم ضمیر متصل ہے کہ جو
 خلاصہ ضمیر متصل کے ہے جیسے میں تو ضمیر میں کو رہا بنا خواہ متصل ہوں یا نہیں میں ہم کو
 ہیں ایک فاعل علی دوم مفعولی سوم ضانی ضمیر فاعلی اوسے کہتے ہیں جو ضمیر حالت فاعلی میں واقع ہوئی
 اور کا فاعل ہو خواہ یہ ضمیر متصل فعل ہو یا نہیں اور اگر ایک ضمیر کی عبارت واحد جمع ہونے
 اور حاضر غائب مستکلم لائے ضمائر کے چھہ چھہ حسنے ہوا کرتے ہیں +

مثال ضمائر متصل فاعلی

مثال ضمائر متصل فاعلی

واحد جمع

واحد جمع

مستکلم	گفتیم	گفتہ	مستکلم	من	مستکلم
مستکلم	گفتی	گفتہ	مستکلم	تو	مستکلم
غائب	گفت	گفتہ	غائب	او یا وی یا ایشان یا ایشان	غائب

مثال ضمیر متصل کی علامت میں (وی یا او گفت) او شان یا ایشان گفتند
 (گفتی) شما گفتید (من گفتیم) خاصہ ضمیر متصل کا یہ ہے کہ ابتدا سے

کلام میں آتی ہے جیسے من عاجز م اور تنہا جواب استفہام میں بھی مثل ہم کے آتی ہے
 جیسے کوئی سؤل کرے کہ (درخانہ کدہست) اور اس کے جواب میں کوئی کہ
 کہ (من) اور مثال ضمیر متصل فاعلی سے معلوم ہوتا ہے کہ سب صیغہ واحد غائب کے
 باقی اور سب صیغوں میں کوئی نہ کوئی لفظ الفاظ مسند قبل سے نہ ہی یہ م ی م
 فعل میں لگایا گیا ہے جس سے معنی ضمیر کے پیدا ہوئے ہیں تو معلوم ہوا کہ دراصل
 ضمیر فاعلی جو صیغہ واحد غائب میں پائی جاتی ہے وہ ضمیر متصل مستر فاعلی ہے *

ضمیر مفعولی

ضمیر مفعولی اسے کہتے ہیں کہ جو ضمیر حالت مفعولیت میں واقع ہو یعنی مرجع و
 مفعول ہو خواہ یہ ضمیر متصل ہو یا منفصل *

مثال ضمیر متصل مفعولی

مثال ضمیر متصل مفعولی

واحد جمع

واحد جمع

مستکلم	زوم	زومان	مستکلم	مرازو	مرازو
ضد	زوت	زوتان	ضد	ترازو	ترازو
غائب	زوش	زوشان	غائب	ترازو	ترازو

ضمیر اضافی

ضمیر اضافی اس ضمیر کو کہتے ہیں کہ جو بجائے مضاف الیہ کے واقع ہو خواہ
 وہ اسم سے متصل ہو یا منفصل *

مثال ضمیر متصل اضافی

واحد جمع

مستکلم + ولہم
 خاںہ ولت ولتان
 غائب ولش غائب

کبھی ایک فعل کے ساتھ ضمیرین مختلف قسم کی بھی لایا کرتے ہیں جیسے پیش
 آگفتہ پیش ان افعال میں پہلے ضمیر فاعل کی ہے اور دوسری مفعول کی مثال

سعدی - تو لای میز ان پاک بوم + برنگیختم خاطر از شام و روم - تم جب
 فعل کے ساتھ آوے تو کبھی علامت ضمیر واحد مستکلم متصل فاعلی کا فائدہ پہنچاؤ

کبھی مفعولی کا اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاتا ہے تو فائدہ ضمیر واحد مستکلم اضافی
 کا دیتا ہے جیسے گفتم زوم دلہن جن جب فعل کے ساتھ آوے تو یہ ضمیر واحد مستکلم

منفصل فاعلی کی ہے اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاوے تو فائدہ ضمیر اضافی
 واحد مستکلم منفصل کا دیتی ہے جیسے من گفتم دل من اور جب ضمیرین کے ساتھ لفظ

را ترکیب پاتا ہے تو بسبب کثرت استعمال کے نون گر جاتا ہے اور لفظ مر فائدہ ضمیر
 مفعولی منفصل کا دیتا ہے +

با و یا ان یہ لفظ جب فعل کے ساتھ ترکیب پاتے ہیں تو یہ جمع مستکلم منفصل
 فاعلی کا فائدہ دیتے ہیں اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاتے ہیں تو علامت ضمیر اضافی

مثال ضمیر متصل اضافی

واحد جمع

مستکلم + ول من
 خاںہ ول من ول تو
 غائب ولش غائب

کبھی ایک فعل کے ساتھ ضمیرین مختلف قسم کی بھی لایا کرتے ہیں جیسے پیش
 آگفتہ پیش ان افعال میں پہلے ضمیر فاعل کی ہے اور دوسری مفعول کی مثال

سعدی - تو لای میز ان پاک بوم + برنگیختم خاطر از شام و روم - تم جب
 فعل کے ساتھ آوے تو کبھی علامت ضمیر واحد مستکلم متصل فاعلی کا فائدہ پہنچاؤ

کبھی مفعولی کا اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاتا ہے تو فائدہ ضمیر واحد مستکلم اضافی
 کا دیتا ہے جیسے گفتم زوم دلہن جن جب فعل کے ساتھ آوے تو یہ ضمیر واحد مستکلم

منفصل فاعلی کی ہے اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاوے تو فائدہ ضمیر اضافی
 واحد مستکلم منفصل کا دیتی ہے جیسے من گفتم دل من اور جب ضمیرین کے ساتھ لفظ

را ترکیب پاتا ہے تو بسبب کثرت استعمال کے نون گر جاتا ہے اور لفظ مر فائدہ ضمیر
 مفعولی منفصل کا دیتا ہے +

با و یا ان یہ لفظ جب فعل کے ساتھ ترکیب پاتے ہیں تو یہ جمع مستکلم منفصل
 فاعلی کا فائدہ دیتے ہیں اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاتے ہیں تو علامت ضمیر اضافی

۹
 مستکلم منفصل
 اوس ضمیرین میں
 اس کے ساتھ جمع
 اس کے ساتھ واحد
 اس کے ساتھ جمع

جیسے نقشِ سخن یا کوئی بندہ نصیر متصل ضمیر فاعلی کی ہر دو نسبتہ فعل کے ساتھ آئی ہو مگر
 نصیر اور دو ضمیرین جب فعل کے ساتھ آویں تو فائدہ واحد غائب منفصل فاعلی کا
 دیتی ہیں جیسے اوجی آید اور وی میر و اور جب را او کے اکثر زیادہ ہو جائے تو یہ حکم
 ضمیر واحد غائب منفصل کی ہیں جیسے اور اسیر ند وی را اسیر ند اور جب اسم
 ساتھ آویں تو ضمیر واحد منفصل کا فائدہ دیتی ہیں جیسے رپ و مکان وی او شان
 ایشان کیفیت اعلیٰ مطابق کیفیت او اور وی کے ہی صرف فرق یہ ہے کہ وہ ضمیر
 واحد کی ہیں اور یہ ضمیرین جمع کی جیسے او شان می تید ایشان ہنرند او شان را
 مسرند ایشان ہنرند اسب او شان مکان او شان
 شان یہ لفظ جب فعل کے ساتھ ترکیب پاماہی تو فائدہ ضمیر جمع غائب
 مفعولی کا دیتا ہے اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاوے تو ضمیر اضافی جمع غائب
 کا فائدہ دیتا ہے جیسے زو شان سخن شان
 یہ ضمیرین شش ت مہمیشہ ساکن یا کرسی ہیں اور حروف قبل ان مفتوح
 ہوتا ہے اگر یہ متقدمین ان ضمیر کو کبھی کبھی متحرک بھی لائے ہیں اور متاخرین کے
 نزدیک بالکل متروک ہے لیکن جب یہ ضمائر ایسے کلمہ کے ساتھ ملحق ہوں کہ جبکہ
 آخر حرف علت ہو تو یہ ضمائر کبھی موقوف بھی گتے ہیں جیسے رویش سے
 روش یا پیش سے پاش اور جب یہ ضمائر ایسے کلمہ کے ساتھ ملحق ہوں
 کہ جس کے آخر حرف ساکن ہو تو واسطے رفع اجتماع کنین کے الف بین اوس

کلمہ اور ضمیر کے لئے آویگے جیسے حقیقت گفتات ساختہ ام گفتم اش
گفتہ اش اوجب ضمیرین باہم ایک فقرہ میں اوین اور مرج دونوں کا ایک ہو
لیکن ضمیر و م اضافی ہونے سے ضمیر کو کہ خود یا خویش یا خویشیں سے تبدیل کر لیتے ہیں

جیسے اس فقرہ میں۔ اور بخانہ اوزید رُرد آواہل ضمیر فعلی اور آوہ و ضمیر اضافی کا ایک مرجع ہی اس لیے اس فقرہ کو یوں کہہ گئے اور بخانہ خود یا خویش

یا خوشن زید را برد اور تو خانه تو برو اسکویون کسنگ تو خانه خود با خوش
یا خوشن برو من خانه من میروم اسکویون صبح کسنگ من خانه خود با خوش

یا خوشنیتن مرسوم اور لفظ خود یا خویش یا خوشنیتن معنی برای خود اور تا گید ضمیر ثانی
بھی آیا کرتے ہیں جیسے (سعدی) او خوشنیتن گشت کردہ سہری کندہ

من خود را میگویم تو خود را با هستی جیسے کہ میں اور خود را بخار دو تو خود را بخار دو
 میں خود را میگویم تو خود را با هستی جیسے کہ میں اور خود را بخار دو تو خود را بخار دو
 میں خود را میگویم تو خود را با هستی جیسے کہ میں اور خود را بخار دو تو خود را بخار دو

نظر لفظی کم کبھی نظر آنکسار اور کبھی نظر تحقیق وغیرہ اور کبھی نظر ترحم و محبت سے بھرا ہو سکے
وہ الفاظ جو سچے ضمیر مستحکم کے بولا کرتے ہیں یہ ہیں *

بندہ مخلص فدوی حقیر حقیر الناس احقر العباد کمترین خطیب نیکو
نیازمند عاصی نیاز کیش عقیدت گزین ترقیخواہ دعا گو راجی۔ وہ الفاظ
جو سچے ضمیر مخاطب کے بولے جاتے ہیں +

جناب حضور خداوند قبلہ من قبلہ و کعبہ ام حضرت پیر و مرشد مولانا

مخدومی مکرمی محبتی عزیزمی نورحشیمی بر خوردار دوست وہ الفاظ و جملے
ضمیمہ غائب کے احتمال کیے جاتے ہیں *

جناب جناب صوف جناب ممدوح جناب مومنی الیہ جناب محشم الیہ
حضرت ولی نعمت قبلہ قبلہ کعبہ مومنی الیہ شخص مذکور شخص مژبور -
شخص مسطور شخص مذکور الصدر مشد اکلیہ نور چشم قوت بازو *

قسم سوم در بیان اسماء اشارہ

جن اسماء کسی چیز کی طرف اشارہ کریں او کو اسماء اشارہ کہتے ہیں
اور جب کسی طرف اشارہ کیا جاتا ہی او کو اشارہ کہتے ہیں اور ان کے لیے دو لفظ
ہیں ایک این جس سے قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں دوم آن جس سے
بعید کے واسطے اشارہ کرتے ہیں اور این کی جمع اینان اور آن کی جمع انان
اکتی ہی اور خواص ان کے مثل ضمائر منفصل کے در باب مرجع وغیرہ کے ہیں اور
مرجع ان کا جائز ہی کہ شے محسوس ہو جیسے این درخت یا غیر محسوس فہنی جیسے ان
خیال این مضمون *

قسم ہمارم ضمیر اسماء صلو

اسم موصول ہ اسم پر کہ جس کے لیے ایک جملہ بطور صلہ کے آنا ضروری اور اس
جملہ میں بیان اس اسم موصول کا ہوتا ہی۔ اور فارسی میں میان میان صلہ اور

موصول کے کان صمدہ یا غیر ضروری کیا کرنا ہے جب تک کہ دلالت دہ ہو اور اس میں
 آئندہ بود اس مثال میں طفلی سے اسے صفت اسم موصول ہے اور کاف صمدہ کا ہی اور
 ویشٹ بیدہ بودم یہ جملہ اسکا صمدہ ہے۔ ہمارے جب آہم مکرہ موصول سے شہادت
 کی بھی فائدہ تعریف کا دیتا ہے اور کہی شخصیت کا جیسا کہ مثال مرقوم القصد واضح ہوا
 اور جب صمدہ نے فائدہ تعریف یا شخصیت کا دیا تو اسم موصول ہم صمدہ خالص نام عرف کیا گیا

پانچویں قسم معرفہ کی مہود و مہنی اور مہود خارجی ہر

مہود اسکو کہتے ہیں جو ایک شی معین اور مقرر ہو اور مہود و مہنی کہ جو مہنی تکلم
 یا مخاطب میں معلوم اور معین ہو اور کوئی شخص اس سے وقف نہ ہو جیسے کوئی
 کہے (دشمن آتا ہے) اور دشمن سے مراد ایک شخص معین یہ ہو کہ جسے مکلم اور
 مخاطب جانتے ہوں تو لفظ دشمن اگرچہ کہ تھا لیکن سبب ہونے مہود و مہنی
 کے معرفہ ہو گیا۔

اور مہود خارجی وہ کہ سبب تلحیح یعنی قصہ یا کسی خاص بہ یا خاص صفت کے
 ایسی اسکے و تقان حال پر شہرت ہو کہ جسکے کہنے سے فوراً لوگ اس
 شخص کی ذات خاص کو سمجھ جاویں۔ جیسے لفظ خلیل سے جسکے معنی دوست
 کے ہیں حضرت ابوبکر بنی ہاشم سمجھے جاتے ہیں اور اصحاب قبل سے جسکے معنی
 باقی والوں کے ہیں فوراً ایک قوم خاص سمجھ جاتی ہے کیونکہ اس کے قصص کتب

اسمانی مفصل مندرج ہیں۔ اتنی ہی لفظ کے کہنے سے اونکی ذات خاص معلوم ہو جاتی ہے۔

چھٹی قسم معرفہ کی وہ اسم نکرہ ہی کہ جو ان پانچوں اقسام مذکورہ بالا کی طرف متضاد ہو

ظاہر ہے کہ جب کوئی اسم نکرہ علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کی طرف متضاد ہوگا تو وہ بھی محقق اور مشخص ہو جائیگا اس لیے اسے بھی اطلاق معرفہ کا کیا جائیگا جیسے پسر زید یا غلام عمر اس سے صاف معلوم ہوا کہ اس لیے غلام سے علی العموم کوئی لڑکا یا غلام مراد نہیں ہے بلکہ وہی لڑکا مراد ہے جو زید کا ہے اور وہی غلام مراد ہے جو عمر کا ہے اور علی ہذا براء اور رہو الطرف وایندہ اس سمت ہمیشہ تحصیکہ دیدار کے بعد ان اضافوں سے بھی اسم نکرہ میں ایک قسم کی تخصیص ہو گئی ہے۔

ساتویں قسم معرفہ کی مناد ہی

منادی اس کو کہتے ہیں جسے متکلم آواز دیکر بولاوے یا اپنا اس سے خطاب کرے جیسے اے زن اسی مرد چونکہ بسبب خطاب کے اسم نکرہ میں ایک قسم کی خصوصیت آجاتی ہے اس لیے اس کو دخل معرفہ کیا گیا اور مذہبی دخل قسم معرفہ ہی کے لیے کہ اس کے منادی کو بوجہ جنن یا ساف یا ملال کے یاد کرتے ہیں مگر مراد اس سے

اس کا منادی ہے
اور اس کا خطاب ہے
اس کا منادی ہے

بھی خطاب ہوتا ہے جیسے واسے نصیب یعنی اسی نصیب تیرے حال میں
 افسوس کرتا ہوں مطلق ہم کی تین قسمیں جو اوپر مذکور ہوئی ہیں اول میں سے
 ایک قسم جامہ کا بیان ہو چکا اب قسم دوم مصدر کا بیان ہوتا ہے +
 مصدر اوس کلمہ کہتے ہیں کہ چوٹھی شے کے کرنے یا ہونے پر دالت
 کرے اور زمانہ اوس میں بنایا جاوے اور جملہ افعال کی اصل اعتبار شتقاق
 اور علامت اسکی فارسی میں یہ ہے کہ آخر مصدر میں لفظ دن یا تن ہو جیسے ^{آں}
 وگفتن و کردن و رفتن اور جس مصدر سے کہ تمام افعال مثل ماضی مضارع حا
 و غیرہ کے مشتق ہوں اور مستقل ہوں اور سے منصرف کہتے ہیں جیسے کردن
 آمدن وغیرہ اور جس مصدر سے بعض صیغے مشتق ہوتے ہوں۔ اور بعض
 متروک الاستعمال ہوں اور سے متضرب یعنی نام تمام کہتے ہیں جیسے سخن یعنی سمجھنے
 کے اور جو مصدر کہ اسے وضع فارسی نے بنایا ہو جیسے کردن و شنیدن و گفتن
 اور سے وضعی کہتے ہیں اور جو لفظ کسی اور زبان کا ہو اور بتصرف فارسی الون
 بسبب کچھ بیشی بعض الفاظ کے مصدر فارسی بنا لیا جاوے تو اسے جعلی کہتے
 ہیں جیسے طلب اور فهم الفاظ عربی۔ سے طلبیدن اور فهمیدن مصدر فارسی بنائے
 گئے اور چرا و چل الفاظ ہندی سے چریدن اور چلیدن مصدر فارسی بنائے
 اور بعض اوقات امر کے صیغے پر علامت مصدر اضافہ کرنے سے بھی مصدر بناتے
 ہیں اور ایسے مصدر کو مصدر غیر وضعی یا جعلی کہنا چاہیے جیسے مصدر سخن اصلی وضعی

لفظ فعل میں تین
 چیزیں آتی جاتی ہیں
 ایک صورت یعنی
 کیا کسی جیسے
 کیا کرنا یا نہ کرنا
 دوم زمانہ یعنی
 فاعل اور مکمل ہونا
 صورت صورت ہونا
 کرتا ہے جیسا کہ
 مصدر اخبار یعنی
 کے وضع فعل میں
 اور باعتبار شتقاق
 فعل کے صیغے
 سے مشتق ہونے
 کہتے ہیں

خواب امر بنا اور پھر خواب سے خوابیدن مصدر بنا لیا تو اس سے فرعی یا غیر وضعی فعل بنی
 کہنے کے مصدر کبھی اسم صفت نہیں ہوتا۔ واضح ہو کہ یہاں تک دو قسموں اسم کا بیان ہو چکا
 اب بیان مشتق قسم سوم اسم کا شروع ہوتا ہے۔

در بیان مشتقات

اسم مشتق اس سے کہتے ہیں کہ جو لفظ بقاعدہ صرفی مصدر سے بنایا گیا ہو
 اور حرف تاء یعنی اصلی اس اسم مشتق میں نہ ہو۔ یہی ہی یا تبدیل ہو کر اتنی ہیں
 اور اس کی چار قسمیں ہیں اسم فاعل اسم مفعول اسم حالیہ حاصل مصدر۔

بیان اسم فاعل

اسم فاعل اس اسم مشتق کو کہتے ہیں کہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہوا
 یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو صادر ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہے کہ جس کے مصدر کا فاعل اختیار ہوا
 قائم ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہے کہ جس کا اختیار فاعل کو نہ ہو جیسے گوشت دہ یہ لفظ
 ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے کہ جس سے فعل اختیاری کہنے کا صادر ہوا اور میرزا
 ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے کہ جس کی ذات سے فعل غیر اختیاری مرزا کا قائم ہے۔
 اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں ایک قیاسی دوسری سماعی قیاسی اس سے کہتے ہیں
 کہ جس کے بنانے میں قیاس کو دخل ہو اور سماعی وہ جو محض اہل زبان سے سنا گیا ہو
 اور قیاس کو اس کے بنانے میں کچھ دخل نہ ہو۔ اور طریقہ عام بنانے اسم فاعل قیاسی کا
 یہ ہے کہ جب صیغہ امر حاضر کے آخر بعد دینے کسر کے لفظ ذہ لگا دیں تو اسم فاعل بن جائے

بیان حاصل مصدر

حاصل مصدر اوس اسم مشتق کو کہتے ہیں کہ جو کیفیت معنی مصدر پر دلالت کرے اور کوئی مشتق اوس سے بنایا جاوے جیسے خوردن سے خورش حاصل بالمصدر بنا اور یہ کئی طرح سے بنا کر تا ہی اولاً شین ساکن صغیہ امر میں لگانے اور حرف تاقیل شین کے کہسو کر نیسے جیسے امر حاضر معروف بنین اور وان اور بخشش میں بعد دینے کسرۃ حرف اخیر کے شین لگایا تو بینش اور دانش اور بخشش بن گیا دوم کہ بھی محض صغیہ امر بھی معنی حاصل دیتا ہی جیسے سوزا اور گداز مثال ہے اسی گریہ آبیاری میں کن کہ شمع وارہ سوختا گداز دل میں نہ گذشت سووم صرف صغیہ ماضی بھی کبھی فائدہ حاصل مصدر دیتا ہی جیسے آمد۔ گفت۔ مثال سعدی ہے گفت عالم گوش جان شنود ورنہ نام نہ بگفتنش کردار و ہر ہمارم لفظ آر صغیہ ماضی کے آخرین یادہ کرنے سے اور اگر کہ ہنودے اب اوسکی طرف کام کرنا حاصل بالمصدر بنجاتا ہی جیسے گفت سے گفتار اور رفت سے رفتار سعدی عزیز نے مجھے نال بگفتار دم نہ کو گوی گرد گرد گونی عہدہ پنجم اسم مفعول آخر یاے معروف یادہ کر نیسے بھی حاصل مصدر بنجاتا ہی۔ لیکن جو ہائے ہوز کہ آخر مفعول میں ہوتی ہے وہ گاف فارسی سے بل عاتی ہی جیسے سوختہ سے سوختگی مانندہ سے ماندگی افسردہ سے افسردگی ششم امر حاضر معروف کے آخر اک

عین اور وان اور بخشش میں بعد دینے کسرۃ حرف اخیر کے شین لگایا تو بینش اور دانش اور بخشش بن گیا دوم کہ بھی محض صغیہ امر بھی معنی حاصل دیتا ہی جیسے سوزا اور گداز مثال ہے اسی گریہ آبیاری میں کن کہ شمع وارہ سوختا گداز دل میں نہ گذشت سووم صرف صغیہ ماضی بھی کبھی فائدہ حاصل مصدر دیتا ہی جیسے آمد۔ گفت۔ مثال سعدی ہے گفت عالم گوش جان شنود ورنہ نام نہ بگفتنش کردار و ہر ہمارم لفظ آر صغیہ ماضی کے آخرین یادہ کرنے سے اور اگر کہ ہنودے اب اوسکی طرف کام کرنا حاصل بالمصدر بنجاتا ہی جیسے گفت سے گفتار اور رفت سے رفتار سعدی عزیز نے مجھے نال بگفتار دم نہ کو گوی گرد گرد گونی عہدہ پنجم اسم مفعول آخر یاے معروف یادہ کر نیسے بھی حاصل مصدر بنجاتا ہی۔ لیکن جو ہائے ہوز کہ آخر

کے زیادہ کرنیے بھی حاصل مصد رنجانا ہے جسے خور سے خوراک پوش سے پوشاک اور کبھی ایک اسم اور صیغہ امر حاضر معروف فائدہ حاصل مصد رنجانا ترکیبی دیتا ہے جسے قدمبوس معنی قدمبوسی +

تیار ہو گئے مذہبوں کے مٹی کی قبریں مٹی ہو گئیں
قاعدہ در بیان جمع نیلے آسمان کے

فارسی میں جمع بنانے اسماء کے فو طریقہ ہیں ایک یہ کہ جو اسم ذی روح کے مفرد ہوں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث اس کے آخر میں ان زیادہ کر دیں جیسے پدر سے پدران مادر سے مادران مرغ سے مرغان اور جو ایسے اسم مفرد آخر آیا و آجاوے تو قبل ان کے می کو زیادہ کر دیں گے جیسے دانہ سے دانایان اور خوشنویس سے خوشنویان اور اگر ایسے اسماء کے آخر ہا مختفی ہووے تو اس ہ کو کاف کے ساتھ بدل دیں گے جیسے بچہ سے بچگان بندہ سے بندگان لیکن الفاظ نیاکان طفلگان و مارگان اس قاعدہ سے مستثنا ہیں دوسم یہ کہ جو اسم غیر ذی روح کے ہوں اس کے آخر میں ہالگانے جمع بنائی ہی جیسے دل سے دلا اور گل سے گلہا۔

اور اگر ایسے اسماء کے آخر ہائے ختمی ہوگی تو وہ ہر ساقط ہو جائیگی اور کبھی ان قواعد کے خلاف بھی جمع بن جاتی ہیں جیسے درخت سے درختان اور اردو سے اردو
سعدی سے برگ درختان سبز در نظر ہو شیار ہر رقی و فر معرفت کردگار
گرچہ کس نبی اجل نخواہد مرد و تو مرد دہان اردو یا کبھی خلاف ان قواعد کے

جمع الفاظ فارسی کی بطریقہ عربی بنا یا کرتے ہیں جیسے نوازش سے
نوازشات دستور سے دستورات ایل سے ایلات بیکم سے بیگمات وہ
دہات کا خانہ سے کارخانجات پروانہ سے پردہ انجات وغیرہ

دربیان تذکیر و تائیت

زبان فارسی میں تذکیر و تائیت کا کچھ کھاذا فعال اسماء اشارہ وغیرہ میں
نہیں ہوتا جو فعل مذکر کے لئے لاتے ہیں نہ ہی مؤنث کے لئے بھی بولا جاتا
ہی اور ایسے ہی اسماء اشارہ یا ضمائر وغیرہ میں فرق تذکیر و تائیت کا نہیں ہے

دربیان تصغیر و تحفی

تصغیر سے مراد وہ ترکیب اسم ہے کہ جس سے تحفیر یا کثرت یا خارجی وغیرہ
اوس شے کی مراد ہو اور طریقے اوس کے بنانے کے مختلف ہیں ایک اون میں
یہ ہے کہ جس اسم کے آخر ہائے محفی نہ ہو اوس کے آخر تک زیادہ کر دیتے ہیں
مرد سے مردک اسپ سے سپک درخت سے درختک وغیرہ اور جو آخر
اسم کے الف محدودہ یا وا محدودہ ہو تو در میان اسم مذکور اور ک ہی آور
لا دینگے جیسے موسے موسیک روسے رویک اور جاسے جابیک
اور جب کسی اسم کے آخر ہائے محفی ہو تو بوقت تصغیر وہ ہائے محفی گ
سے بدل جاتی ہے جیسے نامہ سے نامک دوئم اسمار کے آخر چہ لکھا
بھی تصغیر کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہے جیسے باغ سے باغچہ سبوت سے سبوتچہ

اشتقاق کا مصدر سے یہ ہے کہ نون کو علامت مصدر میں سے حذف کر کے
حرف ماقبل کو ساکن کر دیں جیسے گفتن سے گفت اور کردن سے
کرد۔ اگرچہ چاہے ماضی موقوف الاخر ہوتے ہیں لیکن اس قاعدہ سے
یہ چار ماضی مستثنیٰ ہیں اور ان کے آخر کا حرف ساکن آتا ہے جیسے آمدن سے
آمد اور زدن سے زد اور شدن سے شد اور شدن سے شد فعل ماضی
کی چھ قسمیں ہیں ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید ماضی مشکی یا احتمالی
اور اسکو ماضی استغنائی بھی کہتے ہیں ماضی استمراری ماضی تہائی یا تہائی
ماضی مطلق اس سے کہتے ہیں کہ اس سے زمانہ گذشتہ بلا تصریح قریب بعید
مفہوم ہو اور طریقہ اس کے بنانیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنی بعد حذف کر
نون مصدری اور موقوف کرنے حرف اخیر کے کوئی حرف یا کلمہ بخلاف اقسام
ماضی کے افزودن نہیں کیا جاتا ہے جیسے گفتن سے گفت اور شدن سے شد
ماضی قریب اس سے کہتے ہیں کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جو
ابھی گزر چکا ہو یعنی زمانہ حال سے متصل ہو اور طریقہ اس کے بنانیکا یہ ہے کہ ماضی
کے آخر ہائے سکتہ زیادہ کر کے لفظ است اور بڑھادیں جیسے گفت سے

گفتہ است شنیدہ سے شنیدہ است +
کہا ہی

ماضی بعید اس سے کہتے ہیں کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جسکو
گذرے ہوئے ایک صدہ از ہو گیا ہو یعنی زمانہ حال سے بہت قبل وقوع میں آیا ہو

اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر ہائے سکتہ زیادہ کر کے
 لفظ بود بڑھادین جیسے گفت سے گفتہ بود شنید سے شنیدہ بود
 ماضی مشکلی یا تنہائی او سے کہتے ہیں کہ جسمیں ایک قسم کا شک یعنی وقوع
 فعل پر اعتماد نہ ہوا استغناء یا اجاوبے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہ ہے کہ ماضی
 مطلق کے آخر ہائے سکتہ زیادہ کر کے لفظ باشد زیادہ کر دین جیسے گفت
 سے گفتہ باشد شنید سے شنیدہ باشد مثال تنہائی جیسے شرعہ ایسی وہ
 براسر ہی کرنا اور فتنہ باشد وروام ماندہ باشد صیاد رفتہ باشد ماضی استمراری
 اوس کے قاریہ کر کے کیا جاتی رہتی ہو اور چال چل بھینس تیا بود صیاد چلا گیا تھوڑا
 اوس سے کہتے ہیں کہ جسمیں ایک قسم کا استمرار یعنی مداومت یا کرا وقوع فعل ماضی جاد
 اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہ ہے کہ لفظ می یا ہی کو ماضی مطلق کے اول زیادہ کر کے
 جیسے گفت سے میگفت اور شنید سے ہمی شنید اگرچہ یہ ماضی استمراری ہے
 لیکن کہیں بھی فائدہ تنہا کا بھی تیا ہی یعنی ایسے فعل کا بھی فائدہ دیتا ہی جو ہنوز
 وقوع میں نہیں آیا ہو۔ ماضی تنہائی او سے کہتے ہیں کہ جس میں ایک تنہائی
 جادے اور طریقہ اوسکے بنانیکا یہ ہے کہ حرف یاے مجہول کو آخر میں ماضی مطلق
 کے بڑھا دیتے ہیں جیسے گفت سے گفٹے اور گفتند سے گفتندے
 اور گفتم سے گفتمے اور سواسے ان تین صیغوں احد غائب جمع غائب او
 واحد مطلق کے اور کسی صیغہ میں یاے تنہائی نہیں آتی اور یہ صیغہ ماضی تنہائی
 فائدہ استمرار کا بھی دیتا ہی جیسے ماضی گفتمے کے درصوت استمرار یہ ہونگے کہ

کہا کرتا تھا اگر یہ صیغہ ماضی تہناتی ہی لیکن بعض اوقات فائدہ ستر کا بھی
 دیتا ہی جیسے ہر سال دریا بطحیان آمدے و گشت فراغان اہل میکرو

چونکہ زبان فارسی میں مثل عربی صیغہ تثنیہ نہیں ہوتا بلکہ صیغہ جمع کا تثنیہ

کے لیے بھی بولا جاتا ہے اس لیے ہا تیار واحد اور جمع ہونے فاعل مستکرم

اور حاضر اور غائب کے ہر ایک ماضی اور زیر حملہ افعال کے چھ چھ صیغے ہوتے

ہیں جیسے گفتہ گفتہ گفتہ گفتہ گفتہ جس طرح کہ ماضی مطلق کے چھ

صیغہ ہیں اسی طرح ہر ایک قسم کے ماضی کے تہناتے ماضی تہناتی چھ صیغے

آتے ہیں گفتہ بہ صیغہ واحد مستکرم کا ہی اور ماضی جمع علامت ضمیر واحد مستکرم کی ہی

گفتہ بہ صیغہ جمع مستکرم کا ہی جسکو صیغہ مستکرم مع الفیر بھی کہتے ہیں اور ہم علامت

ضمیر جمع مستکرم کی ہی گفتہ بہ صیغہ واحد حاضر مخاطب کا ہی اور سی علامت ضمیر واحد مخاطب

یا حاضر کی ہی گفتہ بہ صیغہ جمع مخاطب یا حاضر کا ہی اور یہ علامت ضمیر جمع مخاطب

یا حاضر کی ہی گفتہ بہ صیغہ واحد غائب کا ہی اور کوئی علامت ظاہر اور ضمیر فاعلیت

کی نہیں ہے لیکن او ضمیر واحد غائب کی او میں مستتر ہے گفتہ بہ صیغہ جمع غائب

کا ہی اور اندہ علامت ضمیر جمع غائب کی ہی جس وقت یہ ضمیر متصل کے متصل ہو

ہیں اس وقت الف او نکلے اول سے حذف ہو جاتا ہے لیکن ماضی قریب میں

یہ الف حذف نہیں ہوتا جیسے شنیدہ ہست شنیدہ شنیدہ ام اور حال مفصل ضمیر کا

چھ بیان ہو چکا ہے لیکن حال مفصل گردان ان افعال کا آئندہ مذکور ہو گا

فعل مضارع

مضارع لغت میں اول و اولیٰ کو کہتے ہیں کہ جو ایک ذاتی کی چھاتی سے دو وہ پسین اور چونکہ فعل مضارع میں بھی زمانہ یعنی حال و استقبال کے پائے جاتے ہیں اس لئے اسکو بھی اس نام سے موسوم کیا اور جمہور کے نزدیک فعل مضارع ہضی سے بنا کرتا ہی اور علامت اسکی یہہی کہ اسکے آخر وال سا کرن ہی اور فعل مضارع کے بنائیکا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہی اور امتحان اور تلاش سے معلوم ہوا کہ جو صیغہ مضارع ہوتا ہی اسکے حرف آخر کے قبل ان گیارہ حرفوں میں سے کوئی حرف ہوگا الف خا ز ا یں شین ثا میثم نون واو یاء جنکے مجموعہ سے یہ فقرہ (شرف سخن آموزی) بنجاتا ہی اور اردو سی قیاس کے فعل مضارع ہضی مطلق سے چار طرح پر بنا کرتا ہی اولاً تبدیل حرف سے خواہ لکھتے کے ساتھ یا دو حرف کے ساتھ دوم بحذف حرف سوم زیادتی حرف چہارم تبدیل کرنے حرکات اور سکانات سے اور مزید بیان یہ قواعد بھی کلیہ میں مختصر سامعی ہیں قیاس کو اول و اولیٰ میں دخل نہیں ہی اور چونکہ اس جہہ سے ابتداء بتدی کو مضارع بنانے میں وقت معلوم ہوتی ہی اس لئے بنظر دور کرنے دشواری کے ایک مرتبہ چند صیغہ نامے مضارع کی مع صیغہ ماضی مطلق بمقابلہ جن جن کے جو مضارع کے آخر حرف سے پہلے آتے ہیں مع تصریح ہر ایک قاعدہ قیاسی لکھی جاتی ہی *

[illegible][illegible]

در بیان امر و نهی

لغت میں امر کے معنی حکم کرنے اور فرمانے کے ہیں اور اس طرح سے
 منی کے معنی منع کرنے کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو طلب فعل
 دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور اور سنی او سے کہتے
 ہیں جو ترک فعل پر دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور
 اور طریقہ بنانے امر حاضر واحد کا یہ ہے کہ ال علامت مضارع کو صیغہ واحد حاضر مضارع
 حاضر مضارع مطلق پر یاد رکھتے ہیں جیسے گویہ سے گوی سے گوی سے گوی سے گوی سے
 سے پیش کردہ باش اور یہی دریا بریا یا بی اندہ او سپر یادہ کرتے ہیں جیسے گوی
 برور و سار برافلق و قاعدہ زیادہ کرنے بابے موجدہ کا یہ ہے کہ جب حرف
 ماقبل امر واحد حاضر مضموم ہوتا ہے تو ب کو مضموم لاتے ہیں جیسے کن کہن
 اور جب مفتوح یا کسور ہوتا ہے تو کسور لاتے ہیں جیسے رور و دہ بدہ
 جبکہ لفظ باید صیغہ مضارع مصدر یا سین کسی مصدر کے صیغہ واحد غائب
 ماضی مطلق پر آتا ہے تو فائدہ امر کا دیتا ہے جیسے آئیں کا باید کہ آئیں کا باید
 اور جب یہاں صیغہ حال مصدر رکھ کر کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر آتا ہے
 تو فائدہ استمرار معنی مصدری کا دیتا ہے جیسے بیاید یا بخاں یا بد کہو۔
 جب لفظ تو ان صیغہ امر مصدر تو نہیں کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پر

در بیان معروف و مجهول

معروف و س فعل کو کہتے ہیں کہ جسکا فاعل معلوم ہو جسے ^{لے} زید ^{کے} گفت
و عمر رفت ان دونوں مثالوں میں گفت اور رفت دونوں فعلوں کا فاعل ^{یہ}
اور عمر دونوں معلوم ہیں اور مجهول و س فعل کو کہتے ہیں کہ جسکا فاعل معلوم ^{نہیں}
زید و ادودہ شد عمر گشتہ شان مثالوں میں فعل دیئے اور مارے کا کوئی فاعل معلوم
نہیں ہی یعنی کئے دیا اور کئے مارا بلکہ مفعول و ن افعال کے جنکو دیا گیا ہی یا چھوڑ
گیا ہی یعنی زید و عمر مذکور ہیں ایسے فعل کو فعل مجہول و ایسے مفعول کو مفعول ^{معلوم}
یستم فاعل کہتے ہیں اور طریقہ بنانے فعل ^{مجهول} کا فعل معروف یہ ہے کہ جب باضی کے ^{پیش}
پائے ^{کے} زیادہ کے لفظ ^{کے} زیادہ کر دیتے ہیں تو باضی مجہول بن جاتا ہی جسے ^{کے} گشتہ ^{کے} ادودہ ^{کے} لفظ
شود زیادہ کرتے ہیں تو صیغہ مضارع مجہول بن جاتا ہی جسے ^{کے} گشتہ ^{کے} شود ^{کے} لفظ ^{کے} باضی ^{کے} فعل ^{کے} معروف
ہوگا جو اصل میں متعدی ہوگا اور جو فعل لازمی ہوتا ہی وہ متعدی نہیں ہوتا +

۱۲۰۰

[illegible][illegible][illegible]

نامزدان	نامزدان	نامزدان	نامزدان	نامزدان	نامزدان	نامزدان	نامزدان
نهی	نشیب	نشیب	نشیب	نشیب	نشیب	نشیب	نشیب
اثبات فعل مضارع	شود	شوند	شوی	شوید	شوم	شویم	شویم
نهی	نشود	نشوند	نشوی	نشوید	نشوم	نشویم	نشویم
اثبات فعل مضارع	میشود	میشوند	میشوی	میشوید	میشوم	میشویم	میشویم
نهی	نمیشود	نمیشوند	نمیشوی	نمیشوید	نمیشوم	نمیشویم	نمیشویم
اثبات فعل مضارع	میشود	میشوند	میشوی	میشوید	میشوم	میشویم	میشویم
نهی	نمیشود	نمیشوند	نمیشوی	نمیشوید	نمیشوم	نمیشویم	نمیشویم
اثبات فعل مضارع	خواهد شد	خواهند شد	خواهی شد	خواهید شد	خواهم شد	خواهیم شد	خواهیم شد
نهی	نخواهد شد	نخواهند شد	نخواهی شد	نخواهید شد	نخواهم شد	نخواهیم شد	نخواهیم شد
اثبات فعل مضارع	شود	شوند	شوی	شوید	شوم	شویم	شویم
نهی	نشود	نشوند	نشوی	نشوید	نشوم	نشویم	نشویم
اثبات فعل مضارع	باید که شود	باید که شوند	باید که شوی	باید که شوید	باید که شوم	باید که شویم	باید که شویم
نهی	نباید که شود	نباید که شوند	نباید که شوی	نباید که شوید	نباید که شوم	نباید که شویم	نباید که شویم

نام گزاردن	نشود	نشودند	نشوند	نشوند	نشوند
اثبات فعل مضارع معروف	شود	شوند	شوند	شوند	شوند
نفی	نشود	نشوند	نشوند	نشوند	نشوند
اثبات فعل مضارع دوامی معروف	میشود	میشوند	میشوند	میشوند	میشوند
نفی	نمیشود	نمیشوند	نمیشوند	نمیشوند	نمیشوند
اثبات فعل حال معروف	میشود	میشوند	میشوند	میشوند	میشوند
نفی	نمیشود	نمیشوند	نمیشوند	نمیشوند	نمیشوند
اثبات فعل مستقبل معروف	خواهد شد	خواهند شد	خواهند شد	خواهند شد	خواهند شد
نفی	نخواهد شد	نخواهند شد	نخواهند شد	نخواهند شد	نخواهند شد
اثبات فعل امر حاضر معروف		شوید	شوید	شوید	شوید
فعل امر غائب معروف	باید که شود	باید که شود	باید که شود	باید که شود	باید که شود

گروہ ان محققین میں لائے ہوئے ہیں

[illegible][illegible]

[illegible]

نام گردان	صیغه اول	صیغه دوم	صیغه سوم	صیغه چهارم	صیغه پنجم	صیغه ششم
فعل امر حاضر معرف استمراری		بوده باش	بوده باشید			
ایضا		می‌بوده باش	می‌بوده باشید			
فعل امر غائب معرف استمراری	باید که بوده باش	باید که بوده باشید		باشند	باشید	باشند
فعل ننی حاضر معرف استمراری		نبوده باش	نبوده باشید			
فعل ننی غائب معرف استمراری	باید که نبوده باش	باید که نبوده باشید		نباشند	نباشید	نباشند
اسم فاعل	باشند	باشید	باشند			

گردان مصدر متعدی پسیدن

اثبات فعل ماضی مطلق معرف	پرسید	پرسیدند	پرسیدی	پرسیدید	پرسیدیم	پرسیدیدم
اثبات فعل مضارع مطلق مجهول	پرسیده	پرسیده‌اند	پرسیده‌ای	پرسیده‌اید	پرسیده‌ایم	پرسیده‌ایدم
نفی فعل ماضی مطلق معرف	نپرسید	نپرسیدند	نپرسیدی	نپرسیدید	نپرسیدیم	نپرسیدیدم
نفی فعل مضارع مطلق مجهول	نپرسیده	نپرسیده‌اند	نپرسیده‌ای	نپرسیده‌اید	نپرسیده‌ایم	نپرسیده‌ایدم

این جدول از کتاب «شرح الف و ب» است که در آن به تفصیل در مورد قواعد صرف و نحو فارسی بحث شده است. این جدول به گونه‌ای طراحی شده که به راحتی بتواند در یادگیری و تدریس صرف و نحو فارسی مورد استفاده قرار گیرد.

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

نام گزیدن	صید و صید	صید و صید	صید و صید	صید و صید	صید و صید	صید و صید
فعل نهی حاضر مجرب		دیده شو	دیده شوید			
فعل نهی غایب	باید که ندیند	باید که ندیند			باید که نینم	
فعل نهی مجرب	باید که ندیشو	باید که ندیشو			باید که ندیشو	
فعل امر حاضر معرف استمرار		دیده میشو میدیده باش نموده بخنداره	دیده میشو میدیده باش نموده بخنداره			
فعل امر حاضر مجهول استمرار		دیده شده میباش	دیده شده میباشید			
فعل امر غائب معرف استمرار	باید که میدید باشند	باید که میدید باشم			باید که میدید باشم	
فعل امر غائب مجهول استمرار	باید که دید میشده باشند	باید که دید میشده باشم			باید که دید میشده باشم	
"	باید که میدید شده باشند	باید که میدید شده باشم			باید که میدید شده باشم	
نهی حاضر معرف استمراری		ندیده میشو ندیده میشو	ندیده میشو ندیده میشو			
نهی حاضر مجهول استمراری		ندیده میشو ندیده میشو	ندیده میشو ندیده میشو			

در این کتاب که در این باب است
در این باب که در این کتاب است
در این کتاب که در این باب است
در این باب که در این کتاب است
در این کتاب که در این باب است
در این باب که در این کتاب است
در این کتاب که در این باب است
در این باب که در این کتاب است
در این کتاب که در این باب است
در این باب که در این کتاب است

بیان حروف

حرف اوس کلمہ کو کہتے ہیں کہ جسکے معنی مستقل نہوں یعنی بلا ملائے نہ ہو
 کلمے کے معنی اوسکے مفہوم نہوں اور نہ اوس میں زمانہ پایا جاوے جیسے
 از اور تا کیونکہ معنی انکے بغیر ملنے کسی اور اسم یا فعل کے اچھی طرح نہیں
 سمجھے جلتے چنانچہ اس مثال میں کہ (اگر کہ تا آبا و رستم) معنی لفظ از کہ
 مشعر ابتدا کے ہیں اور تا جسکے معنی انتہا کے ہیں بسبب نہ آنے اسم گمرہ
 و آبا و رستم اور فعل رستم کے اچھی طرح مفہوم نہیں ہوتے ہیں *

بیان اوجز فون کا جو ترکیبات میں اعلیٰ دتے ہیں

حروف عاطفہ - حروف عاطفہ اوجز فون کو کہتے ہیں کہ جو درمیان
 دو کلموں یا دو جملوں کے واقع ہوں اور انکو ایک حکم میں شامل کر دیں اور جو کلمہ
 اول آوے اوسے معطوف علیہ اور جو کلمہ کہ بعد حرف عاطفہ آوے اوسے
 معطوف کہتے ہیں اور یہ نو حرف عطف کے لیے زبان فارسی میں مروج ہیں
 وَاوَالْفَ بِاَیْسِ سِیْسِ دِیَوْدَ گَرِہِمَ نِیْرَ جِیْسَ زَیْدُو خَالِدَ کَدا اس مثال میں جو
 نسبت آنے کی نہ ہونے کے ساتھ تھی وہی بسبب حرف عطف کے خالہ کے
 ساتھ مجنسہ منسوب ہو گئی الف عطف جیسے رستاخیز یعنی رست خیز ہائے عاطفہ

جیسے گفستہ رفت اسی گفستہ رفت پس عاطفہ جیسے زیادہ پس عمر سپس عاطفہ
 جیسے اولاً ابدالہ گند سپس بجز مثال ویکو ویکو جیسے زیادہ ویکو خالہ یا ویکو خالہ مثال
 ۹۲۸
 ہم و نیز جیسے ان ہم بدہ و انہیم و ان نیز بدہ و ان نیز۔ حرف یا تردید و منافات
 کے لئے آتا ہی یعنی جن دو کلموں کے درمیان یہ حرف آتا ہی اور ان میں سے
 ایک کلمہ مراد ہوتا ہی اور دوسرے کی نفی مقصود ہوتی ہی جیسے قرآن مجید
 یا قیامت ان پس ظاہر کہ طالب ایک شئی طلب کرتا ہی و دون چیزیں طلب نہیں کرتا
 یعنی اگر چیز مانگتا ہی تو قیمت سے انکار کرتا ہی مثلاً اگر قیمت مانگتا ہی تو شئی سے انکار
 کرتا ہی۔ حرف بل اور بلکہ اضطراب و ترقی کے لئے آتا ہی معنی اضطراب کے
 اصطلاح میں یہ ہیں کہ ایک حکم سے اعراض کے دوسرے حکم کی طرف انتقال
 کرنا مثال اضطراب جیسے مصرع نظامی ۱۰ ضمیر نہ زن بلکہ انش نہشت ہشتالقی
 جیسے یا سے از شب گذشتہ باشد بلکہ نصف شب گذشتہ باشد پس ظاہر ہی کہ گذرنا
 ۱۱ ایک پہرات آتی ہوگی ۱۲ بلکہ آتی ہوگی
 نصف شب کا نسبت ایک پہرات کے بدجہا ترقی رکھتا ہی۔
 اور قاعدہ واسطے دریافت کرنے اس امر کے کہ بل اس جگہ اضطراب کے لئے آیا
 یا ترقی کے لئے یہ ہی کہ جب حکم معطوف اور معطوف علیہ میں تناقض و منافات ہوتی ہی
 وہاں فائدہ اضطراب دیتا ہی جیسا کہ مثال اول سے اضحیٰ ہو اور جہاں دونوں کلموں میں
 تناقض نہیں ہوتا بلکہ توافق ممکن ہی تو وہاں فائدہ ترقی کا دیتا ہی جیسا کہ مثال دوم سے روشن ہو
 حرف گر اگر ارہر گاہ ہر گہ چون چو جملہ میں شرط کے لئے آتے ہیں

صحت یا صحت
 نسبت و تعلق

اور منجملہ ان کے اگر گرا در واسطے شرط امر یقینی کے آتے ہیں اور چون چو بہر
 ہر گز واسطے امر یقینی کے آتے ہیں (مثلاً اگر زید بنیادین کہیں کارکنیم) چون
 افتاب برآید روز شہود پس مثال اول میں آنا زید کا امر یقینی نہیں ہی اور مثال دوم
 افتاب نکلے تو زید ہرگز " میں نکلنا افتاب کا امر یقینی ہی حرف الاول واسطے دور کرنے شرط کے آتا ہی اور
 گرجہ اور اگرچہ واریچہ و ہر چند واسطے مخالفت اور تضاد ہونے خبر کے آتے
 ہیں بحرف چہ کہ زیر کہہ زیر اچہ چیرا کہہ ازین مہر ازین سبب بنا بر کذا تا واسطے
 بیان علت کے آتے ہیں مگر ان حروف میں سے سوائے تاکہ کے قبل از
 جملوں علت و معلول کے آتا ہی سب در میان و جملوں کے آیا کرتے ہیں جن میں
 سے ایک جملہ معلول ہوتا ہی اور دوسرے علت جملہ کہ قبل از یا چ حرف اول کے آتا ہی
 اور سے معلول کہتے ہیں اور جو جملہ کہ بعد اس کے آتا ہی اور سے علت کہتے ہیں چنانچہ
 ان مثالوں سے واضح ہی +

ان مثالوں میں جملہ نمبر اول معلول ہی اور جملہ نمبر دوم علت ہی +

الانجا واپس آدم	چہ خوف دروان بود
ایضاً	یا کہ
ایضاً	زیرا کہ
ایضاً	زیر اچہ
ایضاً	چرا کہ

اور باقی چار حرف بھی منجملہ اول و ثانیوں کے درمیان دو جملوں کے آتے ہیں
لیکن جملہ اول علت ہو تا ہی اور جملہ ثانی معلول ۛ

انجا خوف و زوان بود	ازین ممر و الیس آدم
ایضاً	ازین سبب ایضاً
ایضاً	بنابر آن ایضاً
ایضاً	لہذا ایضاً

ان مثالوں میں جملہ نمبر اول علت ہی اور جملہ نمبر دوم معلول ۛ

یہ حروف اشتنا کے لئے آتے ہیں الا مگر غیر سولے جز بدون
برون و رے اشتنا کے معنی جماعت میں سے ایک جز کے نکالنے
کے ہیں۔ پس جو چیز کہ نکالی جاتی ہے اسے مستثنیٰ کہتے ہیں اور جس جماعت میں
اسے نکالتے ہیں اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جیسے جملہ لشکر آمد الا سپہ سالار
اس مثال میں سے سپہ سالار مستثنیٰ ہے اور لشکر مستثنیٰ منہ۔ اور بعض حروف پر اس
مستثنیٰ کے حرف بر یا با شے اندہ بھی آور لایا کرتے ہیں جیسے بغیر بجز بدون ماہو
ماورے اور لاکن لیکن یک و لیک و لیک و لے بھی فائدہ اشتنا کا لے
حروف اشتنا کے دیتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک یہ فائدہ استدراک کا دیتے
ہیں اور استدراک کے معنی لغت میں پوچھنے اور معلوم کر نیکیہ میں یعنی جو شبہ کشا
کلام سابق میں واقع ہوا سے یہ نفع کر دیا ہی جیسے بادشاہ آمد ولی وزیرش ہمراہ ہو

لیکن اشتنا کے
معارف و معانی
میں سے

واسطے نسبت کے آتے ہیں جیسے سیم سے سیمین زر سے زرین شاہانہ
 جوانانہ یا می معروف بھی محض نسبت کا فائدہ دیتی ہے جیسے لکی ہندی اور
 کبھی لفظ کان بھی نہیں معنی کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے جیسے خدایگان اور
 شاہگان سہ کان دوکان اور حرف تہی بنوں کسورویا می معروف فائدہ
 معنی لیاقت کا دیتا ہے جیسے داؤنی کشتنی سوختنی - آلاہان ہین
 حروف تنبیہ کے ہیں جنکے استعمال سے مخاطب کو ہوشیار اور آگاہ کرنا
 ہوتا ہے جیسے سعدی ^{۱۱} آلا بغفلت نخسی کہ نوم - حرمت جشم سالار قوم
 اور زہی تھی ^{۱۱} مرحبا حبذا شاہاش واہ وا یہ حروف تحسین کے ہیں
 حرف مذہب الف ہے کہ جو اسم کے آخر آتا ہے جیسے حسرتا اور وا ہی جو قبل اسم
 کے آگیا کرتا ہے وہ مصیبتا و حسرتا اور جب واسم کے اول لاتے ہیں تو
 اس کے آخر الف بھی مذہب کا لگا دیتے ہیں اور حرف ہا کے کو بھی آخر میں لیاؤ
 کر دیتے ہیں جیسے وحسرتاہ و اعجاباہ - اور حروف نفی سوائے نون
 کے ننی نہ تا بی ہین مثلاً بیضرورت نادقف - کاش کاشکے حرف
 تنکاح لگاتے ہیں یعنی جن سے شوق اور تمنا دل کی ظاہر ہوتی ہے جیسے
 کاش زید آمدے کاشکے عالم شد ہے ^{۱۱} یہ اور چہا اور امد امد حرف
 تعجب کہلاتے ہیں جیسے ^{۱۱} چہ قدرت خدای ^{۱۱} چہ مکان عالیشان ^{۱۱} چہ
 مصرع امد امد چہ جاری اس سخت ^{۱۱} امد کہ کمال تر اس لفظ چہ ہی ^{۱۱}

کلمہ ہوشیار
 اور فائدہ
 کلمہ ہوشیار
 کلمہ ہوشیار
 کلمہ ہوشیار

تیسرا باب نحو فارسی کے نہیں

جن قواعد کے جاننے سے ترتیب کلمات ترکیب مفردات و مرکبات کی حقیقت تمام و کمال معلوم ہو سکے اور قواعد و قواعد خواہ اور ان قواعد کے جاننے کو علم نحو کہتے ہیں اور غرض اصلی علم نحو سے یہ ہے کہ کلمات کی ترتیب اور ترکیب میں خطائے واقع ہو اور ہر کلمہ اپنے موقع پر استعمال کیا جائے تاکہ سننے والے کو اس کے سمجھنے میں تردد نہ رہے اور سہولت کہنے والے کے کو دریافت کر سکے۔

واضح ہو کہ لفظ اس آواز کو کہتے ہیں جو آدمی کے منہ سے نکلے خواہ وہ یا معانی دار اور معانی دار کو موضوع کہتے ہیں اور بمعنی کو مہمل اور اگر لفظ موضوع بمعنی بمعنی کے معنی بھی مفرد ہوں تو اس سے کلمہ کہتے ہیں اور یہی کلمہ موضوع علم ہے۔ اور اگر لفظ واحد کے کئی معنی ہوں اور ہر ایک معانی کے لئے اسے وضع نے بنایا ہو تو اس سے لفظ مشترک کہتے ہیں جیسے بار جس کے معنی تھیل و تھمہ و خل کے ہیں۔ اور اگر ایک معنی کے لئے وضع نے اسے بنایا ہو اور دوسرے معنی غیر وضعی پر لالت کرتا ہو تو دیکھینگے کہ یہ لالت اس کی بلحاظ نقل عوام کے تو اس سے متقول عرفی کہینگے جیسے دایہ کہ اصل میں ہر ایک جانور کو کہتے ہیں جو بڑا چلے لیکن ان کی وجہ اوٹھانیوں لے جانور کو کہتے ہیں اور جو لالت اس کی عبارت وضع

ہوگی تو اس سے منقول شرعی کہیں گے جیسے صلوٰۃ کہ وضع نماز کو اس سے منقول تھا
 درحمت کے وضع کیا ہی لیکن شرع میں اس کے معنی ارکان مخصوصہ یعنی نماز کے
 میں اور جودالات اس کی باعتبار جماعت مخصوصہ ہوگی تو اس سے اصطلاحی کہیں گے۔
 جیسے الفاظ اصطلاح عام عرف و سخن وغیرہ اور جودالات اس لفظ کی معنی ثانی یہ ہو کہ کسی
 مشابہت یا مناسبت کے ہوگی تو اس کے معنی ازل کو حقیقی اور دم کو مجازی کہیں گے
 جیسے شیر باعتبار شباعت کسی دشنام کو کہیں اور اگر ایک معنی کے لیے کئی لفظ
 ہوں تو ان کو مرادف کہتے ہیں۔

اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم فعل حرف پس باعتبار نحو کے اسم کی تصریح
 یہ ہے کہ جو کلمہ صلاحیت سند لایہ اور سند ہوئی کہتا ہوا اور اپنے معنی مستقلاً دلالت
 کرتا ہوا اور کوئی زمانہ نہ پایا جاوے جیسے یاد اور فعل اسے کہتے ہیں جو معنی
 دلالت کرے اور کوئی زمانہ از مشہ ثلاثہ سے اس میں پایا جاوے اور صلاحیت سند
 ہوئی کہتا ہو جیسے زد اور حرف اسے کہتے ہیں جو صلاحیت سند لایہ اور سند ہوئی
 مطلق بلا آمیزش دوسرے کلمہ کے نہ کہے اور نہ کوئی زمانہ اس میں پایا جاوے جیسے از تو
 موضوع علم نحو کا کلام ہی اور کلام اسے کہتے ہیں کہ جس میں دو کلمہ سے کم یا
 جاوین دار ہو سکی بھی و تھیں میں ایک مفید اور ایک غیر مفید اور کلام یا جملہ مفید اسے
 کہتے ہیں کہ جس کے کلاموں میں اسناد پائی جاوے اور ہما و اوس نسبت ہر گرو
 کہتے ہیں کہ جس کے ہونیس مضمون اون دو کلموں کا ایسا ہو جائے کہ سامع کو پورا مطلب

لفظ معنی
 نسبت کیا کہ کلمہ کو
 کسی چیز سے جو کلمہ نسبت پایا
 کلمہ نسبت جو کلمہ کو
 نسبت کیا کہ کلمہ کو
 مختلف زمانہ پایا جاوے
 یہ میں سند لایہ کلام عام
 پایا جاوے کلمہ کو
 یا جملہ مفید کلمہ کو
 آمیزش دوسرے کلمہ کے
 یا جملہ مفید کلمہ کو
 یا جملہ مفید کلمہ کو

اوسکا سمجھ میں آجائے اور ضرورت ہنسنا کسی اور امر کی اوسکے معنی سمجھنے میں
 باقی نہ رہے اور اوسکی دو قسمیں ہیں ایک جملہ بسیط دوم جملہ مرکب جملہ بسیط اوسے کہتے
 ہیں کہ جس میں صرف دو کلمہ مع اسناد پائے جائیں اور جملہ مرکب اوسے کہتے ہیں کہ جو
 کسی جملوں بسیط سے بنا ہوا اور علیٰ ہذا کلام غیر مفید کی بھی دو قسمیں ہیں ایک کلام غیر
 بسیط دوم کلام غیر مفید مرکب بسیط اوسے کہتے ہیں کہ جو دو کلموں سے بلا اسناد
 کے بنا ہوا اور کلام غیر مفید مرکب اوسے کہتے ہیں جو کسی کلام غیر مفید بسیط سے
 ہوا ہوا اور کلام مفید ہی کو جملہ کہتے ہیں اور کلام غیر مفید کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔
 اور کلام مفید بسیط کی دو قسمیں ہیں ایک جملہ ہمیتہ دوم جملہ فعلیتہ کس لئے کہ اسناد
 یا دو اسموں میں ہوا کرتی ہے یا ایک اسم اور ایک فعل میں مگر اسم و حرف فعل و حرف
 یا حرف و حرف میں نہیں ہوا کرتی۔ اور کلام غیر مفید بالعموم جملہ نہیں ہوتا ہمیشہ
 جزو جملہ مثل کلمہ کے ہوا کرتا ہے۔ اور فائدہ مرکب ناقص کا تعریف تخصیص و توضیح
 ہے۔ اور کلام غیر مفید کی بہت قسمیں ہیں ایک دن میں سے کہ اضافی ہی خیال نہ
 اصطلاح نحو میں اضافت ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف بروج تفعیل منسوب
 کرنے کو کہتے ہیں +

اضافت کی دو قسمیں ہیں۔ تملیکی یہ اضافت بتلک ہی مالک کی طرف جیسے
 اس پر زید یہ اضافت بمعنی لام کے ہے تخصیصی یہ اضافت تخصیص کی جانب
 متخصیص ہی جیسے آئینہ سیل رنگ شتر پست انار اور اضافت سبب کی سبب کی

طرف جیسے کشتہ غم اور اضافت مُسَبَّب کی طرف مُسَبَّب کے جیسے تیغ تہقّم
 یہ بھی محل اضافت تخصیصی اور معنی لآم کے اسمین بھی پائے جاتے ہیں
 اور بوعلی سینا یعنی بوعلی بن سینا بھی اسی قسم کی اضافت ہے۔ توضیحی یہ اضافت
 موضح کی جانب موضح ہے جیسے شہر نصرہ خطہ بخارا بادشمال روز دوشنبہ
 اور اسکو اضافت عام بسوی خاص بھی کہتے ہیں +

بیانی یا تبیینی جسمین حقیقت اور مادہ مضاف معلوم ہو رہے جیسے
 دیوارِ گل خاتمِ طلا جامہ دیا یہ اضافت بمعنی از کے ہے۔ تشبیہی یا مجازی
 یہ اضافت مشتبہ بہ کی ہی جانب مشتبہ کے جیسے دشمنِ نفس زائل دنیا بہا و با
 زکس چشم۔ توضیفی یہ اضافت موصوف کی ہی جانب صفت کے جیسے
 شمشیرِ نیر اسپ کہود مردِ شجاع +

مجازی یا استعارہ۔ اس اضافت میں اثبات مضاف کا نسبت مضاف الیہ
 بطور فرضی ہوا کرتا ہے جیسے سر ہوش قدم فکر +

ظرفی۔ اس اضافت میں منظور مضاف ہوتا ہے اور ظرف مضاف الیہ
 یا بالعکس جیسے آب یا بادِ صحرانِ شیشہ گلاب صندوق کتاب +

اقرانی بعض اے اضافت مادی ملا بہت بھی کہتے ہیں اس اضافت
 میں مضاف مضاف الیہ کے معنی کے ساتھ قرآن معنوی لکھا ہے جیسے ناعنایت
 یعنی نامہ کہ مقرونِ عینیت دستِ ادب یعنی دست کہ مقرونِ باد بہت +

کرنے والا
 جو چیز
 کو
 دیا
 ہے
 تشبیہی
 یا
 مجازی

اضافت بادنی ملا بست یعنی ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ تھوڑی
 سی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایران ماہوران شہا ظاہر ہی کہ مسئلہ اور مخا
 دونوں شخص ایران اور توران کے محکومین رہتے ہونگے لیکن مجازاً سب
 ملک پر اپنی سکونت کا اطلاق کیا۔ اور مضاف فارسی میں مکتور آتا ہی اور
 مضاف الیہ پر مقدم ہوتا ہی۔ اور واضح ہو کہ جن کلمات کے آخر الف یا واو آتا ہی
 اور سب کے آخر واسطے انھار کسرۃ مضاف کے یاے تحتانی زائدہ مکتورہ لگتی
 جیسے دانائے زرگار دیباے لطیف اور جن کلمات کے آخر یاء محذوف ہو
 ہی اور سکو ہمزہ کے ساتھ بدل دیتے ہیں جیسے خوشہ انگور بادۃ صاف
 جب کہ مضاف الیہ کو مضاف سے مقدم لاتے ہیں تو کسرۃ مضاف حذف
 ہو جاتا ہی اور اسکو اضافت مقلوب کہتے ہیں جیسے اورنگ زیب یعنی زیب
 سجاد پسر یعنی پسر سجاد اور علی ہذا سیکر و جہان بادشاہ گلاب گردون آفتاب اور
 چند مقام پر اگرچہ مضاف مضاف الیہ سے مقدم آتا ہی لیکن سبب کثرت
 استعمال یا ضرورت شعری یا غلبہ سہیت کے کسرۃ جو علامت اضافت ہی
 محذوف ہوتا ہی اور ایسے حذف کسرۃ کو فک مضاف کہتے ہیں اور وہ الفاظ
 یہ ہیں سر صاحب قابل دشمن عاشق پسر مالک بن اور اکثر وہ الفاظ
 کہ جب تک آخر بعد حرف مدہ نون آوے۔ اور وہ الفاظ کہ جب تک آخر یاء محذوف ہو
 جیسے سرخیل سرگردہ صاحب غرض صاحب دل قابل ثنا دشمن جیا عاشق سخن

طہوری

دین انجمن کسب عاشق سخن
کہ عشقی نور زید باشعین
(ترجمہ) انجمن کسب میں کوئی شخص نہیں تھا جو کہ جسکو میرے شہر کے ساتھ محبت نہ ہو

پیر اصاب کچھ رسم

دیر نہ بھدی کہ نہ زخا زب
ما را را درست اگر رسم است
(ترجمہ) دیر نہ بھادی کہ نہ زخا زب
اگرچہ تیرا چاہا کہ بھائی جو تیرا جمعہ بھائی ہو

اگر رسم

مالک قلاب

جلد بدین اور می و عشق نشد
کوست خلیفہ ملکہ دار و ملک
(ترجمہ) جلد بدین اور می و عشق نشد
کیونکہ وہ پادشاہ پرستان ملک دار و ملک

بن تغلق

خدا و عرصہ و عشق شاہ بن تغلق
کہ در زیر جانا دی کنڈر چاک
(ترجمہ) خدا و عرصہ و عشق شاہ بن تغلق
اوسکی مجلس تارکوت میں کنڈر چاک کہتے معلوم ہوتا ہے

اگر رسم

شبان دی

غمیر میں مہربان جوان
زمان میں شیان اوی امن
(ترجمہ) غمیر میں مہربان جوان
اور زمان میں شیان اوی امن کی چرما ہوتی ہے

مولوی وم

پردہ کس

گر خدا خواہد کہ یہ وہ کس
میلش اور طعنتہ نیکان
(ترجمہ) اگر خدا خواہد کہ یہ وہ کس
میلش اور طعنتہ نیکان کی طرف سے پیدا ہوتا ہے

میلش اور طعنتہ نیکان

اور لفظ اول النص محل میں قطوع الاضافت آہی جیسے نظامی فرماتے ہیں
جو اول شب آہنگ خواب اور ہم اور لفظ نیم بالعموم مجوز علامت اضافت
(ترجمہ) اول شب میں جب میں ازاد ہو گیا اور ہم
یعنی کسرہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے میروز نیم شب اور لفظ پس اور ولی بھی

کبھی بحذف کسرۃ اضافت مستعمل ہوتے ہیں جیسے پس فدا پس ماندہ پس خوردہ
 پس انگاہ ولیعہد ولی نعمت اور بھی بہت مضاف اور مضاف الیہ ہیں کہ جن میں
 کسرۃ علامت اضافت محذوف ہوتا ہے جیسے مرغابی گلنار بستانسرا جابجہ
 تبرزین قائم مقام اور جب کوئی اسم ضمیر متصل کی طرف مضاف ہووے
 جیسے غلام غلامت غلاش گل شان ایسی صورتوں میں ہمیشہ فلک
 اضافت کرنا لازم ہے۔ اور جو اسم کہ ایسے اسم کی طرف مضاف ہوں کہ جبکہ
 ما قبل الف محذوفہ مثل آپ یا مقصودہ مثل اتر داتا ہی وہاں بھی فلک اضافت
 عموماً جائز ہے جیسے سلاطین اور بنام ایزد نظامی سے جو ایزد میں نعمتی اور قوۃ
 سپاس ایزد میں جو حق بناید نمودہ اور جب کبھی حرف را یا میں مضاف الیہ مقدم ہو
 مضاف کے آجاتا ہی وہاں بھی حذف کسرۃ جائز ہے جیسے غریب نوودہ نوشتندگان
 شکیب۔ یعنی ربوہ شکیب نوشتندگان سے کسان آشتندگان کو اندر خیر یعنی
 ناک آن کسان در خیر زلفت اور کبھی اضافت مستوی میں یعنی جبکہ مضاف مقدر ہو
 مضاف الیہ پر ہاں بھی حرف از در میان آجاتا ہی تو کسرۃ اضافت محذوف ہوتا ہی
 جیسے نگشتری از طلا یعنی انگشتری طلا او بعض اوقات بلا اضافت کے بھی کسرۃ
 رائد لے آتے ہیں جیسے ظہوی سے بزیر قصر قد رشن در تاباں سر پشت
 عقل دست بالا اب اور جب کئی اسم پوسطہ حرف عطف کے ایک مضاف الیہ کی طرف
 مضاف ہوں تو ان میں سے پہلا اسم جو مضاف الیہ سے متصل ہو کسور ہوگا اور

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

باقی سب کے آخر ضمہ ہوگا جیسے شتر و سپ پیل ملک اور علیٰ ہذا القیاس جب تک اسم
 بواسطہ حرف عطف کے ایک اسم کی طرف مضاف الیہ ہوں تو مضاف الیہ کے آخر ضمہ ہوگا
 لیکن جھپلا مضاف الیہ اس کے آخر ضمہ ہوگا جیسے جماع ماہ و مهر و شتری اور اگر گنتی اسم میں
 تو الیٰ مضاف ہو یعنی پہلا اسم دوسرے اسم کی طرف اور دوسرے کی طرف اور تیسرے کی طرف اور تیسرا
 چوتھے کی طرف مضاف ہو اور علیٰ ہذا تو ایسی صورت میں آخر کا مضاف قسروں اکثر
 ہوگا اور باقی سب مضاف الیہوں کے آخر کسرہ ہوگا جیسے شترہ عدل نائبہ

بادشاہ روم ایک ان میں سے مرکب توصیفی ہے۔

بیان ترکیب توصیفی

جب تک اسم دو کسر اسم وصف کو بیان کرے خواہ وہ وصف اچھا ہو یا
 تو جس اسم کا وصف بیان ہوتا ہے اسے موصوف اور جو اسم وصف بیان کرتا
 اسے صفت کہتے ہیں جیسے مرد شجاع اسمیں مرد موصوف ہی اور شجاع صفت
 عموماً اسماء صفت فارسی میں اور ان اسماء کے بعد آتے ہیں کہ جنکی صفت
 بیان کرنی منظور ہوتی ہے اور ان اسماء موصوف کو کسر مضاف دیتے ہیں
 جیسے مرد نیک مردان نیک اور اسم صفت کے بلحاظ مراتب کی معنی صنفی
 تین درجے ہوتے ہیں ایک درجہ اولیٰ جیسے شیرین دوم درجہ اوسط جو اولیٰ
 درجہ سے کسی قدر زیادہ فائدہ و صفت کا دیتا ہو جیسے شیرین تر سوم درجہ اعلیٰ
 جو سب سے زیادہ معنی و صفت کا فائدہ دیتا ہو۔ جیسے شیرین ترین جسکو عربی

میں افعال تفضیل کہتے ہیں جیسے حسن سے احسن۔ جب سطح الفاظ فارسی میں جڑ
مراج تفضیل لگائے جاتے ہیں اسی طرح الفاظ عربی میں بھی بطریق فارسی ہی
حروف مراج تفضیل لگادیتے ہیں جیسے غنی سے غنی تر غنی ترین اور سوا
اس طریقہ ایک اور بھی طریقہ پیدا کرنے معانی صیغہ تفضیل کا ہے جیسے این ابرا
اور لفظ یہ یا خوب یا خراب یا بد وغیرہ فارسی دلف قبل لفظ از کے لگاتے

ہیں جیسا مثال مذکور سے واضح ہے اسی طرح زید خراب از عمر است و عمر خوب
از خالد است اور کبھی ان الفاظ ذیل سے بھی تفضیل کا فائدہ حاصل ہوتا ہے
خیلے بسیار نیک جیسے (زید خوبست زید بسیار خوبست) (زید بدست۔ زید
نیک بدست) (زید خوبست۔ زید خیل خوبست) اور جیسے کہ ایک اسم صفت
بطور صفت کے آتا ہے اسی طرح بعض بعض مرکب غیر مفید بھی جو دو اسم
مرکب ہوں بجاے صفت کے مستعمل ہوتے ہیں جیسے شانزدہ ہری خسار
ماہر و سمن بر شکر لب شیر دل اور اسی طرح وہ مرکب کہ جو ایک اسم اور ایک
صفت سے ترکیب پاویں وہ بھی بطور صفت لائے جاتے ہیں جیسے
خوشخوی نیکنام بد نہاد اور علی ہذا جملہ مرکب غیر مفید جو فائدہ فاعلیت یا فعلیت
دیتے ہیں بطور صفت لائے جاتے ہیں جیسے کلفشان جہان را روح آواز
جانفرا سرافراز ظلمت و راحت بخش کامیاب اور اسی طرح سے وہ مرکب
غیر مفید جو اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہیں فائدہ صفت کا

نخستہ ہیں جیسے کم عقل ہنخانہ زرین دہلوی ہفتم سالانہ دانا بنیا دوتی
 کشتی ہماکسا ماہ فش دانشور گنجور خوابناک۔ اور جب موصوف صفت سے
 پہلے آتا ہے تو او سے صفت مستوی کہتے ہیں اور ایسی صورت میں جب چند
 صفتیں ایک موصوف کے لئے لانی جاتی ہیں تو پچھلی صفت موقوف الآخر
 ہوتی ہے اور باقی مضموم الآخر ہوتی ہیں اور جب صفت موصوف سے مقدم
 آتی ہے تو جیسے اضافت مقلوب میں کسرۃ اضافت ہو جاتا ہے اس طرح یہا
 بھی کسرۃ موصوف جنف ہو جاتا ہے جیسے دشمنہ وزیر یک انہیں سے کہ جائیہ

بیان ترکیب حالت

جو اسم کہ کیفیت یا حالت یا وضع فاعل یا مفعول کی بیان کرے اسے
 حال اور جسکی حالت بیان کی جائے اسے فاعل و الحال کہتے ہیں جیسے زید
 خندان یدم اسمین زید و الحال ہے اور خندان حال و ایک اسمین سے ترکیب
 صمد و موصول ہے

بیان ترکیب صمد و موصول

اگرچہ پہلے باب صرف میں اسکا بیان ہو چکا ہے لیکن یہاں بھی نظر توضیح
 مقام لکھا جاتا ہے صمد وہ جمہ صفت ہے کہ جس سے موصوف کے احوال کی توضیح
 اور اس صورت میں صفت کو صمد اور موصوف کو موصول کہیں تعسبا ہے اور اس
 ترکیب صمد و موصول میں ضرور ہے کہ صفت جملہ نام ہو اور اسمین ایک ضمیر موصول کی طرح

ترکیب صمد و موصول

راجع ہو اور اس جملہ کے سر پر کاف بیا نیہ یا لفظ جہ کا آوے اور س کاف کو
کاف صمدہ یا کاف سر جملہ کہتے ہیں ۔

اسماے موصولہ واسطے انسان کے یہ ہیں اُنکے اُنکے ہر ایک ہر ایک
اور واسطے اور اشیاے غیر فی روح کے انجہ ہر انجہ ہر جہ اور یاے جہول
آخر اسم نکرہ میں کہ بعد اسکے کاف ہو جیسے کسی کہ شخصیکہ امریکہ خیرکہ واسطے
صلہ کے آتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس اسم نکرہ بعد اسم اشارۃ اُن کے بعد آوے

کاف صمدہ ہو واقع ہو دے تو فائدہ موصول کا دیتا ہے جیسے شعر سعدی
ہر اُن کس کہ در بند حرص و فساد و دہر من نہ گانی بیاد و اور جو ضمیر جملہ
میں موصول کی طرف عائد ہوتی ہے کبھی ضمیر فاعل ہوتی ہے اور کبھی ضمیر مفعول
اور کبھی مبتدا اور کبھی مضاف الیہ اور ضمیر میں جب موصول فاعل قائم مقام
ہو جاتی ہیں تو وہ ضمائر جواز اخذ ہو جاتے ہیں اور علامت مضاف
اور مفعول موصول کے ساتھ ملحق ہو جاتے ہیں مثال ضمیر فاعل سعدی

کسی کا تش ظلم زد و در جہان ۔۔۔ بر آورد از اہل عالم فغان ۔۔۔ (ترکیب)

کس موصول ہی علامت موصول کاف صمدہ اتش مضاف ظلم مضاف الیہ

ز فعل ضمیر فاعل و میں مستتر راجع طرف اسم موصول کے اور ہی ضمیر فاعل فعل ہی

مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر مفعول ہو اور جہان مجبور جبار و مجبور سے

مطلق فعل زد کا ہو فاعل مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہو کہ صمدہ موصول کا ہو

کاف صمدہ
کاف سر
کاف بیا نیہ
کاف جہ
کاف اشیاے
کاف غیر فی روح
کاف انجہ
کاف ہر انجہ
کاف ہر جہ
کاف اور یاے
کاف جہول
کاف اسم نکرہ
کاف شخصیکہ
کاف امریکہ
کاف خیرکہ
کاف واسطے
کاف اشارۃ
کاف اسم
کاف ضمیر
کاف فاعل
کاف مفعول
کاف مبتدا
کاف مضاف
کاف مضاف الیہ
کاف مضاف
کاف مفعول
کاف موصول
کاف علامت
کاف صمدہ
کاف اشیاے
کاف غیر فی روح
کاف انجہ
کاف ہر انجہ
کاف ہر جہ
کاف اور یاے
کاف جہول
کاف اسم نکرہ
کاف شخصیکہ
کاف امریکہ
کاف خیرکہ
کاف واسطے
کاف اشارۃ
کاف اسم
کاف ضمیر
کاف فاعل
کاف مفعول
کاف مبتدا
کاف مضاف
کاف مضاف الیہ
کاف مضاف
کاف مفعول
کاف موصول
کاف علامت
کاف صمدہ

موصول صمد سے ملکر مبتدا ہوا اور صریح ثانی اور کسی خبر ہی مثال ضمیر صمد کی کہ جو مبتدا اور مخدوم جو جملہ خبر
 ہوگا تہم نگار است کہ تہم نگار است اصل اور کسی ہیہ کی کہ انگلہ و تہم نگار است یعنی نہ اور مخدوم جو جملہ خبر
 ہوگا تہم اشارہ موصول کا تہم صمد لفظ آن موصول قائم مقام لفظ او مبتدا ہی مخدوم
 جو جملہ خبر است حرف ابطہ۔ مبتدا خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ ہو کر صمد ہوا
 موصول کا موصول صمد سے ملکر مبتدا ہوا اور تہم نگار است اور کسی خبر ہی مثال ضمیر
 کہ جو جملہ صلیہ مضاف الیہ ہی اور مخدوم ہی شعر سعدی کسی کہ اقبال شد
 غلام ہو میل خاطر لطاعت مدام اصل اور کسی ہیہ کی کہ کسی کہ اقبال غلام ہوا
 کسی اسم موصول کا تہم صمد یا تہم فعل ناقص کہ اسم خبر کو چاہتا ہی۔ اقبال
 اسم اور سکا۔ غلام مضاف مضمیر اور مخدوم مضاف الیہ اجمع جانب کس اور اس ضمیر
 کو حذف کر کے را علامت اضافت کو بسبب فاصد کے اور سکے موصول کے
 آخر میں ملحق کیا۔ مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر فعل ناقص کو رکھی ہوئی فعل ناقص
 اپنے اسم خبر سے ملکر جملہ فعلیہ و بقول جملہ اسمیہ ہو کر صمد موصول کا ہوا۔ صمد اپنے
 موصول سے مبتدا ہوا اور صریح ثانی اور کسی خبر ہی۔ مثال ضمیر صمد کہ جو جملہ صلیہ
 مفعول ہی اور مخدوم ہی شعر **اگر کہ فلک بسند عشق نشاندہ خاک**
 دوست ابالین بنیو اندہ اصل اور کسی ہیہ کی کہ فلک اور ابسند عشق نشاندہ ان اسم
 موصول کا تہم حرف صمد نشاندہ فعل فلک فاعل اور مفعول را علامت مفعول
 اور ضمیر کو جو مفعول ہی حذف کر کے موصول کو قائم مقام اسکے کرنا اور را

کہ اقبال غلام فرمود
 بتا ہی را تہم نگار
 مضمین بنیو اندہ
 عبادت کا ہو کر تہم نگار
 کہ در جملہ
 جملہ آستان
 (مبتدا صمد یا مقام
 غرض کا اھلکار
 صمد اور دست
 خاک کو تہم نگار تہم نگار
 مخا

گو کہ علامت مفعول کی ہے اس کے آخر میں ملحق کیا ہے جاوے مضاف عشق مضاف الیہ
مضاف مضاف الیہ سے ملکر جار مجرور کا ہوا جار مجرور سے ملکر متعلق فعل کا
ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صمد موصول کا
ہوا۔ موصول صمد سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرعہ ثانی اس کی خبر ہے *

فائدہ۔ موصول صمد سے ملکر ہمیشہ حکم ایک کلمہ کہتا ہے اس لیے کہ بھی
بتدا ہوتا ہے مثال اس کی اوپر گزری اور کبھی فاعل جیسے کہ کسیکہ دشمن ہنسے
یعنی آیا وہ شخص کہ دشمن میرا ہے اور کبھی مفعول جیسے یا فتم آن را کہ جی حستم یعنی
اوس شخص کو میں نے پالیا جسکو میں ڈھونڈ تھا تھا۔ اور کبھی مضاف الیہ جیسے
یا فتم غلام آنکہ نامش تیر دست یعنی میں نے اوس شخص کے غلام کو جسکا نام
زید ہے پالیا۔ اور کبھی خبر جیسے پادشاہ کیست کہ عادت یعنی پادشاہ ہے
کہ عادل ہے ایک اور میں سے ترکیب بدل مبدل منہ ہے *

بیان ترکیب بدل مبدل منہ

اور یہ نام اوس ترکیب کا ہے کہ اول کوئی اسم یا اسماء بطور صفت یا تکریم کے
بیان کریں اور بعد اس کے دوسرا اسم کہ جسکا مصدر اق وہی ہو جو پہلے اسم کا ہو تو
اوس پہلے اسم کو مبدل منہ کہتے ہیں اور دوسرا اسم کو بدل جیسے مولانا فخر الدین
و مولانا نظام الدین اسمین مولانا جسکے معنی ہمارے سردار کے ہیں بصورت
ترکیب اضافی مبدل منہ ہے اور فخر الدین اور نظام الدین جو اسم علم ہیں یہاں

بدل ہیں اور ظاہر ہو کہ مولانا کا مصداق اس عبارت میں اوستیات پر ہوتا ہی
جس پر فخر الدین یا نظام الدین کا ہوتا ہی اور علی ہذا وہ اسما جو بطور القاب یافت
یا نقبت کے تحریر ہو کرتے ہیں اور بعد اوندیکے نام مخرج کا ذکر ہوتا ہی وہ بھی
مبدل منہ ہوا کرتے ہیں اور وہ نام بدل ہوتا ہی۔

بدل کی چار قسمیں ہیں۔ ایک بل کل۔ دوم بدل بعض۔ سوم بدل متبادل
چهارم بدل غلط۔ بدل کل وہ ہے کہ کل مفہوم مبادل منہ کا مطابق کل مفہوم بدل
کے ہو جیسے اورنگ زیب عالمگیر۔ یہاں اورنگ زیب اسی شخص کی فوات پر
صادق آتا ہے جس پر عالمگیر صادق آتا ہے۔ اور بدل بعض وہ ہے کہ مصداق بدل جزو
مصداق مبادل منہ پر دلالت کرے جیسے برہنہ شہ باغ میں اور یہاں باغ

مبدل منہ ہی اور میوہ جو جزو مصداق باغ ہی وہ اسکا بدل واقع ہوا ہے۔ اور بدل شہال وہ ہے کہ بدل مبدل منہ کی کسی شے متعلق کا مصداق ہو جیسے ترقی گرفت ملک دولت اور یہاں ملک مبدل منہ ہی اور دولت جو متعلق ملک ہے ملک نے پائی یعنی اسکی دولت ہے۔ اور بدل غلط وہ ہے کہ مستحکم کوئی اہم بجایے دو سہرا سم کے غلطی سے بدل ہے۔ اور بدل غلط کیسے مشہد مرمر نشیر اس سے معلوم ہوا کہ مشہد مبدل منہ ہی اور نشیر اسکا بدل غلط کیسے اتفاق سے مستحکم بجایے نشیر اسبققت لسانی سے مشہد کہہ گیا تھا اس لیے اسکو بدل غلط کہتے ہیں۔

از انجملہ ترکیب اسمیہ کی ایک ترکیب ہے کہ جو اسم ایسے لفظ کے ساتھ مرکب ہو

منہ سے نہ بولتا اور اس کا سوا کسی اور کا
جلد لگایا اور اس کی طرف سے
کوئی لفظ نہ کہنا چاہتا بلکہ
کھینچنے میں اس کے لئے را
شفت کی ساری کوششیں
کے لئے کیا اور اس کے
کے لئے کیا اور اس کے
پہن "وہ صبر و صفا کے لئے
منہ سے نہ بولتا اور اس کا

کہ جو ہم معنی لفظ رنگ ہو جیسے سبز رنگ گل رنگ گلگون لالہ زخم سیہ چہ یعنی سیر
 از انجملہ ایک مرکب تمیزی ہی ہے۔ مرکب تمیزی او سے کہتے ہیں کہ جو دو اسم
 جامد سے مرکب ہو اور ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام و شک کو رفع
 کرے اور یہ ابہام بیشتر اعداد و کیل یعنی پیمانہ اور مقدار میں ہوتا ہے جیسے دو
 درہم سے آپ چہا کس یک من شہد نیم تو کہ فقرہ سے درجہ کجواب دو پیمانہ آپ
 یکت چچہ دفع ان مثالوں میں ہم دو و سہ و چہا و یک من وغیرہ اسم بیشتر و ہم
 ہیں اور درہم اور آپ اور کس اور شہد وغیرہ او کی تمیزی ہیں *
 از انجملہ ایک وہ مرکب ہی جو اسم اشارہ اور اسم اشارہ کیل سے ترکیب پاوے
 جیسے این جان اور آن زمان *

از انجملہ ایک وہ ترکیب اسم جامد ہی جو اوسی اسم کی تکرار سے حاصل ہو اور
 کثرت کا دے جیسے کوہ کوہ ہامون ہامون دریا دریا صحرا صحرا۔ یا وہی
 اسم جامد کسی اسم عدد سے ترکیب پا کر معنی کثرت کے دے جیسے یکسریک عالم
 یا کسی اور اسم سے مثل کل یا تمام وغیرہ کے ترکیب پا کر فائدہ تاکید و حصر وغیرہ
 سے جیسے تمام لشکر آمد جملہ زر تقسیم شد کل زمین آباد شد ان جملوں میں تمام
 و جملہ و کل الفاظ تاکید و حصر ہیں اور لشکر اور زر اور زمین موقوف ہیں *

از انجملہ ایک ترکیب عطفی ہے۔ ترکیب عطفی وہ ہے کہ کئی چیزیں بواوے حرف عطف
 جمع ہوں جیسے زید و بکر و عمر الملاقات کردم یا بواوے حرف تردید ایک کی تردید

جیسے زید یا کبریا چیز سی داوم مثال ول میں تیغون جمع ہیں یعنی زید کبریا چیزوں
 سے ملاقات ہوئی اور مثال ثانی میں تردید ہی یعنی اگر کوئی چیز زید کو دی ہی تو کبریا چیز
 دی اور اگر کبریا کو دی ہی تو زید کو نہیں دی۔ اور ترکیب اعدادی بھی اہل قسم ترکیب
 عطفی کے ہی جیسے یازدہ دوازدہ ^{۱۱}بست ^{۱۲}ویک ^{۱۳}وسی دو وغیرہ طریقہ اونکے
 بنانیکا یہ ہے کہ جب ایک سم عدد دوسرے سم عدد کے ساتھ ترکیب پاتا ہی تو
 حروف عطف کو کبھی حذف کر دیتے ہیں جیسے ہفتہ و چارہ و ہشتہ اور کبھی
 حروف آخر کو بجائے حروف عطف بجا دیتے ہیں جیسے دوازدہ اور کبھی مطالبون
 حرکت ماقبل کے اور الف آخر کو او کے ساتھ یا ایک کے ساتھ تبدیل کر کے
 حروف یا حروف آخر کلہ اول کو حذف کر دیتے ہیں جیسے نوزدہ سیزدہ شانزدہ ^{۱۵}پانزدہ
 اور ہشتہ تبدیل لہجہ ہنزدہ کہتے ہیں اور بعضے بنظر فصاحت شانزدہ اور پانزدہ
 نون یا وہ کر کے شانزدہ اور پانزدہ کہتے ہیں اور ایک سے تادہ اور باقی سب تین
 دہائی کی مثلاً بست سی چہل و پنجاہ و شصت و ہفتاد و ہشتاد و نو و تادم داخل
 مفردات ہیں اور بست سے اوپر بست یک سی دو میں او عطفہ نکور ہوا کرتا ہے
 اور ایک ترکیب اتصالی ہے۔ ترکیب اتصالی اسے کہتے ہیں جو دو اسم متجانس
 بواسطہ حروف اتصال کے ملکر کل واحد کے حکم میں ہو جائیں جیسے لیاک و شباب
 نوع بنوع تازہ بتازہ رنگارنگ اور ایک کیب متزاجی ہی ترکیب متزاجی اسے کہتے
 ہیں جو دو اسم ملکر نام کسی شے یا آدمی کا بن جائیں جیسے شمس الدین بدر الدین اور ایک

ترکیب ثانی یا تثنیہی ہی جیسے سر قامت خورشید لقا ماہر و بیضا ضیا یعنی بہت
 ہچو سر و لقا ہچو خورشید رو ہچو ماہ ضیا ہچو بیضا ایسے مرکبات میں اسم دوم کو
 مشبہ اور اسم اول کو مشبہ بہ کہتے ہیں اور لفظ تثنیہ یعنی ہچو محذوف ہوتا ہی دوسرے
 وہ مرکبات غیر مفید ہیں جو ترکیب فعل و محروف سے حاصل ہوں جیسے دانا و بیضا و
 امر دان اور بین سے زیادتی حرف الف کے مرکب ہوئے ہیں اور ایسی ترکیب کو
 ترکیب فاعلی کہتے ہیں۔ تیسرے وہ مرکبات غیر مفید ہیں جو اسم و حرف سے
 حاصل ہوں اور انکی بہت اقسام ہیں۔ اول دون میں سے وہ مرکبات ہیں جو فائدہ
 معنی فاعلیت کا دیتے ہیں جیسے آہنگ جو اسم آہن اور ٹنے حرف گر سے فائدہ
 معنی فاعلیت کا دیتا ہی اور علی ہذا اسم کار جو اسم کار اور حرف کار سے ملکر معنی فاعلیت
 کے دیتا ہی دوم وہ جو فائدہ مضمی نسبت کا دیتے ہیں جیسے زرین سیمین ہندی
 کابلی خدایگان کردگان یگان دوکان مناک ماہانہ سالانہ ان لافین الکلیسم ہی اور ایک
 حرف جیسے زرین مین مین ہندی مین ہی خدایگان مین گان مناک مین ک
 سالانہ مین لانہ پس یہ اسمان حروف سے ملکر فائدہ نسبت کا دیتے ہیں۔ سوم
 جو فائدہ لیاقت و سنراوری کا دیتے ہیں جیسے دادنی کشتنی شاہواری معنی
 لائق دینے اور لائق مار ڈالنے اور لائق شاہ کے سپہر کبات دراصل مصد
 دادن اور کشتن سے بعد اضافہ حرف یا کے معروف کے بنے ہیں۔ اور شاہ
 لفظ شاہ اور وار حرف تثنیہ سے بنا ہی۔ چہاں ہم وہ جو فائدہ تثنیہ کا دینے اور حرف

تشبیہ مع مثال کے بیان کیے جاتے ہیں جیسے بان حرف تشبیہ سے لفظ
 آسمان بنا اور سان سے شیر سان اور وان سے پہلوان اور کسا سے ہما کسا
 اور ویس سے حور ویس اور ویش سے حور ویش اور فیش سے ماہ فیش اور ور
 پر یوار اور وند سے پولاد وند اور آوند سے خوشاوند۔ پچم وہ جو فائدہ محافظت
 اور نگہبانی کا دیتے ہیں جیسے ساربان اور دربان فیلبان۔ چنانچہ ان مثالیں
 حرف بان نے اسم کے ساتھ ترکیب پا کر فائدہ محافظت کا دیا ہے ششم وہ جو فائدہ
 خداوندی اور صاحبی کا دیتے ہیں جیسے خود مند اور ہوشمند و نشور گخور ظاہر
 لہٰذا ان مثالوں میں ایک ایک اسم ہی جو حروف مند اور ور کے ساتھ ترکیب پانے سے
 فائدہ صاحبیت یا مالکیت کا دیتا ہے۔ ہفتم وہ جو فائدہ مشارکت کا دیتے ہیں جیسے
 ہمراہ ہمدل ہمزان مثالوں میں حرف ہم اسم کے ساتھ ملکہ فائدہ مشارکت کا
 دیتا ہے ششم وہ جو فائدہ تصغیر کا دیتے ہیں جیسے طفلک و خرک بانچہ دیگر مشکیہ
 ووشیزہ مشکیہ اصل میں مشکیہ تھا جیم فارسی کوڑے مجھ سے بدل لیا ہے ہفتم وہ مرکب
 جو حروف اتصافی سے ملکہ فائدہ اتصاف یعنی صفت کا دیتے ہیں جیسے ناک سے
 خواناک آگین سے طرباگین گین سے شریگین سار سے شمر سار سے سوار
 شہم وہ جو حروف ظرفیت سے ملکہ فائدہ ظرفیت کا دیتے ہیں جیسے سار سے
 نکسار کو ہسار لانخ سے سنگانخ زار سے گلزارستان سے گلستان بوستان
 دان سے نمکدان تابدان کردہ سے مسکدہ بار سے دربار و درباران سے خانہ

دو دو مان وند سے آوند۔ سیدہ نزل اقسام اوس مرکب غیر مفید کی ہیں جو اسم اور حرف
 سے ترکیب پاتا ہی۔ انرا بظاہر ایک کیب اشتقاقی ہی اور ہیئہ ترکیب ہی کہ ایک مجموعہ
 میں سے کوئی چیز نکالی جاوے تو اوس مجموعہ کو مستثنیٰ منہ اور اوچھ کو مستثنیٰ کہتے
 ہیں اور مستثنیٰ بعد لفظ اشتقاق کے واقع ہوتا ہی اور ہمیشہ مستثنیٰ احکم مستثنیٰ امنہ میں داخل
 اور لفظ اشتقاق فارسی میں مگر اور خبر و اور الا وغیرہ ہی جیسے ہر قوم آمد الا زید قوم مستثنیٰ
 ہی زید او سمین داخل تھا مگر اب لفظ الا سے مستثنیٰ ہوا پس معلوم ہوا کہ ساری قوم کے
 طوائف معنی مگر زید سے کہ اوس قوم میں داخل تھا ملاقات نہ ہوئی ترکیب ہی ایک فعل ہر قوم
 مستثنیٰ منہ۔ الا حرف ہشتان زید مستثنیٰ مستثنیٰ امنہ سے ملکہ فاعل ہو فعل فاعل
 ملکہ جملہ فعلیہ ہوا۔

اشتقاقی دو قسمیں ہیں ایک اشتقاق متصل دوم اشتقاق منفصل۔ متصل
 اوسے کہتے ہیں کہ مستثنیٰ مستثنیٰ امنہ کی جنس میں سے ہو جیسے قوم آمد مگر زید یا
 معلوم ہوتا ہی کہ زید اوس قوم کا ایک شخص ہی اور اشتقاق منفصل اوسے کہتے ہیں کہ
 مستثنیٰ مستثنیٰ امنہ کی قسم میں داخل نہ ہو جیسے کہیں کہ پادشاہ خلعت فرمود مگر جاگیر تو معلوم
 ہو کہ خلعت جاگیر کا بجنس نہیں ہی۔ اور اقسام غیر مفید میں سے ایک وہ مرکب ہی جو اسم
 یا اسماء فعل کے ساتھ مرکب ہو اور یہ مرکب اکثر فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی جیسے
 سنگد آتش گلچین روز نامہ نویس۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب اسم جاہل حاضر کے ساتھ
 ترکیب پاتا ہی تب تو کبھی فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی اور کبھی مفعولیت کا دیتا ہی جیسے

دلیلیہ کہ اگر کبھی صمد رکا دیتا ہے جیسے قدس بن معنی قدس بن موسیٰ اور کبھی فائدہ اسم رکھا دیتا ہے
جیسے قطرن قطر کہ جاروب بادکش اور کبھی ظرف کا دیتا ہے جیسے زیر انداز میہ مرکبات
داخل قسم مفرد ہیں۔ اور کلام غیر مفید مرکب او سے کہتے ہیں کہ جو کئی کلام غیر بسیط
سے مرکب ہوا ہو جیسے ترکیب صنفانی اور توصیفی سے مثلاً استسکین شاہ اور علیٰ ہذا دویا
یا زیادہ مرکب غیر مفید بسیط سے بنا ہوا ہو جیسے نیزہ سلیم الطبع مروخان بہان بن یسین ناقصہ
ہیں یعنی بعد ترکیب صنفانی و وصفی مبدل منہ بدل ہو اور کمال عزیز خجرت بہان بعد ترکیب
وصفی کے حال و الحال زید پیرستم آنکہ مرکب است غول سوران انتران بازگ کسی خجرت
شادان فرخان ہیرفت بعد ترکیب وصفی صنفانی کے موصول صمد و ظرف کافی فرانی
وشتنی وشتنی منہ وصال وصال وصال مرکب عطفی ہے۔

واز بہر خدا و ازین تو جز اس لفظ پر کبھی بابے موصدہ نائدہ بھی آتی تھی جیسے

بجز من۔ چو و چون کہ بمعنی تشبیہ ہی بابے موصدہ در و اندر بر از بابا

را بمعنی برائے اور جار مجبور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل سے متعلق ہوتا ہے اور یہ فعل

اسم مصدر یا اسم فاعل یا اسم مفعول کا نام ہے جیسے آدم بر ہی تو زید دم خبر تو نظر

در کاری وزید نویندہ بہت بقلم خود زید در خانہ است آدم فعل با فاعل و بر ہی جار

و تو مجبور جار مجبور کے ملکر متعلق فعل کا ہو فعل اپنے فاعل متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو

اور ترکیب نظر کروم در کاری کی یہ ہے کہ کروم فعل با فاعل نظر مفعول در جار کار

مجبور جار مجبور کے ملکر متعلق فعل کا ہو فاعل فاعل مفعول متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو

اور ترکیب زید نویندہ بہت بقلم خود کی یہ ہے کہ زید مبتدا اور نویندہ خبر است

حرف ربط نشان جملہ اسمیہ با جار قائم مجبور جار مجبور سے ملکر متعلق شبہ فعل یعنی

نویندہ کا ہو ابتدا خبر متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ ہو

واضح ہو کہ جار مجبور سے ملکر ہمیشہ سوائے متعلق ہونیکے لیاقت فاعل

یہ فاعل یا خبر یا مبتدا ہو سکتی نہیں کہتا اور جہاں کوئی فعل یا شبہ فعل موجود نہ ہو

فعل یا شبہ فعل مقدّر مانا جاتا ہے جیسے زید در خانہ بہت زید مبتدا اور جار خانہ مجبور

جار مجبور سے ملکر متعلق موجود شبہ فعل مخدوف کا ہو اور بہت حرف ربط جار مجبور

متعلق موجود کے ہو کہ خبر مبتدا کی ہو ابتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو اور جار و مجبور

فعل سے متعلق ہوتا ہے ہمیشہ اس جار و مجبور فعل کے معنی یا ہم بوط ہوئے ہیں لہذا اگر

فعل شائبہ فعل ظاہرین موجود ہوں یا جو ہوں اگر معنی جار و مجرور کے اونسے بھڑکے ہوئے
 تو خصوصیتیں دوسرے فعل یا شائبہ فعل تلاش کرنا ضرور ہوتا ہے اور مخفی نہ ہے کہ کبھی جو اور چون منکر
 معنی میں آتا ہے اور مثل اسم کے مصداق ہو کر خبر واقع ہوتا ہے اور خصوصیتیں جار و مجرور میں نہیں آتا
 جیسے زید چون شیرست :

یہاں تک بیان مرکب غیر مفید کا ہوا اور اب بیان سے بیان مرکب مفید جملہ کا کیا جاتا ہے۔
 اور چونکہ ترکیب جملہ کی یاد دہانوں کے ہو کر تھی یہ ایک اسم اور ایک فعل سے جیسا کہ اوپر ذکر کیا
 ہے اس لیے قبل از بیان جملہ مرکب مفید بیان فعل و زغال مفعول غیر کا کیا جاتا ہے :

بیان فعل

جو کلمہ صلاحیت مند ہونے کی رکھے اور معنی مستقل پر دلالت کرے اور عین مالون
 میں سے کوئی زمانہ اور سکے ساتھ پایا جاوے اوسے فعل کہتے ہیں اور فعل باعتبار مفعول
 فاعل مفعول و قسم کا ہوتا ہے ایک لازمی و دوم متعدی لازمی ہے کہ تنہا فاعل پر تمام ہوتا ہے
 اور مفعول کا محتاج نہ ہو جیسے من فتم و او آمد و زید شست و خالد خجاست ان مثالیں
 من اور او اور زید اور خالد مستند لایینی فاعل ہیں اور فتم اور آمد اور شست
 فعل لازمی مستند ہیں یعنی بدون مفعول کے صرف فاعل پر تمام ہو جاتے ہیں اور متعدی
 اوس فعل کو کہتے ہیں کہ فاعل سے گذر کر مفعول تک پہنچے جیسے فتم ترا گفتم
 یا فاعل ہی اور ترا مفعول یہی نو زید عمر رازد فعل زید فاعل عمر مفعول ترا حالت
 مفعول۔ اور یہ بات صرف فعل متعدی حروف میں ہوتی ہے اور فعل محمول میں فاعل معلوم

سے علاقہ رکھتے ہیں جیسے داؤن بخشیدن و سوختن اور افعال نطون اور کھن
 کہتے ہیں کہ جو کہنے اور فہمائش کرنے سے تعلق رکھتے ہیں گفتن و فہمائش و سرود
 اور افعال فہم وہ ہیں کہ جو علم و ادراک سے علاقہ رکھتے ہیں جیسے دندن و شستن
 و فہیدن و شمرن۔ افعال حمل وہ ہیں کہ جو صنعت اور تغیر اور تبدیلی علاقہ رکھتے
 ہیں جیسے ساختن کردن نمودن اور گردانیدن اور کھینچنے فعل جود و مفعول
 چاہتے ہیں ایک مفعول پر بھی گفتا کرتے ہیں جیسے خطا کردم۔ اور بعض افعال
 متعدی تین مفعول کی خواہش رکھتے ہیں جیسے اگما ہاندم شد را ہما دان اور
 مصدر ایسے بھی ہیں کہ لازمی اور متعدی دونوں طرح پر عمل ہوتے ہیں جیسے
 تفصیل اس قسم کے مصدر کی باب ص و ف میں گذری اور خجہ اقسام فعل کے ایک قسم
 کے وہ افعال لازمی ناقصہ ہوتے ہیں کہ نہ خواہش فاعل رکھتے ہیں نہ مفعول بلکہ
 بجائے فاعل کے اسم اور بجائے مفعول خبر کو چاہتے ہیں جیسے بودن و شدن
 اور انھیں کے معنیوں میں گشتن و گردیدن ہیں اور بہت نیست بھی افعال ناقصہ
 میں سے ہیں۔ اور جو لوگ وجود جملہ اسمیہ کے زبان فارسی میں قائل ہیں وہ اس کو
 حرف ابطلہ یا بین مثبت اور خبر کے کہتے ہیں اور بہت دراصل افعال ناقصہ میں سے
 یعنی اسم و خبر کو نہیں چاہتا بلکہ جب بھی بہت فعل ناقص کے معنی میں استعمال ہوتا ہے
 قوہ بھی فعل ناقص کہلاتا ہے جیسے زید تو انگر شد و زید تو انگر گشت و زید تو انگر گردید
 و زید تو انگر بہت و زید وانا بود و زید وانا بہت و زید وانا نیست ان سب لون میں

زید اسم ہی اور تو انکے اور دانا خبر۔ اور شد اور گشت اور گردید اور است اور بود اور
 است اور نیست افعال ناقصہ ہیں سب فعلوں کی طرح ہست نیست اور است کے بھی جھپٹ
 صیغہ مستعمل ہیں مثال ہست مستند ہستی ہستید ہستم ہستیم نیست نیستند
 نیستید نیستیم است اند اسی اید ام ایم *

بیان فعل

تعریف فاعل کی بموجب بیان نحو کے یہ ہے کہ جس سے فعل صادر ہو یا
 اس کی ذات سے قائم ہو یعنی فعل کے ضد یا قیام کی نسبت اس کی طرف کی جائے
 اور کہا جائے کہ فعل اس کی ذات سے قائم ہو یا اس سے صادر ہو اور اس فعل کے
 یہی معنی ہیں *

فاعل اور اسم فاعل میں فرق یہ ہے کہ فاعل مستدالہ یا محکوم علیہ فعل کا ہوتا ہے
 اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو بہ فاعل فعل پر اس مصدر کے جس سے وہ اسم فاعل
 مشتق ہوا ہو دلالت کرے مثلاً زید آمد و عمر خواہد آمد و بکر نہی آید ان میں زید
 عمر بکر بیٹوں فاعل ہیں کیونکہ فعل آمدن کا او کی ذات سے قائم ہے اور آمدن کی ذات
 او کی طرف ثابت و متحقق ہے اور اسم فاعل او فعل کا کہ لفظ آئندہ ہی ان افعال کے
 ہر ایک فاعل یعنی زید و عمر و بکر پر برابر صادق آتا ہے خود لفظ آئندہ فاعل ان
 افعال کا نہیں ہے فارسی میں فاعل کوئی علامت ظاہری نہیں لکھا صرف ہتھکاٹھا
 اور معنی عبارت اور ترکیب نحو سے دریافت ہو جاتا ہے۔ اور فاعل کبھی فعل سے مقدم

آتا ہی اور کبھی خبر اور کبھی فاعل اپنے فعل سے فاصلہ واقع ہوتا ہی اور کبھی بلا فصل
مثلاً زید آمد اس مثال میں فاعل مقدم ہے اور زید بکرا اس مثال میں فاعل مؤخر ہے
اور مثال فاعل مقدم بفاصلہ کی یہ ہے سعدی ابن میسریم گرناہ گنجتند و بختیاری
و عقل نامہ مثال فاعل مؤخر بفاصلہ عمر فی خار مستی خود الغمرہ تو فروخت دگر گرانہ
مست عشق و کان گش بہ فعل میں کی ضمیر تیرا یا ضروری ہے اگر فاعل فعل کے بعد
متصل واقع ہو تو ضرورت ضمیر کی نہیں ہے کی تا فی تیون صو تو تون میں ہمیشہ ضمیر قائم مقام
ہو کر مروج اسکا مسئلہ حقیقی فعل کو کہتا ہی خبر یا خبر کی و لون اسکا یہہ طیارہ و خبر کی
میں فاعل فعل بفاصلہ واقع ہو ہی الاضاحیل از ذکر عربین جان تر نند از غاسی میں اکثر و تا

بیان مفعول

مفعول چار قسم کا ہوتا ہی مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول کہ

مفعول بہ وہ ہی جس پر فاعل کا واقع ہو جیسے زید عمر را دوزید بکرا و زید طعام خورد
اس مثال میں عمر اور بکرا و طعام مفعول ہیں کیونکہ او پر فعل واقع ہوا اور اعلامت
مفعول بہ کی ہی لیکن اکثر مفعول بلا اعلامت آتا ہی اور مثال فاعل کبھی فعل سے مقدم
آتا ہی اور کبھی خبر اور بعض مقام اور ترکیب خبری کے فاعل مفعول میں ضمیر حاصل ہوتا ہی
اور جہاں مفعول انسان ہو تا ہی وہاں اکثر آتا ہی خبر یا خبر کی مثالوں کے ظاہر ہی مناد
اور مندوب اور خبر میں فعل مفعول کا ہمیشہ محذوف ہوتا ہی جیسے ای زید و زید یا زید
یہاں حرف مذکور یعنی ای اور لاف مفعول یا خبر کے مخونم و میگرم فعل محذوف ہیں اور مناد

اس میں ان دونوں
سے خبر کے ساتھ
نہیں ہے بلکہ خبر
کے ساتھ ہی ہے
اور اس میں خبر
کے ساتھ ہی ہے
اور اس میں خبر
کے ساتھ ہی ہے
اور اس میں خبر
کے ساتھ ہی ہے

اور مندوب اور نئے مفعول ہیں اور بیانِ جہت اور مذہب کا باب و فن میں مفصل بیان
 ہو چکا۔ تحذیر کے مفعول ہیں سائیدن یعنی ڈرانے کے ہیں اور صلاح میں اس کلمہ کا
 نام ہے کہ مخاطب کو ڈرانے اور ہوشیار کرنے کیلئے کہہ سٹے مگر کہا جاوے مثلاً از در و زوایا یا
 یعنی جوہر یا سانپ سانپ یعنی اس کے یہ ہر جہے کہ جہاں کن نفسِ خج در او در و زوایا
 و لہر بیانِ فعلِ معرِ فاعل محذوف ہے اور کرنا اسمِ مخبر کا یہی لہر کی ہے فعلِ مفعول کا
 معرِ فاعل محذوف ہے

بیانِ مفعولِ مطلق

جو مصدر یا حاصل مصدر یا مرفوع اور مصدر کا کہ بجائے مفعولِ کائنات کے
 واقع ہوا و سکا نام مفعولِ مطلق ہے اور مفعولِ مطلق سے فائدہ تاکید اور بیانِ نوع اور
 وضع فاعل کا حاصل ہوتا ہے مثلاً شمس تشریف علیا یعنی بیٹھا میں بیٹھا علیا
 شمس علیا کی یعنی عالم کی وضع بیٹھا اور کبھی اسطے شمار کے آتا ہے جیسے شمس
 شمسے یعنی بیٹھا میں ایک شمس یہاں شمس یعنی شمسین کہے
 ہو ضربی یا زبرن یعنی ایک چوڑے کے یہاں جو ہم سے وہی وہ مفعولِ مطلق واقع ہوا

بیانِ مفعولِ فیہ

فعل جس میں واقع ہوا و سکا نام مفعولِ فیہ ہے اور مفعولِ فیہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک
 مکانی اور دوسرا زمانی اور اکثر مفعولِ فیہ کے اول میں دریا بر آتا ہے یا آب سے مراد
 یعنی دریا کے گئی ہے مثلاً و لیش بخت ختم وقتِ مغرب ببارِ شمس اور بھی

مفعول فیہ پر حروف نکور نہیں آتے ہیں مثلاً شب کجا بودی اور مفعول فیہ کو
ظرف مانی یا ظرف مکانی بھی کہتے ہیں بعضوں کے نزدیک اس مقام پر اتنا اختلاف ہے
کہ جس مفعول فیہ کے اول حروف یا برو غیر آتے ہیں ان کو جار مجرور کے متعلق
فعل وغیرہ کہتے ہیں اور لفظ مفعول فیہ کا واسطہ طلاق نہیں کہتے اور جس مفعول فیہ
کے اول کوئی حرف حروف نکورہ سے نہیں آتا اس کو مفعول فیہ کہتے ہیں۔

بیان مفعول لہ

جوشی فعل کی حالت اور سبب واقع ہوا سے مفعول لہ کہتے ہیں جسے تاویلاً
اس طرح لے دوںم زید فخریہ انعام لاء۔ اور فارسی میں علامت مفعول لہ کی یہ ہے کہ او
قبل معنی پر اسے یا سبب یا بنا پر وغیرہ کے مفہوم ہوں۔

بیان جملہ تائیدہ یا مرکبہ

جملہ تائیدہ کی نسبت بیان بالا کے دو قسم ہیں ایک جملہ تام بسیط دوم جملہ تام مرکب
جملہ تام بسیط میں کم سے کم دو کلمہ کا ہونا ضروری اور اس کے اجزائیں ایک علاقہ ہونا
کہ بدون اس علاقہ کے مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور اسی علاقہ کا نام نسبت حکمیہ
اور یہ نسبت حکمیہ صرف دو قسم یا ایک قسم اور ایک فعل میں پائی جاتی ہے اس لیے ہم
دو مسند بہ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل صرف مسند بہ ہوتا ہی مسند الیہ نہیں ہو سکتا
اور حرف نہ مسند الیہ ہو سکتا ہی نہ مسند بہ۔

اور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل کا متعلق ہوتا ہی مثلاً زید عا دست یہاں زید مسند الیہ

یا محکوم علیہ یا مبتدای اور عادل جسکی نسبت یہ سے کی گئی ہے مسند بہ یا محکوم یعنی
 خبر ہی اور است حرف رابطہ ہے۔ اس مثال میں دو ہموون سے جملہ مرکب ہوا ہے اور
 جہاں اسم اور فعل سے جملہ بنا کر تاہی اسکی مثال یہ ہے کہ زید کا بھائی زید مسند علیہ
 یا فاعل ہے اور آید فعل ماضی مسند ہے اور یہاں نسبت گنے کی جو زید کی طرف ہے اور
 نام نسبت حکمیہ ہے۔ اور کبھی و لون جزو جملہ فعلیہ کے مذکور ہوتے ہیں اور کبھی ایک جزو
 مذکور ہوتا ہے اور ایک ستر۔ اسم ستر کی مثال جیسے بیا اور تقدیر فعل کی مثال جیسے
 اسی زید بیا (امر حاضر) و میں ضمیر حاضر یعنی لفظ تو پوشیدہ ہے وہی ضمیر ستر فعل مذکور کی
 مسند الیہ ہے اور دوسری مثال میں ای حرف مذمہ یا نحو ہم کا قائم مقام ہے یہاں فعل مسند
 پوشیدہ ہے اور اس مسند بہ اور محکوم کہ کو مختصر کر کے صرف مسند و محکوم کہتے ہیں جملہ
 کی دو قسمیں ہیں ایک جملہ فعلیہ دوم جملہ اسمیہ جملہ فعلیہ اس سے کہتے ہیں جو فعل اور فاعل
 سے ملکر جملہ تمام ہوا اور جملہ اسمیہ اس سے کہتے ہیں جو مبتدای و خبر سے ملکر جملہ تمام ہوا۔

بیان جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ ہے کہ فعل اور اسم سے ترکیب پاوے جب فعل لازم ہو تو فعل
 فاعل کے ساتھ ملکر جملہ تمام ہوتا ہے جیسے زید آمد و خالد فرست اور جب فعل متعدی
 تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوتا ہے مثلاً زید عمر را جس جملہ میں فعل متعدی
 یا حال یا استقبال ہوا و سکو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہیں اور جملہ خبریہ وہ ہے جس میں احتمال
 صدق اور کذب ہوا و اگر فعل امر یا نہی ہوا و سکو جملہ انشائیہ کہتے ہیں مثلاً بیا و میا و کنز

این کار را و مزن زید را بیا اوریا فعل فاعل ملکہ جملہ فعلیہ ہیں اور فاعل او کا
 ضمیر مقدر یعنی تو ہی اور مکن کبھی فعل با فاعل ہی و این کار مکتب غیر مضیوع مکن ہی
 اور ای میلج تہید مضیوع فعل مزن ہی اور احوالست مضیوع۔ اول کی دونوں نشانین
 فعل اپنے فاعل سے ملکر اور آخر کی نشانین ہیں فاعل اور مضیوع ملکہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا
 جہاں قرینہ موجود ہو جملہ فعلیہ کا فعل حذف بھی ہو جاتا ہی مثلاً کسی نے پوچھا
 کلام آمد اور اسکے جواب میں کہا جاوے کہ زید یعنی زید آمدہ است فعل آمدہ
 یہاں محذوف ہی۔ اور کہیں بقرینہ سوال فعل فاعل و لون حذف کیے جاتے
 مثلاً کسی نے پوچھا زید کرازد او اسکے جواب میں کہا جاوے کہ کبر ہیاں
 زید فعل مع فاعل کے محذوف ہی اور کہیں تمام جملہ محذوف ہوتا ہی مثلاً شریع
 میکنم این کتاب المحذوف ہی اس صرح میں (نام جہاندار جان آفرین کے سرے
 بسبب پائے جانے قرینہ باب ابتدا کے یا مثلاً کسی نے پوچھا کتاب آوردہ
 اور مخاطب نے اسکے جواب میں کہا تھی یعنی نیا آوردہ ہم اور مناد ہی میں بھی
 فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں اور جملہ اندیہ کے بعد ایک اور جملہ کا
 ضروری جواب واقع ہوتا مثلاً اسی زید یا در حیا رحم کن اسی حرف مذا زید مناد ہی
 حرف مذا مناد ہی ملکہ قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہوا۔ بیا فعل امر مع فاعل فعل فاعل
 سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جواب نہا کا ہوا۔ جملہ قسمیہ کا بھی کبھی فعل مع فاعل محذوف ہوتا ہی
 مثلاً بخدا یعنی قسم بخورم بخدا اس جملہ کی واسطے بھی ایک اور جملہ کا ہونا ضروری ہو جاتا

تو یہاں ال مبتدای محذوف ہے اور پیر سام ترکیب اضافی خبر اور استحقاق البطلان
جملہ کی معنی کے اعتبار سے کئی قسمیں ہیں۔ اول مستأنف کہ جواب الیہ

میں واقع ہو۔ مثلاً علم خیر نہ بہت مقفل دوم معترضہ جو مبتدای خبر یا فعل کا فاعل ہے
کے سچ میں آجائے اور اس مبتدای خبر یا فعل کا فعل کے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو

دوست من خدائش یا میر زو خوب بود یہاں خدائش یا میر زو جملہ معترضہ ہے
اور دوست من مبتدای اور خوب بود خبر کے درمیان میں واقع ہوئی سوم جواب

جو بطور تفسیر کلمہ کلام مجمل کے واقع ہو اور اس جملہ پر کاف بیانیہ بھی آئی۔
جملہ اسم معین کی ذات کی تفسیر ہو تو مبتدای اس کا محذوف ہوتا ہے مثلاً زید کی

کجاست یعنی زید کا اوفا ضلست کجاست کاف حرف بیان اور فاعل خبر زید
او کی جو مبتدای محذوف ہے اور است حرف البطلان پس مبتدای محذوف ہے

خبر و حرف ربط سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر بیان ہو زید اسم مبتدای کا مبین بیان
ملکہ مبتدای ہو اور کجاست خبر اور است حرف ربط مبتدای خبر اور حرف البطلان

ملکہ جملہ اسمیہ ہوا۔ اور اگر یہ جملہ بیانیہ اسم مبتدای کی ذات کا بیان کرے بلکہ اس کے
کسی متعلق کا بیان کرے تو محذوف مبتدای نہ ہو نہ مبین ہوتی۔ جملہ بیانیہ میں

ایک ضمیر مبتدای کی طرف عائد ہونی کافی ہے۔
مثلاً دوست من طالب علیست کہ کتابش خوبست (ترکیب) دوست مضاف

من مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتدای ہو اور طالب مضاف علم مضاف

کتابش خوبست (ترکیب)
دوست مضاف
من مضاف الیہ
طالب مضاف
علم مضاف

مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوا اور ہست حجت البطلہ لیکن دست دراصل مبتدئ تھا
 کہ جسکے متعلق کی تفسیر کے لیے جملہ تابع کہ (کتابش خوبست بطور بیان کے واقع
 ہوا اور ترکیب اس جملہ مبتدئہ کی یہ ہے کہ کتاب مضاف ضمیر مضاف الیہ کی جو طالب
 کی طرف لے جی۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدئ ہوا اور خوب خبر ہست خبر
 رابطہ ہے۔ واضح ہو کہ جس طرح جملہ مبتدئہ اسمیہ ہوا کرتا ہی اسی طرح فعلیہ بھی ہوتا ہے
 مصرع۔ شنیدم کہ خبر پیش رو یہ گفت (ترکیب) کاف بیانیہ گفت فعل خبر و فاعل با
 جار شیر و یہ مجبور جار مجبور سے ملکر متعلق فعل ہوا فاعل اپنے فاعل و متعلق سے
 ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا این اسم اشارہ مخذوف کا اسم اشارہ مبتدئ اپنے بیان
 ملکر مفعول ہوا فعل شنیدم کا فعل شنیدم اپنی ضمیر متصل سے جو فاعل ہے اور مفعول
 سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ پہاڑم جملہ قسمیہ جیسے (بخشاکہ جب آمد تو آخر کردن)
 بیچم جملہ شرطیہ جیسے (وہ اگر می آئی اگر آمد تو ہم کرد) اور مثالین اور بیان اور نوکھا
 منفصل اور پند کہ ہو گیا ہی ششم جملہ معللہ۔ جملہ معللہ اس سے کہتے ہیں کہ جو علت
 کلام سابق کا واقع ہو جیسے از اسناد پس آمد کہ خوف در دان بود اب یہاں یہ
 جملہ کہ خوف در دان بود علت کلام سابق یعنی پس آمد کی ہی ہفتہ نتیجہ اس جملہ کو کہتے
 ہیں کہ جو نتیجہ کلام سابق کا واقع ہو جیسے عالم تغیر است و ہر تغیر حادث است پس
 عالم حادث است یہ جملہ نتیجہ کی انھوں نے جملہ معطوفہ جملہ معطوفہ اور کہتے ہیں کہ جو کج
 عطف کج اول معطوف ہو جیسے یاد و خالد رفت اس میں خالد رفت جملہ معطوفہ ہے

۱۔ مبتدئ
 ۲۔ خبر
 ۳۔ مضاف
 ۴۔ مضاف الیہ
 ۵۔ ضمیر
 ۶۔ طالب
 ۷۔ جار
 ۸۔ مجبور
 ۹۔ مفعول
 ۱۰۔ فاعل
 ۱۱۔ اسم اشارہ
 ۱۲۔ اسم اشارہ
 ۱۳۔ اسم اشارہ
 ۱۴۔ اسم اشارہ
 ۱۵۔ اسم اشارہ
 ۱۶۔ اسم اشارہ
 ۱۷۔ اسم اشارہ
 ۱۸۔ اسم اشارہ
 ۱۹۔ اسم اشارہ
 ۲۰۔ اسم اشارہ

مخفی نہ ہے کہ حسب طرہ سے فعل متعدی فاعل مفعول دونوں کی خواہش رکھتا ہے
 اسی طرح افضان ناقصہ اسم خبر کی خواہش رکھتے ہیں اور وہ اسم بجائے اونچے
 فاعل کے ہوا کرتا ہے اور خبر بجائے مفعول کے جیسے شذریذ عالم اس جگہ
 شذریذ ناقص ہے اور زید اس کا اسم اور عالم اس کی خبر ہے پس شذریذ ناقص اپنے
 اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

زبان فارسی میں فاعل کبھی فعل سے اول در کبھی آخر بفاصلہ یا بیفاصلہ آتا ہے
 اور وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم میں فعل کا فاعل کے ساتھ اتحاد
 شرطی بلکہ جب غیر فوری روح فاعل واقع ہو تو اس کے لیے کبھی فعل واحد لایں اور
 کبھی جمع جیسے سخنہ اور میان آمد و سخنہ اور میان آمد نہ۔

اور زبان فارسی میں تقدیم و تاخیر مرتب کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا بخلاف باع کے
 کہ وہاں مؤخر لانا مروج کا ممنوع ہے۔

باہم صم حروف تہجی کے بیان الف

الف فارسی میں چند معانی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ اس قسم
اور اسکی مع مثال ہر ایک کے ذیل میں لکھی جاتی ہیں *
کثرت۔ جیسے بسا و خوشا شعر سعدی ۛ بسا پادشاہان سلطان نشان *
بسا ہلو انان کشورستان *

مصدر۔ پھنا و درازا اور بعضوں نے اس الف کو الف تہی بھی لکھا ہے *
اتصال۔ اور الف اتصال مہی جو دو ہمجنس کلموں کے درمیان میں
واسطے ملائے ہوئے ہر گھر کے واقع ہونے مثلاً شب شب لبالب و روار و شبھر
لبالبست ز خون جگر پیا کہ ما دم نخست چنین شد مگر حوا کہ ما *
قسم۔ حق اور با شعر سعدی ۛ تھا کہ با عقوبت و فرخ برابر است *
رفق یا پر دی ہمسایہ در بہشت *

مسکرم۔ مثلاً و ملاوا *
زائد۔ اسم کے ساتھ جیسے اسٹم و اسٹم کہ اصل میں اسٹم و اسٹم تھا
اور مکرر اور استمکار زائد فعل کے ساتھ جیسے گفتا اور رفتا *
عطف۔ شباروزی *

الف فارسی میں چند معانی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ اس قسم اور اسکی مع مثال ہر ایک کے ذیل میں لکھی جاتی ہیں * کثرت۔ جیسے بسا و خوشا شعر سعدی ۛ بسا پادشاہان سلطان نشان * بسا ہلو انان کشورستان * مصدر۔ پھنا و درازا اور بعضوں نے اس الف کو الف تہی بھی لکھا ہے * اتصال۔ اور الف اتصال مہی جو دو ہمجنس کلموں کے درمیان میں واسطے ملائے ہوئے ہر گھر کے واقع ہونے مثلاً شب شب لبالب و روار و شبھر لبالبست ز خون جگر پیا کہ ما دم نخست چنین شد مگر حوا کہ ما * قسم۔ حق اور با شعر سعدی ۛ تھا کہ با عقوبت و فرخ برابر است * رفق یا پر دی ہمسایہ در بہشت * مسکرم۔ مثلاً و ملاوا * زائد۔ اسم کے ساتھ جیسے اسٹم و اسٹم کہ اصل میں اسٹم و اسٹم تھا اور مکرر اور استمکار زائد فعل کے ساتھ جیسے گفتا اور رفتا * عطف۔ شباروزی *

مفعولیت۔ جسے پذیراؤ بمعنی پذیرفتہ پاؤ۔

۳۲
لماقت۔ جسے خیاں اور پذیرا، عذر پذیرا، سخن بول دہندہ جاگیر و

تعلیم جیسے طالبانِ اوصاف

معنی است۔ در دنیا گردن طاعت نهادن چو مصرع زود که کس غنچه

گل شہرت جہم راہ

عنوان

بالغت میں بعضی مروجہ ہیں لذات نفسانی ہی اور فارسی میں معانی

ذیل میں استعمال کیا جاتا ہے :-

بای الاصل - اسم کو فعل سے ربط دیتی ہے اور فائدہ صلیہ کا بخشی ہے

و مہدم و رنگ برنگ *

حقیقت۔ جیسے اسی باغین مکمل خریدیم شجر سعدی

مروت نہا شدیدی باکے کزنیک کوئی دیدہ ناشی ہے

عزت شعر سعدی سے بظوق آدمی بہتر است دوا + دوا ان تو بہ گنگوئی صواب

سبب شعر سعدی با مرثیہ خود از عدم نقش لب که داند نیز او کردن این نیست

طرف مکانی - شعر سعدی - شهر می آمد و در میان کنگره بزرگی در آن ناحیه شهر

ظرف مانی شعر سعدی به بعد می نیم از خلق بدیس از تو ندانم از سرانجام خلقت

قُریب۔ چون بدخت گل بزمِ اعیان بدخت گل بزمِ

[illegible]

و اینم از خایر است لاله‌ها *

برای - شعر سعدی هر که آمد عمارت نو ساخت به رفت منزل این گیری خست

نژاد۔ ماضی پشتر سعدی سجھا و از ترجا لم ماند۔ چہ پیم کی نیروی با لم ماند

بزرگوار بنی اندھنی بے سرکشی سے بددیا دروغ بیچارہ
 ہی سلامت رکناست *

میکدہ رانفت درو کنندہ رنفت خوب کی جگہ رنفت درو واقع ہوا اور با نظر

حواہم - الحیجان و الحین حواہم - و این کتاب دست خود نوشتہ ام

مقدار جسے شعر سعدی نے نظم فرمایا ہے سلطان ستم کو اور میرزا شکر نشان مرعی

تو سب جیسے شعر سعدی سے خدا یا سچ بنی فاطمہ ^{علیہا السلام} کہ قبول بیان کنم خاتمہ

ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔

ابتداً جیسے شعر سعدیؒ سے بنام جہانگیر آفرین و حکیم سخن زبان آفرین
 و سلاطین شعر و ہنر کی کجایافت ہندوستان و بدلتختہ کے برادر و نام
 ۱۹ مثل شعر ببالا سی اور جہانگیرؒ نیست و بگیتی کس امر ہم آورد
 ترجمہ من یعنی اور شعر غنیمتؒ سے ببالا گفت کاری جہانگیرؒ من استا و من پیش
 ۲۱ ترجمہ علی یعنی بر ہی چشم دولت و ہی قیاز و ہمہ شہر یاران گرد و فدا از
 ۲۲ مقابلہ شعر سعدیؒ سے بدشت کہم یابیر و بر صفت محل ثریا برد
 ۲۳ ظرف شعر سعدیؒ در گڑھ بگیتیم عدم در برد و وزانجا بصر اسے محشر برد
 ۲۴ وقت شعر نظامیؒ سے کہون کی بغیر شادمانی کنم و ییزیر نہ چین جوانی کنم
 ۲۵ مطابق شعر سعدیؒ تو نیز از بدی بی اندر سخن و بخلو جہان آفرین کا کرن
 ۲۶ معنی مفعول شعر نظامیؒ بخوہندگان بخشش ز مال و گنج کہ از بازو ادن سایم بخ
 بدل اور حرف کے کبھی اوسے بدل یا جاتا ہی جیسے سیو و یک اور کبھی
 ۲۸ میم سے جیسے غلب و غورم اور کبھی فاسے جیسے تب و ثقب
 ۲۹ بزر شعر نظامیؒ سے چین تا بقدر بقادر و بہ تیغ آمد از رویان و سیر
 اضافی شعر سعدیؒ صبح و زرد واری بند و محتاج نہ
 ۳۰ لیاقت شعر صائبؒ صاحب کن کہ در دیدار مان ماندہ است آن کہ را چاہے و بیک
 جب فعل مضموم الال پہنچے آتی ہی تو مضموم ہوئی ہی و گر نہ مکسو مثلاً کن زن
 و بین اور ہم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی اور باسی فارسی کا بھی فاسے ساتھ بدل ہوئی

میں اور ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔
 میں اور ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔
 میں اور ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔

ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔

حرف الثا

ثنا۔ لفظ میں بعضی نزم چیز یعنی حشمتی خرم کے ہی اور آٹھ حروف مخصوصہ باب
عربی میں سے ہی اور لغت عرب میں جو (نے) آیا ہی تو یہ لفظ ترکی ہی کہ نام باب
افریسیاب کا تھا اور کیو حشر میں کاف فارسی و تافوقانی ہی نہ تھے مثلاً

حرف الح

جیم لغت میں بمعنی شترست ہے اور فارسی میں کرے معجز اور شین منقوطہ اور کاف
فارسی سے بلی جاتی ہے جیسے باج و باز شعرہ پریاز دستِ ثمان طرب و باج
برغان ہوا آور دنا راج و کاج و کاش شعر محمودہ جمال خود ایاز نوی نہان کرد
نکا ہی بیشش محمودی کاج و اور کاف فارسی سے تبدیل ہوتا ہے جیسے گیلان
و جیلان و گوہر و جوہر و اور تارے مثناة فوقانیہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے تاراج
و تارات اور جیم فارسی کبھی کاف تازی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے زاج و زاک و اور
گنجی اے معجزہ سے جیسے زچہ و زہ و چیشک و زیشک و اور کبھی شین منقوطہ
جیسے کاجی و کاشی و آخر کلمہ میں مفتوحہ مع ہائے مخفی تصغیر کا فائدہ دیتی ہے
دیگ و دیگچہ و مور و مورچہ اور کبھی یاء تختانی اوسکے ماقبل زیادہ کجانی ہے جیسے خیمچہ
و کلیچہ و ریچہ و شکیزہ و دوشیزہ کہ اس میں یہ دونوں لفظ نسکچہ و دوشچہ تھے بعد
از ز سے تبدیل ہو گئی اور چہ کبھی تعظیم کے واسطے آتی ہے جیسے رع
المدد و مدد جابے این سخت و اور کبھی واسطے حقارت کے آتی ہے جیسے مصرعہ

[illegible]

ہی ہستی پرستنی چہ بر خاستنی + اور کبھی معنی خوب کے آتی ہے جیسے شعر
چہ خرم کسی کو ہنگام دی + ہم آتش نہ پیش ہم مرغ دی +

معنی علت جیسے شعر مجروحہ خسارن وفائی + آتش نہ باشد ہزار آتش
معنی استفہام مخفف چہ خیر شعر بیلم بیدل مرا خیر هیچ بودن سا کو ہزار عدم
میں جو شرم اسجا ہم چہ داغ از کوہ اور کبھی معنی حسرت کے آتی ہے جیسے - اگر فلک یا مریز
بودے چہ خوش بودے + اور جب ایک مصرع یا ایک شعر میں کر واقع ہو تو
فائدہ معنی تسوید یعنی برابر ہی کا دیتی ہے جیسے مصرع سعدی چہ بخت مرن
چہ بر روی خاک + اور جب حق شرط کے بعد واقع ہو تو اشتنا ضرور لازم آتا ہے
اشتناے لفظی جیسے شعر گر چہ چہاں جلد بیدی چو روز + یک جہاں بی
نگشتی ہنوز + اور اشتناے تقدیری جیسے شعر سعدی رہا گر چہ پیش خم بندھا
بوقت مصلحت آن کہ در سخن کوشی + یہاں مصرعہ ثانی سے پر لفظ لیکن کا مقدار
ہی اور کبھی معنی اختصار چیز کے متعلی ہوئی ہے جیسے ہر چہ و انجہ + مصرعہ
ہر چہ از دست میرسد نیکوت +

حرف الحار

لغت میں حار کے معنی تیز زبان کے ہیں اور یہ حرف بھی منجملہ حروف
ہنگامہ مخصوصہ زبان بی ہے و نیز وہاں جو فارسی میں متعلی ہیں اصل میں
ہیں وہاں تھا +

اور کبھی معنی حسرت کے آتی ہے جیسے - اگر فلک یا مریز
بودے چہ خوش بودے + اور جب ایک مصرع یا ایک شعر میں کر واقع ہو تو
فائدہ معنی تسوید یعنی برابر ہی کا دیتی ہے جیسے مصرع سعدی چہ بخت مرن
چہ بر روی خاک + اور جب حق شرط کے بعد واقع ہو تو اشتنا ضرور لازم آتا ہے
اشتناے لفظی جیسے شعر گر چہ چہاں جلد بیدی چو روز + یک جہاں بی
نگشتی ہنوز + اور اشتناے تقدیری جیسے شعر سعدی رہا گر چہ پیش خم بندھا
بوقت مصلحت آن کہ در سخن کوشی + یہاں مصرعہ ثانی سے پر لفظ لیکن کا مقدار
ہی اور کبھی معنی اختصار چیز کے متعلی ہوئی ہے جیسے ہر چہ و انجہ + مصرعہ
ہر چہ از دست میرسد نیکوت +

خ

حرف الحاء

خا کے معنی لغت میں مو کے گردن و موے سر کے ہیں اور آخری خا کا اور جب آخر کلمہ میں آتا ہی تو اسم فاعل ترکیبی ہو جاتا ہے جیسے یولاد خا و شکر خا و ناز خا اور غین مجرہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے تاخ و تاغ و کج و کنج اور قاف سے بدل ہوتا ہے جیسے چخاق و حخاق اور ہا سے ہوز سے جیسے خج و خجیر اور سا و نوخت و پروخت و دوخت و سوخت وغیرہ کے مضارع میں زائے مجرہ سے تبدیل ہو جاتا ہے

حرف الدال

دال لغت میں بعضی زین بہ اندام کے ہے اور آخر کلمہ میں علامت مضارع کی ہے جیسے سازد و پروازد اور تاء فوقانی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے دراج و ترآج و شوید و شویت اور جب دال میں متصل واقع ہوں ایک حذف ہو جاتی ہے جیسے سپید یو اور گرد ہن کہ اصل میں سپید یو اور گرد ہن تھا شعر سپید یو از تو ہلاک آمدہ است + مرا ہم ز نور و بجاک آمدہ است + اور جبکہ تاء فوقانی سے متصل ہوتی ہے تو واسطے رفع ثقالت کے حذف کر دیتے ہیں جیسے زو تر دیگر کہ اصل میں زو تر و بدتر تھا اور کبھی سکا کلمہ اور آخر کلمہ میں ساقط ہو جاتی ہے جیسے شاد باش ہر مر کہ اصل میں شاد باش ہر مر و تھا اور بھی دال مجرہ سے تبدیل ہوتی ہے جیسے آور و آذر و بنید و بنید +

ما خیر عجب کہ
اور میں جی جی
تو شکر سپید یو

حرف الذال

ذال لغت میں بمعنی تاج خروس یعنی مرغ کے کیس کو کہتے ہیں یہ حرف ہشتائے درمیان کلمہ کسی کلمہ فارسی کے اول یا آخرین نہیں آتا جیسے گذشت و پذیرفت اور ذال دال سے بدل جاتی ہے جیسے ستاد و ستاد و کاغذ و کاغذ اور قاعدہ دال و ذال پڑھنے کا اس باء میمنہ مندرج نہیں باء میمنہ انکار سخن میں آئندہ در معرض ذال را بنشانند قبل می آسان کن جزو ای بود و دست و گرنہ دال معجم خوانند اہل بلخ و غرین کے نزدیک ذال معجم مطلق فارسی میں نہیں آتا اور بے تکلف قافیہ دال و ذال جمع ہو جاتا ہے

حرف الراء

راء لغت میں بمعنی کفچہ خرد اور مرکبہ ور کے آیا ہے اور فارسی میں لام سے تبدیل ہو جاتا ہے جیسے چار و چال اور نیو فر اور نیو فل اور علامت مفعول کی ہے جیسے شعر سعدی ۱۰ دوستان اکجا کنی محروم ہو تو کہ با دشمنان نظر داری اور کبھی فائدہ معنی ضافت کا دیتا ہے جیسے شعر کسان افشا ناوک اندر جزیرہ کہ گفتی بدوزندندان تیرہ اور کبھی علامت مفعول حذف ہو جاتی ہے جیسے مصرع - کو حاجت لب آئیں باز کن اور بعد از اسعجہ اور از اور برای اور انپی کے آواز ہوتا ہے جیسے شعر محرم از دل شیدا می خور کس نمی بنمید خاص عام کہ چہ زن اپنی صورت رحمت تو از پی این روز رست بمعنی برائی عہد خدا کہ ایک نظر سوئے ما

فارسی کے مستوفیوں کے نزدیک در بعض مقامات ذال دال سے بدل جاتی ہے جیسے ستاد و ستاد و کاغذ و کاغذ اور قاعدہ دال و ذال پڑھنے کا اس باء میمنہ مندرج نہیں باء میمنہ انکار سخن میں آئندہ در معرض ذال را بنشانند قبل می آسان کن جزو ای بود و دست و گرنہ دال معجم خوانند اہل بلخ و غرین کے نزدیک ذال معجم مطلق فارسی میں نہیں آتا اور بے تکلف قافیہ دال و ذال جمع ہو جاتا ہے

حرف صا و مہملہ

یہ حرف بھی منجملہ حروف ہمشگانہ مخصوصہ بان عجمی ہی اور صا و کرا لکنا یہ صحیح کرنے سے اور استعارۃ صا و کو انگلی سے نسبت دیتے ہیں +

حرف ضا و

ضا و کے لغوی معنی مرغ آواز دہندہ اور خصوصیت کر کے کہیں ہیں اور یہ حرف بھی منجملہ حروف ہمشگانہ عربی ہی +

حرف طا

طا کے لغوی معنی مرد حریص کے ہیں اور یہ حرف بھی منجملہ حروف ہمشگانہ عربی ہیں سے ہی اور ال مہملہ سے بدلا جاتا ہے جیسے خطبہ و خدشہ و خرا و خرا (شعر) فرزند استفتاش خرا و + رنن کوہ است کجرونی نہاد +

حرف ظا

ظا معنی زن کلان پستان کے ہیں اور منجملہ ہمشگانہ عربی ہی +

حرف عین

عین کے لغوی معنی ناف شتر اور بیلہ و راہری اور پداری کے ہیں اور علاوہ اسکے اور بہت سے معنی ہیں اور منجملہ حروف ہمشگانہ عربی ہی +

حرف غین

غین ابرسیاہ کے ہیں اور کاف فارسی اور زائید مجملہ سے ال تو ناہی جیسے لغام

ص
ض
ط
ظ
ع
غ

انہم اختارے دیوبند کی طبیعت بادشاہ کے کجروی کو فریاد کی ذات سے زندہ کر دیا اور بعضی دور کر دیا ہے ۱۱

نہیں (شعر)	نہیں و خلق دل آزار کہ آؤ	نہیں در وہ چن کار کہ آؤ
نہیں (شعر)	اگر پیل زوری و گر شیر جنگ	بزرگ من صلح بہتر کہ جنگ
اگر (شعر)	شکافات شمشیر کا لاش لکھن	کہ خیش بگورہہ بایں
جواب (شعر)	حقا کہ با حقو بڑ زنج بربا	رفق بیا پر وی ہمسایہ در
سینہ (شعر)	دینہ ہم زینہ برون چہ بخت	اسی لیش فتنہ آخر کہ
بہمنی ہر (شعر)	گر شرع فتویٰ ہد بہ ہلاک	الآمانداری کشتن باک
عطف (شعر)	اسی بسا ہر تیز رو کہ	کہ زنگ جان بہ بند
دعا (شعر)	خدا یا رب تبت نامدار	بفضلت کہ ایا ان حمت
نہیں (شعر)	ہر سوختہ جائیکہ کشت	گر مرغ کہ با سب کی بال میرا

اول کاف اس شعر میں صلہ کا ہی اور دوسرے مفادات کا اور بعضوں نے کاف ثانی کو ہم کے معنی میں کہا ہی اور کاف صلہ کو کاف تفسیر بھی کہتے ہیں اور مفاد کا توضیح داتر تفسیر ہی۔ ہم مضمون موصول اگر نکرہ ہو اور اس کے بعد یہ کاف اس کے لئے تعریف و تخصیص کا فائدہ دیکھا اور ہم معرفہ ہو تو مفاد توضیح کا جیسے گا اور تردید کے معنی میں بھی آتا ہی جیسے یا رب یا نبی یا شتم کہ روم اور زائدہ بطور تکیہ کے بھی آتا ہی اور ایسا کاف اکثر فعل کے بعد دو جملوں کے درمیان میں بھی آتا ہی اور کچھ دخل معنی میں نہیں کہتا مثلاً اے اور اگر قسم کہ بیا ہوا کاف کن بعد ہم کے فائدہ تصغیر و فاعلیت و مفعولیت اور مصدحی دیتا ہی اور کاف تصغیر بھی ترجمہ ہو سکتا

نہیں (شعر) میں
نہیں (شعر) میں
اگر (شعر) میں
جواب (شعر) میں
سینہ (شعر) میں
بہمنی ہر (شعر) میں
عطف (شعر) میں
دعا (شعر) میں
نہیں (شعر) میں
اول کاف اس شعر میں
کو ہم کے معنی میں
توضیح داتر تفسیر
اس کے لئے تعریف و
تردید کے معنی میں
کے بھی آتا ہی
آتا ہی اور کچھ
فائدہ تصغیر و

آتا ہے اور کبھی تحقیر کے واسطے جیسے شعر سعدی ہے پیر مری لطیف بغداد
وخرک را بکفش وری داد و خراک و خراک ترحم کا ہے اور کاف مرد کہ حقارت کا
ہے اور کاف فاعل جیسے گوزک اور کاف مفعول جیسے پچک اور کاف مصدر
جیسے خوراک اور پوشاک اور کاف فارسی کہ کاف تازی کا ہم عدد ہی فارسی میں غنیمت
اور دال محملہ سے اور عربی میں جہیم تازی سے تیل ہوتا ہے جیسے غلوکہ و گلوکہ
واونگ و اوئد و کلنار و جٹنار و گیلانی و جیلانی اور مار و رائہ و رائہ بعض
کلموں میں بجائے کاف فارسی کاف تازی کا تلفظ کرتے ہیں جیسے جنگ و جنگ

حرف گات

مخفف شگان امر شگان و

200

لغت میں یعنی زرد و شتر کے ہی اور جو خط بنا گوش اطفال کے نیچے
واسطے دفع جستم زخم کے کھینچا جاتا ہی اور سے اور زلف کو لام کے ساتھ
تشبیہ سجائی ہی اور حرف را سے تبدیل ہوتا ہی جیسے چنار و خیال سور سور

حرف

لغت میں بعضی شراب خوراک سے دراز کے آگیا ہی اور استعارہ شہر میں
کو وہاں سے نسبت دیتے ہیں اور ضمیر حد کلمہ فاعلی اور مفعولی اور ضانی کی تہ
شعر سعدی سے کی دیم از عرصہ وہاں کہ پیش قدم بر بلند سوار ہاں شہر میں مہم

اول ضمیر مستحکم فاعلی ہی اور مہم ثانی مفعولی کی مثال ہی اور ضمیر اضافی کی مثال
 یہی (شعر عربی) حالتی یا ہم کہ اکثر لغیر من کا فرزند و گزرا و داز با ہم لیس فی القی
 اور ہم اور خود کے معنی بھی آتا ہی جیسے (شعر) اسی مرارہ شتی اعمال نو میدی
 دوم از حسن عمل چون و پیدای از گناہ و یہ مثال ہم کے معنی کی ہی اور خود
 معنی کی مثال یہی (شعر) چون نام مردم بستی بر ہم و گویم بجز غیبت با دم
 اور ہم نہی اکثر امر کے صیغے پڑتا ہی مکن و مخور و زن اور کبھی کلید فانیہ بھی
 آتا ہی مثلاً مرا دو ملنا و اور اعداد کے و اخیرین جو ہم ساکن آتا ہی و کو ہم
 نسبت یا تخصیص یا ہم تعین محل اعداد کہتے ہیں جیسے یکم و دوم و سوم و غیرہ
 اور زائد بھی آتا ہی جیسے (شعر) فی بزر سر اہم مخیلان و فی گرد و ریش سپاہ
 پیلان و اور بیاعت قرب مخرج با سے تبدیل ہوتا ہی جیسے غرب و خرم اور
 جب و کلون کے دو ہم ایک جگہ جمع ہوں تو ایک کا حذف کر دینا جائز ہی جیسے
 (شعر) در و ضو کن نہیں استخباہ ریز بر دست و می نہیں اہ و اور یہ قاعدہ حر و
 مکرہ میں اکثر جاری ہی کچھ خاص مہم کی خصوصیت نہیں ہی اور ہم کبھی فون کے
 ساتھ تبدیل ہوتا ہی جیسے کچھ و کچھ یعنی گریستوان اور خال مجھ سے
 تبدیل ہوتا ہی جیسے رخ و برم یعنی تالاب اور غین مجھ سے تبدیل ہوتا ہی
 پیانہ و پیخانہ اور فل سے جیسے مخیر و مخیر یعنی خامنیز اور واسطے تانیت کے
 بھی آتا ہی جیسے خانم و بیگم

۱۱۱
 اول ضمیر مستحکم فاعلی ہی اور مہم ثانی مفعولی کی مثال ہی اور ضمیر اضافی کی مثال
 یہی (شعر عربی) حالتی یا ہم کہ اکثر لغیر من کا فرزند و گزرا و داز با ہم لیس فی القی
 اور ہم اور خود کے معنی بھی آتا ہی جیسے (شعر) اسی مرارہ شتی اعمال نو میدی
 دوم از حسن عمل چون و پیدای از گناہ و یہ مثال ہم کے معنی کی ہی اور خود
 معنی کی مثال یہی (شعر) چون نام مردم بستی بر ہم و گویم بجز غیبت با دم
 اور ہم نہی اکثر امر کے صیغے پڑتا ہی مکن و مخور و زن اور کبھی کلید فانیہ بھی
 آتا ہی مثلاً مرا دو ملنا و اور اعداد کے و اخیرین جو ہم ساکن آتا ہی و کو ہم
 نسبت یا تخصیص یا ہم تعین محل اعداد کہتے ہیں جیسے یکم و دوم و سوم و غیرہ
 اور زائد بھی آتا ہی جیسے (شعر) فی بزر سر اہم مخیلان و فی گرد و ریش سپاہ
 پیلان و اور بیاعت قرب مخرج با سے تبدیل ہوتا ہی جیسے غرب و خرم اور
 جب و کلون کے دو ہم ایک جگہ جمع ہوں تو ایک کا حذف کر دینا جائز ہی جیسے
 (شعر) در و ضو کن نہیں استخباہ ریز بر دست و می نہیں اہ و اور یہ قاعدہ حر و
 مکرہ میں اکثر جاری ہی کچھ خاص مہم کی خصوصیت نہیں ہی اور ہم کبھی فون کے
 ساتھ تبدیل ہوتا ہی جیسے کچھ و کچھ یعنی گریستوان اور خال مجھ سے
 تبدیل ہوتا ہی جیسے رخ و برم یعنی تالاب اور غین مجھ سے تبدیل ہوتا ہی
 پیانہ و پیخانہ اور فل سے جیسے مخیر و مخیر یعنی خامنیز اور واسطے تانیت کے
 بھی آتا ہی جیسے خانم و بیگم

حرف نون

لغت میں بمعنی باہمی و شمشیر و تیر و خنجر اور دوات کے ہی اور مختصراً لفظ
کنون اور کنون کا ہی اور چاہے زنجیر ان اور برہ کو اس سے تشبیہ و بیانی ہی ہو
نویں مفتوح قبل فعل کے علامت نفی کی ہی مثلاً کنو و کنفت و کنزد و کنوید اور ما قبل
وال ساکن کے ہنسی و مضارع میں علامت جمع کی ہی جیسے کنزد و کنوید و کنوید و کنفتند
اور نون ساکن جسکے قبل الف ہو اسم کے آخر میں علامت جمع کی ہی جیسے
دوستان و دشمنان اور نون متحرک قبل ہائے ہوز و یاء تختانی مجہول علامت
نفی کی ہی جیسے نہ و فی اور نون ساکن آخر کلمہ میں علامت مصدک کی ہی جیسے
کہوں و گفتن اور کلام میں مکرر کرنے سے فائدہ معنی اثبات کا دیتا ہے
(شعر) تاکون ترا اصل مہات بخواندند و تشدید قضا ترجمہ لفظ اہم راہ اور کلمہ
میں بعد حرف مدہ و لیکن تلفظ اسکا بطریق غنہ کیا جاتا ہے جیسے بان و بنون
و بنین و مریم تبدیل ہوتا ہے جیسے بان یا م و زائد بھی آتا ہے جیسے بادشہ و بادشاہ

حرف واو

لغت میں بمعنی کومان شتر اور عربی میں قسم کے واسطے آتا ہے جیسے ادا و
فارسی میں و قسم کا ہوتا ہے معروف مجہول جسکے قبل ضمہ خالص ہو معروف کہلائی
جیسے طور و نور و طور اور جسکے قبل ضمہ غیر خالص ہو مجہول ہی جیسے بوز و زور
و شور اور قافیه معروف کا مجہول کے ساتھ بھی صحیح ہی جیسے (شعر)

ن
لغت میں بمعنی باہمی و شمشیر و تیر و خنجر اور دوات کے ہی اور مختصراً لفظ
کنون اور کنون کا ہی اور چاہے زنجیر ان اور برہ کو اس سے تشبیہ و بیانی ہی ہو
نویں مفتوح قبل فعل کے علامت نفی کی ہی مثلاً کنو و کنفت و کنزد و کنوید اور ما قبل
وال ساکن کے ہنسی و مضارع میں علامت جمع کی ہی جیسے کنزد و کنوید و کنوید و کنفتند
اور نون ساکن جسکے قبل الف ہو اسم کے آخر میں علامت جمع کی ہی جیسے
دوستان و دشمنان اور نون متحرک قبل ہائے ہوز و یاء تختانی مجہول علامت
نفی کی ہی جیسے نہ و فی اور نون ساکن آخر کلمہ میں علامت مصدک کی ہی جیسے
کہوں و گفتن اور کلام میں مکرر کرنے سے فائدہ معنی اثبات کا دیتا ہے
(شعر) تاکون ترا اصل مہات بخواندند و تشدید قضا ترجمہ لفظ اہم راہ اور کلمہ
میں بعد حرف مدہ و لیکن تلفظ اسکا بطریق غنہ کیا جاتا ہے جیسے بان و بنون
و بنین و مریم تبدیل ہوتا ہے جیسے بان یا م و زائد بھی آتا ہے جیسے بادشہ و بادشاہ

گفته و نا گفته بنیاد نیست اور کبھی و فعل غیر متجانس کے درمیان میں واقع ہوتا
 ہے جیسے شعر نظامی ۛ چنان فتنہ و آمدہ بازین کہ نایا در اندیشہ پہنچیں ۛ اور
 لکھی و اسم کے درمیان میں واقع ہوتا ہے جیسے شعر نظامی ۛ پناہ بلند ی
 وستی توئی ۛ ہمہ نیستند اسبجہستی توئی ۛ اور شرمین ہیہ او کتر مفتوح لفظ
 ہی اور نظم میں بہت کم صرف الفاظ معدودہ کے قبل لفظ ہوتا ہے مثلاً قبل حرف
 اور ابتدای اسطر قافیہ میں اور قبل لفظین اور ان اور از اور از اور گرجے (شعر)
 ۛ اسی خرد و سخن بجز و بخشای ۛ وی درون پرورد برین آری (شعر) و
 و گنجت چمنین ہوئی ۛ وین عمارت بمرکز کسی ۛ مصرع و رین گم تریج بازار
 اور جیسے ورنہ و گرنہ۔ اور اکثر نظم میں تخفیف کی واسطے اس کا قبل مضمر پڑھا جاتا
 اور بحر ضمیمہ کے اور کچھ مضمر نہیں ہوتا جیسے (مصرعہ) گبر و ترسا و ظیفہ خور و
 اور کبھی او عطف مقدر بھی ہوتا ہے جیسے (مصرعہ) برین اخترین سمع من و
 و او حال یہ وہ کہ جو حال یا حالانکہ معنی میں آوے جیسے (شعر سعدی) بلند
 پیش قدرت نخل ۛ تو مخلوق آدم ہنوز آب گل ۛ و او تصغیر آخر اسم میں آتا ہے
 پسر و خرو (مصرعہ) برش نظری مسکینی اسی سیر و پادریہ عاویہ اہل خسان کا
 اور او تصغیر اسمی ہندی میں زیادہ عمل ہوتا ہے مثلاً فضلہ حسنہ فیضو بخشو غم
 و او ملازمت بمعنی لزم آتا ہے جیسے (مصرعہ) بری صمد چنن گفتہ اند۔
 و او تفسیر میں اسموں کے درمیان آتی ہے مثلاً ایک من جیسے عامی تضعیف و تالیفی

اور کبھی و فعل غیر متجانس کے درمیان میں واقع ہوتا ہے جیسے شعر نظامی ۛ پناہ بلند ی وستی توئی ۛ ہمہ نیستند اسبجہستی توئی ۛ اور شرمین ہیہ او کتر مفتوح لفظ ہی اور نظم میں بہت کم صرف الفاظ معدودہ کے قبل لفظ ہوتا ہے مثلاً قبل حرف اور ابتدای اسطر قافیہ میں اور قبل لفظین اور ان اور از اور از اور گرجے (شعر) ۛ اسی خرد و سخن بجز و بخشای ۛ وی درون پرورد برین آری (شعر) و گنجت چمنین ہوئی ۛ وین عمارت بمرکز کسی ۛ مصرع و رین گم تریج بازار اور جیسے ورنہ و گرنہ۔ اور اکثر نظم میں تخفیف کی واسطے اس کا قبل مضمر پڑھا جاتا اور بحر ضمیمہ کے اور کچھ مضمر نہیں ہوتا جیسے (مصرعہ) گبر و ترسا و ظیفہ خور و اور کبھی او عطف مقدر بھی ہوتا ہے جیسے (مصرعہ) برین اخترین سمع من و و او حال یہ وہ کہ جو حال یا حالانکہ معنی میں آوے جیسے (شعر سعدی) بلند پیش قدرت نخل ۛ تو مخلوق آدم ہنوز آب گل ۛ و او تصغیر آخر اسم میں آتا ہے پسر و خرو (مصرعہ) برش نظری مسکینی اسی سیر و پادریہ عاویہ اہل خسان کا اور او تصغیر اسمی ہندی میں زیادہ عمل ہوتا ہے مثلاً فضلہ حسنہ فیضو بخشو غم و او ملازمت بمعنی لزم آتا ہے جیسے (مصرعہ) بری صمد چنن گفتہ اند۔ و او تفسیر میں اسموں کے درمیان آتی ہے مثلاً ایک من جیسے عامی تضعیف و تالیفی

سہانہ سی بہ زنا دانی بدانی رسائی اور جب کوئی اسم ایسا ہو کہ جسکے آخر ہائے
 ہو اور اس کے آخرین ہائے سببی لگانی منظور ہو تو سجاوے اس ہائے سببی کے
 واو کو ماقبل یاے اصلی کلمہ کے زیادہ کر دیتے ہیں جیسے دہلوی غزلوی اور بھی
 ماقبل ہائے تروید کے زائد آتا ہے جیسے (شہر) اگرچہ شمش نیارم بوسہ واؤن
 ویا رخ برکت پایش نہادون + اور جب و حرف فی اسم لفظ مند کے ساتھ ملحق ہو
 تو بیچ میں و زائد لایا جاتا ہے جیسے تو مند اور برو مند اور بائے حد اور بافار
 اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے نوشت اور نوشت دوم و پام و پاؤ
 ویا فہ و طا و وس و طا و وس و کا و وس و کا و وس اور بھی حذف کے دیا جاتا ہے
 جیسے خاموشی اور خاموشی اور ہوش اور ہوش +

حرف ہا

ہا کے معنی کڑکے کے کٹنہ پر طحنا پیہارنا اور اسکی دو قسمیں ہیں او
 اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہیں دوم و صلی جسکو مخفی بھی کہتے ہیں ہا اصلی جملہ
 حالات میں کمال ہتی ہے جیسے گرہ و گرہ ہا وزرہ و زرہ ہا اور حالت تصغیر
 میں مفتوح اور اضافت کی وقت مکسور ہو جاتی ہے جیسے گرہک و زرہک گرہک و زرہک
 وزرہ من اور ہاے و صلی بروقت جمع ہونے دوسری ہا کے سا قط
 کر دیا جاتی ہے جیسے اگینہا و لالہا و پایا لہا و جامہا و خاما اور ہاے و صلی
 انہما مفتوحہ قبل آخر کلمہ میں آتی ہے اور صرف چار جگہ انہما کے سر قبل لگاتی ہیں

۱۱ (تجوید) اگر کوئی لکھ کر دوسرے کو سکھائے یا سن کر دوسرے کو سکھائے یا سن کر دوسرے کو سکھائے

کہ وجہ و نہ و نہ میں اور ہاے وصلی معانی مفصلہ ذیل کیواسطے آتی ہے
 رائد اور یہ صرف فصاحت کیواسطے آتی ہے معنی سے کچھ علاقہ نہیں کھنڈ
 میں جیسے گفتہ بودم و رفتہ بودم و آہختہ و یافتہ اور اسم میں جنت و جہنم
 جیسے خانہ و جامہ اسمی متاع و در و دیار و جان و انداختہ گوہر و ہر دو وجیب
 زبان و انداختہ اور اسکا نام ہاے سکتہ بھی ہے۔ تصغیر یہہ یا آخر اسم میں آتی
 ہے جیسے بزغالہ اور گوسالہ و غزالہ (شعر) اسی داغ بزل ز غم خال تو لالہ لہ لہ
 ساخت آہ و چشمت غزالہ را ہاے جمہولی دو ماضیوں کے درمیان آتی ہے
 کردہ شد و شنیدہ شد و ویدہ شد۔ ہاے مفعولی کی مثال رشتہ شکستہ و رشتہ
 وچیدہ اور اسم میں بھی ہاے مفعولی آتی ہے جیسے (شعر سعدی) نہ ہی
 درایام اور نخبہ کہ نالہ زبید و سرخپہہ تعیین مدت کیواسطے جیسے کیا
 ویکہ و زہ و یک شبہ کیاقت۔ الف و نون جمع کے بعد آتی ہے جیسے شانہ
 و مردانہ اور اسکا نام ہاے نسبت بھی ہے تشبیہ جیسے دندانہ و نشانہ و زبانہ
 تخصیص جیسے زرینہ و شمیمہ و کینہ۔ ہاے فاعلی جیسے کندہ و زندہ اور
 بحال جمع یہہ اکاف فارسی سے مل جاتی ہے جیسے فتنہ و فرنگان و زندہ
 و زندگان ہاے صفت جیسے نقتہ و سوارہ و پیادہ ہاے عطفی و اتصالی
 و فعل یا چند فعلوں کے بیچ میں عطف و اتصال کیواسطے آتی ہے جیسے یاد کردہ
 ظاہر کردہ اسی زید آمد و ظاہر کردہ اور کاف فارسی اور یا تھانی اور کاف تازی

اور نامے تائیت سے بدل جاتی ہے جیسے شرمندہ و شرمندگی و شامگان و
شامگان و خامگ و نامگ و سکیلہ و جمیلہ و علامہ و فہامہ و ارضاف کے وقت
ہمزہ ملینہ سے بدل جاتی ہے جیسے کردہ من و فزاکہ خلق و گو سا کہ زرو سوختہ
و دندہ کلید و گنجینہ نرہ اور ہا آخر اسم میں علامت جمع کی ہے جیسے نامہا و

حرف یا

لغت میں معنی اس شیر کو کہتے ہیں جو بعد دو پہنے یا رٹ کے کے پینے کے
باقی رہ جاوے اور فارسی میں اسکی دو تین ہیں ایک معروف دوم مجهول
جسکے قبل کسر خاںس ہو معرفت ہے جیسے کردہ من و رفتی و شرمندگی و فزاکہ
اور کسرہ خالص نہ تو مجهول ہے جیسے کردہ من و یو دے و مردے و یکے
یا ہی معروف کی کہی تین ہیں مصدری خطاب نسبت مستحکم لیاقت
مصدری بعد اسم و اسم فاعل و اسم مفعول کے کہاتی ہے جیسے گدائی و یاری
و خدائی و غافل و مفعولی و مشغولی و معزولی (شعر نظامی) خدایا جہاں پادشا
رست + زما خدایت خدائی ترست + روز و رمانگی و معزولی + در دل
پیش دوستان آئندہ خطاب ہے جیسے (شعر سعدی) میاں موز خبر غلم کر عاقلی ہو گم
بودن بود غافل + یاے عاقلی خطاب ہے یاے غافل مصدري نسبت ہے
ہندی زابلی کا بل یعنی منسوب بہند و منسوب بکا بل منسوب بل مستحکم ہے
استادی ملاوی لیاقت جیسے رفتنی و گشتنی اور یا لیاقت بعد از مصدری

یہ (شعر)
اور غلامانہ جہاں
جہاں کی اس طرح
ہوئے اور اس طرح
میں کہیں کہیں
راستی
کے توجہ سے
عاجز اور اجباری
کے توجہ سے
دل کے توجہ سے
مستحکم
ہیں
اور غلامانہ جہاں
کے توجہ سے
کے توجہ سے
کے توجہ سے

دوسری دوسری و عیسیٰ و عیسیٰ اور ایک قسم کی اور یا ہوتی ہی کہ فائدہ معنی مرگاہی
 ہی جیسے (شعر) فدا احمد ابندہ نوار رحمی و از چون چرا جلمہ مبرا رحمی و اسی حمزہ
 اور الف اور یا ہوتے بدلی جاتی ہی جیسے آرام و بیدارم و افراز و میفرز و درہنگان
 وراثگان و شاہگان و شائگان *

فصل در بیان مقدار و حد و فائز بعض الفاظ فارسی کے

بیان جوت مفرد زائدہ کا قبل اسکے بیان حرف تہجی میں نہ کہ وہ ہو چکا ہی لیکن
 یہاں ہ الفاظ مرکب زائدہ لکھے جا رہیں کہ جنکے معنی نہیں لیے جاتے یہ فصل
 اونکی یہی ہ سر سر برد مگر گاہ ہم ہی کیے یک اور رافرا فرد است
 درون اندرون اندر دگر ہمیدون آن من باز خود بس بدون
 مثال سر و فرزند کی فردوسی سے شعر انجام خوشین با بنہر و بکشت ابرغ
 جفت بیداد ہر و مثال در و برزند کی سعدی و شبی بکشت از فلک در گذ
 بتکین و جاہ از ملک در گذشت و مثال گاہ زائد امیر خسرو سے روز و شب
 بیکہ چاشمگاہ و در میر و بیچہ بیابان ماہ *

نام شاعر	نام حرفی
سعد	مگر
ایضاً	ہمی
لا اعلم	یکی

یہی ایک بیحد فائدہ ہے
 و چون چرا جلمہ مبرا رحمی
 و اسی حمزہ
 و افراز و میفرز
 و درہنگان
 وراثگان و شاہگان
 و شائگان
 و فائز بعض الفاظ فارسی
 و بیابان ماہ
 و در میر و بیچہ
 و بتکین و جاہ از ملک
 و جفت بیداد ہر
 و مثال گاہ زائد
 و امیر خسرو سے
 و روز و شب
 و مثال سر و فرزند
 و کی فردوسی سے
 و شعر انجام خوشین
 و با بنہر و بکشت
 و ابرغ

ولیکن مرابشا از نیشک
 کہ در برین پیشی گردی
 یکی ز دو گل در این زمین

ترجمہ بر زمین نبات مذکور
 صبا سر عتی عدنانک
 گاہ گاہ بیدار بر گل

الفاظ مخفف کے بیان میں
 بعضے الفاظ ایسے ہیں کہ جنکے بعض اصلی حروف بہت کثرت سے
 لگے گئے ہیں اور جو حروف باقی رہ گئے ہیں انہیں سے ترکیب پا کر وہ اسم
 مخفف بولا جاتا ہے تفصیل انکی فہرست ذیل سے معلوم ہوگی *

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت
کوہ	کُھ		ناگاہ	ناگھان	
بود	بُدو بُو		گوہر	گُہر	
ستو	عاجز۱۲		ناگاہ	ناگھان	
شکوہ	شکھ		انگاہ	انگھان	
ہنوز	ہنہ		دہان	دھان	
ہرگز	اسکے بگنی شہرین		شاہ	شاہان	
گروہ	گرہ		ایستاد	ایستاد	
انبوہ	بجاعت۱۳		استاد	استاد	
اندوہ	اندھ		شاہ	شاہ	
اکتوں	گنوں		خوشید	خوشید	
واموش	فروغ		مباہ	مباہ	

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	لیفیت
خاموش	خاموش	خاموش	خاموش	خاموش	خاموش
وامان	وامان	وامان	وامان	وامان	وامان
افلاطون	افلاطون	افلاطون	افلاطون	افلاطون	افلاطون
ارغنون	ارغنون	ارغنون	ارغنون	ارغنون	ارغنون
اینک	اینک	اینک	اینک	اینک	اینک
بیرون	بیرون	بیرون	بیرون	بیرون	بیرون
نہن	نہن	نہن	نہن	نہن	نہن
ہشتا	ہشتا	ہشتا	ہشتا	ہشتا	ہشتا
چون او	چون او	چون او	چون او	چون او	چون او

واضح ہو کہ بعض لفظ اصلی لفظ مخفف سے فصیح تر شمار کیے جاتے ہیں جس
لوہ شکوہ ستوہ انبوہ ہمنوز ہرگز اور بعض الفاظ مخفف اپنی اصل سے
فصیح زیادہ شمار کیے جاتے ہیں جیسے چنان چنان چون نگاہ ناگمان و ہرگز
لفظ اولوں صورتوں میں درجہ اول کا رکھتے ہیں جیسے کنون کنون خاموش خاموش
خاموش خاموش اور یہ الفاظ متقدمین اور متوسطین و متاخرین کے محاورہ میں مستعمل

اول بعض الفاظ مخفف متقدمین کے ایسے ہیں کہ حکیمو متاخرین استعمال نہیں کرتے جیسے نہن نہان سے جن جہان سے گزرا گروہ سے
شند شنید سے برجن برچین سے استن استین سے تاند لو اند سے
سگجان سنگ جان سے دخت دختر سے پس لیس سے شستہ شستم
سے جخی جوان سے خیش خیشم سے ہنر ہنوز سے ہلز ہرگز سے * غلام و شاہی

بیان مقدمات میں

حال مقدر ہونے الفاظ کا بعد کاف بیانیہ وواو عاطفہ کے حروف
بتحی میں مذکور ہو گیا لیکن یہاں بھی کچھ حال الفاظ مقدر کا لکھا جاتا ہے
واضح ہو کہ جو اسم کہ اوس پر لفظ یک آوے لفظ مقدر کا وہاں مقدر ہو گا
جیسے مصرعہ کچھ نیم زدن غافل از آن نہ بنامش ع غافل نہ احتیاط نفس
کی نفس مباحث اور بعد لفظ با لفظ وجود مقدر ہوتا ہے جیسے شعر نظر
کے گئی چہنیں گوہر خانہ خیر جو بوطالبی کنی سنگریزہ اور علی ہذا جب یہ
پایا جاتا ہے وہاں جملہ لکبہ عبارت کی عبارت مقدر ہوتی ہے جیسے شعر
عقد ناز بر بندم چہ خورد باماد فرزندم یعنی چون غبت نماز مسکنم ازین خیال
خاتم پریشان میشود چہ خورد باماد فرزندم (عرفی) بر خط استوا کہ حرکت ہے آفتاب
چہ ریز و چہ بہمن یعنی چہ در تیر و چہ در بہمن یعنی آفتاب و کا چشمہ خط استوا پر
حرکت کیا کرتا ہے بخلاف اس آفتاب کے کہ تیر و بہمن میں حرکت نہیں کرتا اور

[illegible]

اسی طرح مجھ نے صورت بعد کلمہ شرط کے جزو مقدمہ ہو کر اسی شعر نظامی سے
 گراں دیدہ یارِ گریزی شہ پار ۛ و گر نہ تباراجِ فرست این یار ۛ لفظ فہرست اور جو خراس
 شرط کی ہی مقدمہ ہی اگر ایک لفظ مصرعہ اول میں لایا جائے مصرعہ ثانی میں بھی ضرورت
 اور سکے لانے کی ہو اور رنگی وزن سے گنجائش اور سکے لانے کی نہ رہے
 تو اس لفظ کو دوسرے میں مقدمہ مان لیتے ہیں اور یہ کلام سعدی میں بہت
 شائع ہے ۛ ہر کہ جنگ آرد خونِ خویش را بنی میکند ۛ روزِ میدانِ انگہ بگریز و خونِ لشکر
 تو یہاں مصرعہ ثانی میں بھی لفظ را بنی میکند مقدمہ ۛ ناسرائی را جو بنی بختیار ۛ
 عاقلان تسلیم کردند ختم یار ۛ اسکے یہ معنی ہیں کہ جاں نیکہ ناسر بختیار خواہی
 اسجا اینہم خواہی ۛ یہ کہ عاقلان تسلیم اختیار کردہ اند۔ اور اس طرح جب ہر مصرعہ
 بنام ایزد کے اور آغاز کتاب میں آوے تو اس کے معنی ابتدا میکنم یا آغاز میکنم
 کے ہو جاتے ہیں جیسے نظامی سے بنام بزرگ ایزد و اد بخشن ۛ کہ مارا نہر اشر
 اور اد بخشن ۛ فردوسی سے بنام بہاؤ را بسیار بخش ۛ خرد بخشن درین بخش ۛ بنابر
 اور لفظ باد بھی بمقام عام مقدمہ آتا ہے جیسے عری سے یا اس امید بخشان تو متقصو
 نوذبا و حسن و ان تو حیران آلاسی ۛ یہاں لفظ باد مقدمہ بھی قصہ گوئیں بار و حال آباد ۛ

ہیں اسطر سے کہ الف لفظ ایست کو باے ہوز سے تبدیل کیا ہیست ہوا
 اور پھر ہیست میں سے بسبب کثرت استعمال کے یا گنگنی ہست ہو گیا اور پھر
 اس کا ہوز ہست کو الف سے تبدیل کیا تو ہست ہو گیا اور اسطر سے ہیست کی
 اصل نہ ایست ہی الف بسبب کثرت استعمال کے گر گیا نہ ایست ہو گیا جس کے معنی
 یا غیر موجودگی کے ہیں لیکن اکثر کو اس کے معنی بھی محض نیستی اور عدم کے لئے کہے جاتے ہیں
 اصل توبہ تھی جو صیغہ مضارع ہی الف عاصیہ قبل حوت اخیر زیادہ کیا اور ہو گیا جس کے
 شروع سے شواہد لیکن پھر بسبب کثرت استعمال غن ہو گیا یا درہ گیا لفظ ہیست
 بحاف فارسی مشہور ہی لیکن اصل میں نہت بحاف بی ہی کس لئے کہ جب وہ خود
 عربی ہی تو او میں حرف مخصوص فارسی کا آتا غلط ہی نہ سکونہ اگرچہ لفظ فارسی ہی لیکن
 بحاف تاریخی سکونہ صحیح ہے۔ رستم بقیم رائے ملکہ جو نام پہلوان ایران ہی محض غلط مشہور
 کس لئے کہ صحیح نام اوسکا بفتح رائے ملکہ یعنی رستم ہی۔ اور بد اس تسمیہ کی یہ ہے کہ
 اوسکی نان و دواہ دختر محراب کا بی کو درہ شروع ہوا تھا تو شدت درہ کو نسبت بجان ہی
 تھی لیکن جب وضع حمل کیا تو بے اختیار بان فارسی میں جو اوسکی بان فارسی تھی لفظ رستم
 یعنی میں نے تکلیف درہ سے مائی پائی منہ سے نکلا چنانچہ گوگون نے وہی نام
 اوسکے لڑکے کا رکھ دیا اور دوسرے تہمتن تھا لفظ نوشیروان جن نام بادشاہ ایران ہی
 مشہور ہی کس لئے کہ نام اوسکا نوشیروان ہی اور بد اس تسمیہ کی یہ ہے کہ قبل از
 ولادت اوسکے باپ نے تمام سامان عیش و طرب بہیا کر لیا تھا جب کہ تولد فرزند کو

گوش زد ہو اور کار پردازان مجلس طرب کو حکم دیا کہ نوشین دان یعنی نوہ شراب
نوشین دان کنید ہی فقہ و حکام ہو گیا ورنہ او کا دو ستر نام کسی بن قباد تھا کثرت استعمال
نوشین دان نوشین دان ہو گیا۔ بغداد کی وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ دراصل نام وکباغ کا گیا
یعنی وہ باغ جس میں نوشین دان درسی کیا کرتا تھا کثرت استعمال سے الف باغ کا گیا
بغداد ہو گیا۔ گرسنہ بسکون اسے مہر و گرسنہ لفتح رک سے مہر و دونوں طرح پر صحیح ہے
مثال وسطے صحت بیان دل کے سعدی سے و بر بخولی فتدا بملکت گرسنہ خنبد
ملک نیم وز و مثال واسطے تفہیم بیان دوم کے۔ نظامی سے گرسنہ چوبانیہ خاید کیا
بضرورتیں لقمہ آرد شتاب اور لفظ سخن لفتح خا و ضم خا و دونوں طرح پر صحیح ہے مثال
سعدی سے سخن راست امی خرمند بن بیامیا و سخن در میان سخن و مثال دیگر
دیرین سخن کیست عاشق سخن پیکر عشقی نور زید با شہر من و اور سطح پر لفظ کن لضم ہا ہون
فتح ہا سے ہوز و دونوں طرح پر صحیح ہے مثال کن مضموم سے کن گل اور ست نوا کن
ہرچہ کنکلیست کہ گوید کن و مثال کن مضموم سے است بہار از سر نو با زمین
آئین گر آئینہ شد خاک کن و لفظ بہن بسکون ہا سے ہوز و فتح ہا سے ہوز و
طرح پر جائز اور صحیح ہے مثال سکون سعدی سے چنان بہن کن گم ستر کہ سی غرق
قسمت خور و مثال مفتوح ہر خسرو لعل از لالہ بروی چین و چون گل سوری
ہمہ گرد و بہن و گوشتک بمعنی چڑیا بکات فارسی اول صحیح ہے اور بکات تازی غلط شہر
دیا بچیم فارسی شہر ہی اصل میں ہا بلفظ عربی ہے کہ جبکہ مضمی خسارہ میں جمع

او کی دایچ آئی ہے۔ غنچہ بچیم فارسی شہور ہے اور اصل و سکی غنچہ بچیم تازی ہر شعر سعدی
 و دلش گر چہ در حال از در نخبہ شد بدو اگر خوشبوی چن غنچہ شد بدو رشک مع او بکا
 سک کبیرہ ہم سکون سین مہملہ اور رشک بضم میم و کسرہ ہم دونوں طرح صحیح
 ہے۔ سستین بضم کام فتح حرف ثانی صحیح ہے اور کبیرہ ثانی غلط شہور ہے اس لیے کہ
 مطلق او کا گت اور ست کے ساتھ ہم قافیہ کیا جاتا ہے اور لفظ برہنہ فتح
 مہملہ و سکون کے مہملہ دونوں طرح صحیح ہے میر خسرو بہنہ گشتہ تن گل باغ پادشا
 خس کسی از روی لاغ و سعدی شکوہ گاہ گفتم است گاہ خوشید و درخت گاہ
 برہنہ است گاہ پوشیدہ و داو ابجدی حاکم یا عادل اصل میں داو و تھا ایک ال کثرت
 استعمال سے گر گئی۔ بنوں اسکو بعض لوگ بوالہوس لکھتے ہیں وہ صحیح ہے داو و لٹ
 غلط ہے۔ مہوش بواو معروف درست ہے کس لیے کہ یہ مصدر ہشت کامفعول ہے
 جسکے معنی بخود و ہوش ہونیکے ہیں۔ اور فارسی میں لفظ خرم او فرخ کے کوئی
 لفظ مشد نہ ہیں کیاسی مگر بوقت ضرورت شعر میں کے لفظ مخفف کو مشد کر لیتے ہیں
 و بدر یختان بہ پارہ کردہ عمل میں کہ فولاد یا خارہ کردہ لفظ نظارہ و نشہ مخفف اور
 مشد دونوں طرح پر عمل ہوا ہے گل از ہنر نظری رہ کردہ قباہی خبر اصدیہ کردہ
 نظارہ کنان شہر می گفتندی بر کین انصاف سکندی بہ نور عم ز قوم جتا بہ لفظ
 پیشینہ وین فارسی انکو مخفف کے استعمال کرتے ہیں لفظ خضر کا مہملہ و سکون ثانی اصل
 میں بر قہ ہے مگر اصدیہ فتح اول و ثانی جو خضر مگر دونوں صورتوں کلام میں مذکور کیا جاتا ہے

اگر
 وین
 غنچہ
 رشک
 سک
 کبیرہ
 سین
 مہملہ
 رشک
 بضم
 میم
 و کسرہ
 ہم
 دونوں
 طرح
 صحیح
 ہے
 سستین
 بضم
 کام
 فتح
 حرف
 ثانی
 صحیح
 ہے
 اور
 کبیرہ
 ثانی
 غلط
 شہور
 ہے
 اس
 لیے
 کہ
 مطلق
 او
 کا
 گت
 اور
 ست
 کے
 ساتھ
 ہم
 قافیہ
 کیا
 جاتا
 ہے
 اور
 لفظ
 برہنہ
 فتح
 مہملہ
 و
 سکون
 کے
 مہملہ
 دونوں
 طرح
 صحیح
 ہے
 میر
 خسرو
 بہنہ
 گشتہ
 تن
 گل
 باغ
 پادشا
 خس
 کسی
 از
 روی
 لاغ
 و
 سعدی
 شکوہ
 گاہ
 گفتم
 است
 گاہ
 خوشید
 و
 درخت
 گاہ
 برہنہ
 است
 گاہ
 پوشیدہ
 و
 داو
 ابجدی
 حاکم
 یا
 عادل
 اصل
 میں
 داو
 و
 تھا
 ایک
 ال
 کثرت
 استعمال
 سے
 گر
 گئی
 بنوں
 اسکو
 بعض
 لوگ
 بوالہوس
 لکھتے
 ہیں
 وہ
 صحیح
 ہے
 داو
 و
 لٹ
 غلط
 ہے
 مہوش
 بواو
 معروف
 درست
 ہے
 کس
 لیے
 کہ
 یہ
 مصدر
 ہشت
 کامفعول
 ہے
 جسکے
 معنی
 بخود
 و
 ہوش
 ہونیکے
 ہیں
 اور
 فارسی
 میں
 لفظ
 خرم
 او
 فرخ
 کے
 کوئی
 لفظ
 مشد
 نہ
 ہیں
 کیاسی
 مگر
 بوقت
 ضرورت
 شعر
 میں
 کے
 لفظ
 مخفف
 کو
 مشد
 کر
 لیتے
 ہیں
 و
 بدر
 یختان
 بہ
 پارہ
 کردہ
 عمل
 میں
 کہ
 فولاد
 یا
 خارہ
 کردہ
 لفظ
 نظارہ
 و
 نشہ
 مخفف
 اور
 مشد
 دونوں
 طرح
 پر
 عمل
 ہوا
 ہے
 گل
 از
 ہنر
 نظری
 رہ
 کردہ
 قباہی
 خبر
 اصدیہ
 کردہ
 نظارہ
 کنان
 شہر
 می
 گفتندی
 بر
 کین
 انصاف
 سکندی
 بہ
 نور
 عم
 ز
 قوم
 جتا
 بہ
 لفظ
 پیشینہ
 وین
 فارسی
 انکو
 مخفف
 کے
 استعمال
 کرتے
 ہیں
 لفظ
 خضر
 کا
 مہملہ
 و
 سکون
 ثانی
 اصل
 میں
 بر
 قہ
 ہے
 مگر
 اصدیہ
 فتح
 اول
 و
 ثانی
 جو
 خضر
 مگر
 دونوں
 صورتوں
 کلام
 میں
 مذکور
 کیا
 جاتا
 ہے

الف مدودہ کہ جو جمع یہ صد وغیرہ میں آتا ہی اور کسی رسم خط عربی میں یہ مدودہ کہ
 بعد تحریر الف کے یعنی خط مخفی واسطے اظہار مد کے اور لکھ دیتے ہیں مگر فاسی
 یہ مدودہ کہتے ہیں جیسے ضعضا استقاملا صحرا بیدالیکین حالت اضافت اور وقت
 میں مدودہ کہ سور پھر آتا ہی۔ جیسے ضعضا و ہر ایشہ صحرا و فرخ وغیرہ کہ بھی یہ مدودہ
 یا تختانی کے ساتھ تبدیل مہجانی ہی جیسے ضیا سے مغربی و صفائے شہر
 جسطر سے کہ عربی میں نواجع محل آتے ہیں سطر حنفی میں بھی آتے ہیں
 جیسے شب تب تال مال بمعنی ریزہ ریزہ اور تار مار بمعنی پریشان ہاں ہی بسائیز ہاں
 جباران تال مال از دعای غمخواران ہاں جو کہ کہ جنکے خلاف یا یا تختانی ہاں
 ہوز ہوتی ہی وہ بوقت اضافہ ہونے یا نسبتی کے واسطے بی عانی ہی جیسے
 سے رضوی اور دہلی سے ہلوی اور نجد سے گنجوی اور بھی ہاں ہوز کو دیکھی کر دیتے
 ہیں جیسے کہ سے ملی بنگالہ سے بنگالی اور کبھی اسی ہاں ہوز کو کاف فارسی
 بدل دیتے ہیں جیسے خانہ سے خانگی پردہ سے پردگی اور کبھی یا نسبت
 کے اول ان زیادہ کر دیتے ہیں جیسے حقانی ربانی اور کبھی یا سے
 کہ کہ بوقت نسبت اسی مجملہ اور الف سے بدل کر لیتے ہیں جیسے ہی
 رازی اور کبھی صرف یا سے نسبت کے قبل ز زیادہ کر دیتے ہیں ہر مدودہ

یہ مدودہ کہتے ہیں جیسے ضعضا استقاملا صحرا بیدالیکین حالت اضافت اور وقت میں مدودہ کہ سور پھر آتا ہی۔ جیسے ضعضا و ہر ایشہ صحرا و فرخ وغیرہ کہ بھی یہ مدودہ یا تختانی کے ساتھ تبدیل مہجانی ہی جیسے ضیا سے مغربی و صفائے شہر جسطر سے کہ عربی میں نواجع محل آتے ہیں سطر حنفی میں بھی آتے ہیں جیسے شب تب تال مال بمعنی ریزہ ریزہ اور تار مار بمعنی پریشان ہاں ہی بسائیز ہاں جباران تال مال از دعای غمخواران ہاں جو کہ کہ جنکے خلاف یا یا تختانی ہاں ہوز ہوتی ہی وہ بوقت اضافہ ہونے یا نسبتی کے واسطے بی عانی ہی جیسے سے رضوی اور دہلی سے ہلوی اور نجد سے گنجوی اور بھی ہاں ہوز کو دیکھی کر دیتے ہیں جیسے کہ سے ملی بنگالہ سے بنگالی اور کبھی اسی ہاں ہوز کو کاف فارسی بدل دیتے ہیں جیسے خانہ سے خانگی پردہ سے پردگی اور کبھی یا نسبت کے اول ان زیادہ کر دیتے ہیں جیسے حقانی ربانی اور کبھی یا سے کہ کہ بوقت نسبت اسی مجملہ اور الف سے بدل کر لیتے ہیں جیسے ہی رازی اور کبھی صرف یا سے نسبت کے قبل ز زیادہ کر دیتے ہیں ہر مدودہ